بسم اللہ الرحمن الرحیم
کل ما ساز و غد یا اللہ
شکر خدا را کہ بگردید طبع

حمد الہ است نعیم مقیم
جل علی روح رسول کریم
اینہمہ تالیفِ فقیر اثیم

ہزاران ہزار ثنای رحمان والف الف سپاس یزدان کہ درین زمان خیر توامان
محض لطف واحسان فراوانش کتاب منظوم اردو در مناظرہ با ہندو یعنی

تیغِ فقیر بر گردنِ شریر

از تالیفاتِ تیغ زن در جواب رسالہ منظومہ مسمی با صول دین احمد از تصانیف شاعر
ماہر فن راجہ بسیسر بن لالہ اندرمن صاحب رسالہ ثانیہ فارسیہ یعنی

حربہ سیفی بر سر کیفی

بپاسخ رسالہ فارسیہ موسوم بخوبی اسلام از مقولات لالہ بہندن لال
کیفی ممد ومعاون لالہ اندرمن ذکی بحسن اہتمام خان والاشان محمد عبد الغفور
خان صاحب وبسامان تالیفش وبذل ہمت حاجی محمود خان صاحب
سلمہ الرحمن در انطباعش از کالبد طبع برآمدہ راحت افزای روح
نظارگیان گردید فبادروا الیہ ایہا المشتاقون لعلکم بعد ایام لا تجدون

علم اجمالی یعنی فهرست کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر و حربهٔ سیفی بر سر کیفی

وسیعلم الکفار لمن عقبی الدار

الحمد لله المتعال الکبیر کہ دو رسالہ بے نظیر نتیجہ فکر رسای مولانا ابو الفضل الدنیا مولوی محمد حسین صاحب سلمہ الغنی

تیغ فقیر بر گردن شریر

و

ضربۂ سیفی بر سر کیفی

اولی ہندیہ در جواب اندرمن بدخصال و ثانیہ فارسیہ در رد ہفوات بہندن لال

بمطبع فاروقی دہلی باہتمام میر محمد معظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ہے آج تیغ تیز وحدت — قلم ہے برق شور انگیز وحدت
کہاں ہے گردن طغیان کفار — کہاں ہے کشت زار جان کفار
سحاب خامہ وہ ذی صاعقہ ہے — کہ برق خاطف ہر مفسدہ ہے
وہ برق افگن ہوا یہہ ابر تیرہ — بنایا چشم ہر کافر کو خیرہ
مہیب اسکے صواعق اسقدر ہین — کہ کافر اپنی جانسے پر خطر ہین
یہہ سن لینا ہی آذان کفار — ہوئی محتاج انگشتان کفار
مداد اپنی ہے زہراب غضب ہے — وہ دیتی تیغ کو تاب غضب ہی
کہ آب آتش اثر اپنی یہہ دکھلائے — تو کشت کفر بے آتش ہی جل جائے
بظاہر دوزبانکا اک قلم ہے — تجھی یہہ زہر مین تیغ دودم ہے
قلم ہے یکقلم اس سے سر کفر — فنا اس سی ہی ہر یک رہبر کفر
زمین شعر اپنی جو یہان ہے — سراسر قتل گاہ کافران ہے

یہہ بحرِ شعر ہے وہ بحرِ زخّار · کہ جس مین ڈوب کر مرتی ہین کفار

گران یہہ وزنِ شعر ایسا ہی اب ہے · کہ جانِ کفر پر کوہِ غضب ہے

ہمارا صفحۂ قرطاس یکسر · بنا ہے قتل اندر مین کا محضر

مدادِ و خامۂ و قرطاس کیا ہین · حقِ کفار مین قہرِ خدا ہین

مگر رحمت ہین جانِ مومنین پر · وہ روحِ حق ہین روحِ اہلِ دین پر

قلم اپنا ہے سروِ باغِ وحدت · کہ ہی وہ گلشنِ ایمان کے زینت

جو بیت اپنے بتوحیدِ خدا ہے · نمونہ اک وہ بیتِ خلد کا ہے

یہان ہے صفحہ صفحہ ابرِ رحمت · کہ نازل سب سی ہی بارانِ وحدت

مدادِ اک چشمۂ آبِ بقا ہے · نمطِ حمد و توحیدِ خدا ہے

وہی سلطان ہے ارض و سما کا · نہین کوئی شریک اوس کبریا کا

روان ہے حکم جسکا ملکِ جا مین · جو حاکم ہے زمین و آسمان مین

وہی جبار اور قہار رب ہے · کہ جسکا نار مین قہر و غضب ہے

کیے ہین طوق و زنجیر اوسنے تیار · کہان جا سینگے بچکر اوس سی کفار

وہان جسم انکی ہین اور یون مکان تنگ · کہ گویا ہین وہ برچھی مین سنان تنگ

وہان ہین مار و کژدم اور غسلین · مزا چکھین گے جنکا قومِ بیدین

وہان بے پوست جسمِ ہر شقی ہے · اور اوسپر ضربِ گرزِ آہنی ہے

یہان پہوڑے پی لگتی ہی اگر چوٹ · تو چہبہ جاتی ہے مثلِ نیشتر چوٹ

ذرا پوچھی کوئی کافر کے جا سنے · تنِ بے جلد پر ضربِ گران سے

نہین وہ آدمی کے ہات کی ضرب · ملک کی ہات کی ہے وہ قوی ضرب

پناہ اللہ کے ضربِ ملک سے · اوٹہاکر جو زمین پہینکے فلک سے

بیان کیا ہوئی شکل اہل دوزخ | غذاب وشرب واکل اہل دوزخ
وہان زقوم کہانیکی لیے ہے | حمیم اونکو پلانیکے لیی ہے
وہ کیا زقوم کہانیگے ذرا سا | اونہین زقوم کہا جاوے گا گویا
پیین گے کیا حمیم نار کو وہ | وہ آب گرم سے پے جائیگا اونکو
وہان ہے ہر طرف سی موت تیار | نہ آئیگی مگر وہان موت زنہار
جیین گے اور نہ مرجائینگے اوسمین | عجب کافر مزا پاینگے اوسمین
اگر کفار دوزخ سی خبر پائین | عجب کیا ہی مسلمان سارے ہوجائین
وہی اللہ ہی رحمان وغفار | کہ جنت جسکی رحمت کا ہی گلزار
نمونہ اوسکے رحمت کا ہی فردوس | نشان اوسکی عنایت کا ہی فردوس
روان ہی سلسبیل رحمت اوسمین | عیان ہی ہر جمیل رحمت اوسمین
مسلمانون کو مین وہان روح وریحان | عیان جنت کی صورتمین ہے رضوان
وہ جنت کیا رضای کبریا ہے | پر اوسکو جو برائی کبریا ہے
وہان رہنی کو ہین در مجوف | مساکن اہل دین کی ہین وہ اشرف
رہی ابرار دین جو تشنہ لب یہان | پیین گی جام پر لذت عجب وہان
کہ جنمین ہوئیگا کافور جنت | وہ ایسی ہونگی مسرور جنت
کہ وہان حور وقصور اونکی لیی ہے | وہان وہ خاص نور اونکی لیی ہی
جو یہان اصلا نہین طوق بصارت | سماع اوسکا نہین تاب سماعت
یہان ممکن نہین وہ وہم دلبر | وہان تابان ہی جو آتش اب وگل پر
چھپا رکھے ہی جو انکھونکے ٹھنڈک | وہان اسکو عطا ہوینگے بیشک
غضب سی اوسکی رحمت ہی زیادہ | تو نقمت سی عنایت ہی زیادہ

مگر وه ہی نصیب اہل اسلام　　وه رحمت ہی قریب اہل اسلام
جہنم مین پڑے کفار و فجار　　جو دیکھین گے جنا مین عیش ابرار
تو نار رشک افزون ہوئیگی اور　　مصیبت اونکو وہان یون ہوئیگی اور
سنی دل سی اگر آیات قرآن　　عجب کیا ہوئی اندر من مسلمان
مگر کیون ہوئیگا وه پر تحجر　　کہ ہی اوسکو تو یہہ جوش تصور
معطل ذات بیچون چرا ہے　　زبان پر جسکا زانی خدا ہے
وه عبد اللص کہان ایمان لائے　　جو ماکہن چور کو خالق بنائے
مگر ہان قدرت حقکی ہی وه شان　　کہ اندر من سی لاکہون ہون مسلمان
نظیر اوسکی ہی قصہ ساحرون کا　　کہی فرعون نی جو پیش موسیٰ
الہی پہر موسی دی وه اسباب　　کہ ہو فرعون اندر من ہی غرقاب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات عز اسمه

الہی تیغ زن کو دی وه ہمت　　کہ کاٹی ہر سر کفر و جہالت
میری تیغ زبان مین ہوئی وه آب　　کہ اہل شرک کی آتش ہو سیراب
سخن میرا بنے وه برق روشن　　جلا ڈالے جو اندر من کا خرمن
الہی ہات میرا ہو تبر ہو　　صنم خانہ ہو ہر بت کا سر ہو
ادا ہو رسم ابراہیمؑ مجہے　　کہ مین ہی توڑ ڈالون سر تو سنکے
جلا ڈالون بنا دون اونکو چونہ　　دکہا دون جوش وحدت کا نمونہ
اگر ہندو یہہ پوچہین مجہی حیران　　کہ کسکا کام ہی یہہ ای مسلمان
خلیل الله سان پہر یہہ کہون مین　　انہین سی پوچہو گر یہہ بولتے ہین

که ایسا کون تہیر غالب آیا — کہ تم معبود تھے اور مار ڈالا
وہ زور تیغ دے یا حی و قیوم — کہ شومِ سومنات اوس سی ہو معدوم
الہی دے زبانکو ایسی قدرت — کروں فوجِ سخن پر مین حکومت
مضامین پیش آئین ایسے ہر بار — کہ فوجِ سلطہ بہر کفار
جہان مین ہے لشکر کا وہ غل ہو — کہ عالم مین یہی مذکور کل ہو
کہ وہ اندر مین مردود بہاگا — سے لشکر ہی لو نمرود بہاگا
شکست اب دیکہو اوس کافر نے پائے — سزائی کفر اوس فاجر نی پائے
الہی ہے الفاظ زبان کو — وہ زور لشکر پشہ عطا ہو
کہ مثل لشکر نمرود نمرود — ہے کفار اندر مین ہو نابود
ہے ہر لفظ وہ سنگ فلاخن — کہ کوٹے اوسکو سر سے تا بناخن
زبان پر جو بیان لفظ ایک ہی آئے — تو مثل پشہ اوسکا مغز کہا جای
بہت کرتا ہے وہ می نوش آرام — نہوئی اوسکو بی پاپوش آرام
سر نمرود کے صورت ہمیشہ — رہی پاپوش خوری اوسکا پیشہ
الہی رکہہ ریا سے مجکو محفوظ — رہون اخلاص سی ہر لحظہ محظوظ
کیا ہے لشکر اعدا پہ منصور — تو رکہہ عجب و ریا سی ہی بہت دور
کہ جو کچہہ ہے ترے نصرتسی ہی وہ — کہان اس ناتوان ہمت سی ہی وہ
رہو نمین بحرِ عفو معصیت مین — رہو نمین موجہاے مغفرت مین
ہمیشہ ہمکو ہو رحمت کا سایہ — کہ تو مولے ہمارا ہے خدایا
ہمین غالب ہی رکہہ اعدا دین پر — مدد دے ہمکو قوم کافرین پر
الہی تیغ زن کی سب دعا مین — اجابت کا شرف جلدیسی پاوین

نعت سید ابرار رسول مختار قاتل کفار جاہد اشرار علیہ صلوات من الغفار و علی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار

محمد ایسے سلطان جہان ہین ۔ گدا اونکی عزیزان جہان ہین

عرب مین ہے ظہور ذات مختار ۔ عجم اونکے لیے ہی کفش بردار

وہ ہین مہر سپہر وحدت حق ۔ وہ خیر خلق ہین اور رحمت حق

محل رحمت و رضوان ہین احمد ۔ بشیر و صاحب قرآن ہین احمد

ہوا جسوقت وہ خورشید تابان ۔ تو اونکے جسقدر تہے شبستان

ہوئے معدوم سب اک دم کی دم مین ۔ یہہ شہرت ہی عرب مین اور عجم مین

اگرچہ نام کو امی ہین وہ شاہ ۔ پر اونکے علم سے اللہ اللہ

جہان مین منقسم ہے کوئی حصہ ۔ تو کیا کچہہ علم کا ہے طول قصہ

محمد مصطفے ہین ایسے عاقل ۔ کہ فخر اونسے ہی عقل کل کو حاصل

کمال اوس عقل کا کیا عقل مین آئے ۔ کہ ہر وصاف یہان دیوانہ بنجائے

کیا وہ اوس زبان نی کار شمشیر ۔ کہ سب ہاری گئے کفار بے پیر

محمد کا جو گلزار بیان ہے ۔ مسلمانون کو اک باغ جنان ہے

وہی صرف زبان مصطفے ہی ۔ کہ داغ صرف بہر اشقیا ہے

جہان کے کافرون کا خون پیکر ۔ وہین ہے تشنہ لب احمد کا خنجر

قیامت تک پیی جائیگا وہ خون ۔ جہان تک پائینگی کفار ملعون

جہان وہ بحر خون کفر کو پاوے ۔ تو سارا ایک ہی چسکی مین پی جاوے

یہہ فرماتے ہین وہ محبوب ہر شے ۔ ہمارا رزق ظل سیف مین ہے

جسی ہو ابر رحمت سایہ تیغ ۔ تو اوس سی کون ہو ہمسایہ تیغ

جو رزق اسطور جا بنا زہی سی کہا میز
مقابل اونکی کافر کیونکے آئین

غضب ہی اک کنا کت ڈ اُس اکال
کہ متہرا کا ساچو باہی وہ بدحال

تمہر کم نہین شیطان سی اوسکو
نزول لعن ہو رحمٰن سی اوسکو

جو دریائی منی مین غرق ہی شوم
اور اوسپر صادق آئی وصف مذموم

جو کہا جائی زیادہ حد سی ذرات
نکالی انجری مقعد سی ذرات

وہ دہیا ہمسی لوگونکا ہی اک کہای
تو مثل گوز اوسکا دم نکل جاہی

کلام مصطفٰے مین اوسکو ہی طعن
بہت خیر الورٰی مین اوسکو ہی طعن

سنا اسی کافر ملعون و گستاخ
چہ نسبت خاک را با ہفتمین کاخ

مقابل ہوئیگا حضرت سے کیا تو
ہماری ہی ذرا آگی اتو آ تو

وہ جو جو ہین تیرا اوتار زالے
وہ سیتا اور گوری اور بہانے

خلاف دین شر وہ بید چارون
کتابین اپنی سب گوہین ہزارون

وہ ساری سانپ رسی کی تو لی آ
بشکل ساحران قوم موسے

بعون اللہ کیا ہوتا ہے پہر دیکھ
نہ ہی پائیگا تو منتظر دیکھ

عصائی ذکر توحید و رسالت
ادہر سے اژدہا بنکر بعجلت

اونہین کہا جائیگا یون دکی دیم
کہ تہی گویا ہمیشہ وہ عدم مین

جو قسمت مین تیری ایمان ہوگا
تو تو بہی ساجد رحمان ہوگا

کہ مانا ہینی رب العالمین کو
آلہ و رب خیر المرسلین کو

یہین ایمان لایا اوس خداپر
اوتارا جسنی قرآن مصطفٰے پر

وگرنہ صورت فرعون بے عون
کہان وہ نور ایمان اور تو کون

تیرا معبود سنگ کفر ہی بس
وہی تو غرق گنگ کفر ہی بس

یہہ نیل کفر ای فرعون ملعون ڈبوکر مار ڈالیگا تجھے یون

مرا فرعون جیسے نیل مین وان تو اسمین ڈوب کر مرجایگا یہان

تو چلکر اپنے دریا کے سفر مین بہت آرام پاوے گا سقر مین

جہان ہوینگے غلطانگاہ فرعون وہین ہوویگا تو ہمراہ فرعون

وہان فرعون اور تجہہ سے جیسے لاالہ رہینگی سم آلودہ ہم پیالہ

اگرچہ شان دنیا مین ترا سر نہین ہے اوسکی کہنڈسکے برابر

مگر انکار حق مین ہو برابر نہین جاہ وحشم مین گو برابر

جو تجہہ مین اون مین ہی یہہ اتحاد حاصل تو دوزخ مین رہیگا اوسکی شامل

کہان ای تیغ زن تیرا گیا ہوش یہہ ذکر نعت مین کیا آگیا جوش

کہین سرکاٹ جنگ کا فرکا جلدی لگا ہت درود مصطفے کے

رسول اللہ پر دن رات صلوات رسول اللہ پر صلوات صلوات

درود اللہ کا ہر ساعت اون پر سلام کبریا ہر ساعت اون پر

میری جانب سی یا اللہ ہر دم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو پیہم

اور اونکی آل پر اصحاب پر بہی رہے نازل تری رحمت الٰہی

اشداء علی الکفار ہین وہ رسول حق کے سب غمخوار ہین وہ

نہ سمجہا مال وجان و سر اونہون نے کیا قربان محمد پر اونہون نے

نثار اونپر نکیون ہو رحمت حق مدام اونپر فزون ہو رحمت حق

یہہ ختم نعت مین نیت ہے میرے کہ لکہون ایک عشقیہ غزل بہی

فرشتے کاش لیجاوین وہان تک مرا پیغام پہنچاوین وہان تک

غزل

عرب ہے مظہر شان محمدؐ | عجم ہے زیر فرمان محمدؐ

بخار خون کفر اک دم مین پی جای | لب شمشیر و پیکان محمدؐ

رخ مہر قیامت کا نمونہ | رخ شمشیر عریان محمدؐ

گئے اک حرف سی طرف سقر مین | ہوے جو حرف گیران محمدؐ

ادا کب ہوئے شکر اونکا کہ جو مین | خدا کے بعد احسان محمدؐ

بہت مان باپ پر احسان ہی میرا | اونہین کرتا ہون قربان محمدؐ

الہی عاشقان باصفا کو | نہوئے داغ ہجران محمدؐ

الہی کونسا دن ہوئے گا وہ | کہ ہون مین پہر بہی مہمان محمدؐ

لگائین جاسی سنگ آستانہ | مجھے اے کاش دربان محمدؐ

غم امت مین تہا اللہ ری کیا کچھہ | وہ جوش چشم گریان محمدؐ

پیام آیا ہم اتنا خوش کرین گے (اللہ کے طرف سے) | نہو گے پہر حزین جان محمدؐ

یہہ جن جانون کا غم ہی جان جانکو | وہ جائین ہوئین قربان محمدؐ

سنا ناہمکو محشر مین خدایا | طفیل روے خندان محمدؐ

وہین ہیبت سی ہون گنگ و دہن خشک | جو دیکہین موج عمان محمدؐ

ق

ہمیشہ مدح احمد کے لیے تو | میرے اللہ رحمان محمدؐ

بہت رکہہ مجہہ پر احسان مضامین | طفیل روح حسان محمدؐ

ابن ثابت رضی اللہ عنہ

فقیر اتنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہون مین کچہہ ثنا خوان محمدؐ

ذکر جمیل مولانا ذے مجد و جاہ اوستادنا و شیخنا مصنف تحفۃ الہند مولوی شیخ محمد عبید اللہ صاحب مدظلہ

وادصلہ

واو صلہ اللہ مجیب الاؤاہ الی ماتمیناہ

وہ ازبس رونق اسلام و دین ہیں
بہت ہی پیرو شرع متین ہیں

وہ آیات الٰہی سے ہیں آیت
کہ اونسے ہوتی ہے ہردم ہدایت

درایت ہی وہ اونکو امر دین میں
کہ جیسی چاہیے شرع مبین میں

وہ ہیں حاجی بیت رب عزت
خلوص اون کا قبول حج کی حجت

مزار مصطفےٰ کے ہیں وہ زائر
نظر ہے اسلیے سنت میں غائر

صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

عجیب اخلاص کا ہے وعظ اونکا
وہ رمز خاص کا ہی وعظ اون کا

کہ اہل بزم ہوجاتے ہیں مخلص
ریاکار اوس سے ہو آتی ہیں مخلص

کرامت ہی اثر جو وعظ میں ہے
ہدایت ہی اثر جو وعظ میں ہے

کہ جی جاتے ہیں مردے کفر کے وان
وہیں آتی ہے اونمین روح ایمان

یہہ ہی ضرب المثل ہندوستانمین
عجب تاثیر ہے اونکے بیان میں

نہو کیونکر جو دل سے آتی ہے بات
تو وہ ہر دل کے اندر جاتی ہے بات

مٹائی قرب اونکا دل سے کلفت
بھت ہی اونکو مسکینوں سے الفت

صفے ہیں وہ غنی ہیں متقے ہیں
سخی ہیں صاحب جود خفے ہیں

اگرچہ اونکے خادم ہیں اراکین
ولیکن وہ ہیں اور حب مساکین

عجیب اخلاق دیکھے اس صفی کے
نمونہ ہیں وہ خلق احمدی کے

خلیق ایسے کہاں ہوتے ہیں پیدا
شفیق ایسے کہاں ہوتے ہیں پیدا

عم مہمان نوازے دایما ہے
خلیل اللہ کی سنت ادا ہے

علیہ السلام ۱۲

جو شایان ہیں وہ اونمیں سب ہیں موجود
جو ناشایستہ ہیں بالکل ہیں نابود

طریقہ اونکا ارشاد ہدے ہے
کتاب سنت اون کا رہنما ہے

وہ ہین مہر منیر فلک سنت
نہان ہی اونسی ہر خفاش بدعت

وہ ہین وہ دین سے ماہر مسلمان
کیی ہین سیکڑون کافر مسلمان

کہان یہہ چشمۂ آب بقا تہا
نہان ظلمت مین کب سی یا خدا تہا

یہہ بحر زندگی جب سی روان ہے
تو مرگ کفر و بدعت سی امان ہی

جو اندر مین ہی قطرہ اس سی پی جای
تو مرگ کفر سی یک لخت جی جاے

جب اوس مرد مین آئی روح اسلام
پہر اوسکا زندہ ہوکر ہوئی یہہ کام

جلا ڈالی وہ بید بے ثمر کو
منڈا ڈالی وہ اپنی موی سر کو

نہو زنار سے پہر اوسکو رشتہ
غم توحید مین ہو دل پہ برشتہ

حرارت آئے پہر یہہ اوس للی کو
جلا ڈالے وہین گنگا جلے کو

وہ توڑے اپنی ہاتون سے بتون کو
ہدایت نامہ لکہے کافرون کو

نہوئی طعنہ زن پہر مومنون پر
بتون کو پہینک مارے کافرون پر

چراغ بتکدہ ہو شمع مسجد
بنی وہ ہمدم ہر جمع مسجد

وہ ہوجائے شمول حال ابرار
بنی آہن طلائی دست افشار

یہہ دیکہو اوسکے حق مین کسقدر ہم
دعای خیر یہان کرتے ہین ہر دم

اگر پہر بہی ہمارا وہ عدو ہے
کہان انصاف کی کچہہ اوس مین بو ہی

عجب کیا گر بحکم رب قاہر
کرامت ہوئی مولانا سے ظاہر

وہ ایسے ہین کہ سب جانتا ہے
اونہین ہر ایک کوئی جانتا ہے

اگر اوصاف لکہون اونکی اکثر
نہوئی مکتفی اوسکو یہہ دفتر

چلے آتی ہین مضمون بے نہایت
اسی پر اب تو کرتا ہون کفایت

کہ اس پر اس سخن کا خاتمہ ہے
کہ مجکو اونسی حاصل تجربہ ہے

ہاں نہین

یعنی اندر من انکی ہاتہ مسلمان ہوجائی اور انکی خادم کفش برداری بن جاے ۱۲

نسمجھو مدح مین مجھے تکلف ‏ کلام اپنا ہے دیکھو بی تکلف

رہین عالم مین یارب بمعہ سلامت ‏ رہین اسلام مین وہ باکرامت

رہین وہ حاسدون کی شر سی محفوظ ‏ رہین وہ کافرون کی شر سے محفوظ

رہی تو اون سے یا اللہ راضے ‏ ملین اونکو رسول اللہ راضے

اسلیے جب وہان ہوا ونکے تکریم ‏ ہوا اونکے زیر سایہ میری تکریم

جو قرب اونسی ہے یہان مجکو میسر ‏ جوارا دن کا وہان ہے ہو میسر

ہوئی اونسے مجھی تعلیم دین یہان ‏ تو رکھے پاس رب العالمین وہان

اسلیے ہم جیسان پر ضیا ہین ‏ رہین صف نعال مصطفا مین

وطن سے آگئی جب ہند مین یہہ ‏ ہوئی مشہور ہند اور سند مین یہہ

ہوا (پنجاب ۱۲) انکے سبب معدوم گو یا (دیار با...) ‏ مسلمانون سی ہندو مین بہت سا

پڑی انکے سبب یعنی خلل مین ‏ جو تھی رسم ہنود اکثر عمل مین (یعنے رسوم ہنود ۱۲)

مسلمانون کے اب یہہ مقتدا ہین ‏ ہزارون اہل دین کی پیشوا ہین

بہت تہا شرک و بدعت کا یہان شغل ‏ نتہا توحید و سنت کا یہان شغل

خدائی جب یہہ نہر دین عطا کے ‏ بہائی شرک و بدعت کی ہلاکے

صحب اونکے بدل سب مردوران ہین ‏ خصوصا آج جو اہل وطن ہین

کوئی یہہ بات میری دل سی پوچھی ‏ کہ مجکو فخر کیا کیا کچھہ ہے ان سے

قرین جائی فقیر و آنجناب است ‏ بہ بیداریست یارب یا بخواب است

ہماری مرشد (سلمہ) ونکے دوست ہین یہہ ‏ ہماری ہے دلونکے دوست ہین یہہ

یہہ میری ہی مقتدا ہین رہنما ہین ‏ ذرا مجھسے کوئی پوچھی کہ کیا ہین

کوئے دشمن بہی انکا ہی تو کیا ہی ‏ کہ اوس دشمن کا بہی حق جانتا ہے

کہ قول و فعل انکے ہین موافق
عداوت سے اگر کوئے نمانے
تو کیا کیجے جو محروم سعادت
یہہ ہندو کیون نہوئین انکے دشمن
دکہاتا ہے عیوب دین ہندو
یہہ گو لکھتے ہین ردّ تحفۃ الہند
پھر وہ نخل ہدایت یہان لگایا
جو دل ہین راغب جنات پر نور
جو جلتی آفتاب کفر مین ہین
وہ اس سے بہاگتی ہین دور مردود
جو طرزیہ جو ہندو نے نکالے
بس اب چلتے نہین زنہار زنہار
نہ پینے پائین گی یہہ بی سقر دم
وہ ایسے جای پر غیظ و غضب سے
دل کفار کو وہ جیا نکتے سے
تعصب جانی دی ہندو کہین تو
ہمارا دین ہے یہہ وہ بحر زخار
یہہ دریا دم مین کر ڈالی او نہین پاک
نہ دیکہا کوئی ہندو ہمنے رہبر
بلاتا ہوئے سبکو اپنے جانب

یہہ صادق ہین یہہ صادق ہین یہہ صادق
شقاوت سی اگر کوئے نمانے
رہے انکار سی بوجہل سیرت
کہ انکا آفتاب دین روشن
کہ تکبیر کفر ہے آئین ہندو
مگر کیا کم ہے ردّ تحفۃ الہند
کہ پہنچا ہے بہت دور اسکا سایا
وہ اسکے سایہ مین رہتے ہین مسرور
معذب خود عذاب کفر مین ہین
وہ ہین اللہ کے مقہور مردود
پھر اپنی جالت پر آپ ہے بلا لے
زبان اہل دین کے اسنی تلوار
سقر مین بہی تو دم ہوئین گی درم
کہ نار اللہ جس مین قہر رب ہے
وہ دم مین کافرون کو پہانکتی ہی
مسلمان ہو نرہ اندو ہمین تو
کہ دم مین پاک ہوئین ساری کفار
اسے دہو ڈالے او بسنی کفر کی خاک
کہ وہ بہی ہو کہین ناحق ہے منکر
کہ آؤ دین ہندو ہے یہہ غالب

یہہ کیا باعث کہ ہر اک جانتا ہے — یہہ ان کا دین جہوٹا برملا ہے
عبید اللہ کا دشمن نہ بن تو — یہہ تارِ عنکبوت اونپر نہ تن تو
کہین ایسا ہی ہی اے بندۂ آز — کہ تارِ عنکبوت اور دامِ شہباز
عبید اللہ وہ مرغوب دل ہین — کہ وہ مشہور دور اور متصل ہین
جو آیا ہے حدیثِ مصطفےٰ مین — کہ بندہ جب کوئی خلق خدا مین
شرف پاتا ہے خود نیکوروی سی — مشرف ہی خدا کی دوستی سے
اوسے رکہتا ہی رب العالمین دوست — اوسی رکہتی ہین جبریلِ آمین دوست
فرشتے دوست اوسکی ہر کہین ہین — پہر اوسکے دوست سب اہلِ زمین ہین
تو مصداق اسکا ہم پاتے ہین ان کو — ہمارا فہم یا احمد سیچ ہو
یہہ للّٰہی محبت مقتضے ہے — غزل شایانِ وصفِ مولوی ہے
تو اونکے وصف مین لکہون غزل اے — کہ ہو مقبول حق میرا عمل ہے

غزل

جسے وصلت عبید اللہ سے ہے — عجب رغبت عبید اللہ سی ہے
نکیون کر دور بہاگی ہمسے شیطان — ہمین قربت عبید اللہ سے ہے
غنیمت ہی کہ شاگردانہ حاصل — ہمین نسبت عبید اللہ سے ہے
بنت مین کیون نہوئی دین کی خبر — کہ خیریت عبید اللہ سے ہے
بنت کیا ایک عالم مین عیان ہین — عیان ملت عبید اللہ سے ہے
ہمیشہ امرِ دین مین اللہ اللہ — عجب ہمت عبید اللہ سے ہے
عجب کیا توبہ اون کی ہوئی مقبول — جنہین بیعت عبید اللہ سے ہے
ذرا راندہ سے ملکے دل سی پوچہہ کیا کچہہ — عیان سنت عبید اللہ سے ہے

یہہ پوچھے کوئی اندرمن سی جاکر — کہ کیون نفرت عبید اللہ سی ہے
ذرا اگر تو دیکھے بی خبر تو — کہ کیا راحت عبید اللہ سی ہے

فقیر اسکی خبر دیتا ہون اون کو
مجھے الفت عبید اللہ سی ہے

ذکرِ کتاب مستطاب تحفۃ الہند دندان شکن کفارِ ہند و سند لقبل اللہ منہ

بہت تحفہ ہی اونکی تحفۃ الہند — ہدیہ اونکا ہی بی مثل و مانند
الہی سعی انکی ہوئی مشکور — قبولِ کبریا ہوئے وہ مسطور
قبولِ حق کا اک یہہ بہی نشان ہے — کہ وہ مقبولِ خوبانِ جہان ہے
ترقی پر ہے ہردم شہرت اوسکی — دلِ عالم مین ہی اک رغبت اوسکی
بیان اسکا کہ وہ تحفہ ہی کیا شے — اشارہ مہر انور کیطرف ہے
وہ تحفہ خود بیان کرتا ہے اپنا — کہ خورشید خود عیان کرتا ہی اپنا
کہو نہین دیکہو وہ ہے مہرِ روشن — تو ہی تحصیلِ حاصل مشفقِ من
اگر جلتا ہے اندرمن تو جل جائے — وہ جل پروانہ لے تا دم نکل جائی
کہ آخر اوسکو جلنا ایک دن ہے — ابہی جلجائی تو سب غم ہوی طے
بہت غمگین رہتا ہے وہ مسکین — کہین مرجائی تو کچہہ پائے تسکین
اگر خفاش ہوئے دشمنِ مہر — نہوئی کسرِ شانِ روشنِ مہر
گلابِ پاک کا دشمن جعل ہے — تو کب اوسکی گلابی مین خلل ہے
اگرچہ چغد ہوئے دشمنِ باز — تو ہوسکتا ہی کب وہ رہزنِ باز
عسل سی گرچہ صفراوی ہو بیزار — مزا اوسکا نہوئے تلخ زنہار

بجائی پر وہ اوسکے راہ کو ہے	عداوت شیر کی روباہ کو ہے
عجب کیا ہے کہ وہ ہیبت سی مرجائے	جو بوئی شیر کی اوسکو کبھی آئے

تحسین و آفرین بر عقلِ سلیم مولانا عبید اللہ بر تالیف تحفۃ الہند تحفۂ دلخواہ

حواس انسانکے جس جس کامکی ہین
یہہ ظاہر ہی کہ کس کس کام کے ہین
حواس انسانکی ہین وہ نعمتِ حق
کہ اوسنے دیکھتا ہے قدرتِ حق
وہ کیا کیا ہین سماعت ہی بصر ہے
وہ شم ہی ذوق ہی لمس بشر ہے
سمجھنا عقل ہی انسانکی کیا ہے
یہہ جوہر کس لیی اسکو ملا ہے
یہہ ہی دریائی جودِ حق کا گوہر
یہہ ہی ادراکِ خیر و شر کا جوہر
یہہ وہ آنکھین ہین جنسے دیکھتا ہی
کہ یہہ اچھا ہی یان اور یہہ برا ہے
تمیز اس سی ہی اسکو نیک و بد کی
خبر ہے اس سے ہر سیل و زبد کے
سو مولانا عبید اللہ نے خوب
جب ان آنکھون سی دیکھا زشت و مرغوب
جو دیکھا خیر بالکل دینِ اسلام
تو مانا بے تاملِ دینِ اسلام
جو شر دیکھا سراسر دینِ ہند و
تو مارا اونکی منہ پر دینِ ہند و
خدانی دی وہ توفیق و ہدایت
کہ خالص سب نگے عالی درایت
ملایا خاک مین سب جاہِ دنیا
نہ رکھا ایک ہی دلخواہِ دنیا
نہ رکہی کچھ محبت مال و زرکی
خبر اب تک نلی پہر اوس اوس وطن کے
سکونت تہی جہان اور مال دولت
ریاست اور حکومت اور عزت
جو ایسی دلکی مرغوبات چھوڑے
خدا کی عشق مین لذات چھوڑے
وہ مقبول خدا کیونکر نہوئے
وہ دین کا رہنما کیون کر نہوئے

عداوت شیر کی روباہ کو ہے یعنی جیسی لومڑی کو شیر سے دشمنی... (marginal annotations, largely illegible)

وہ مرغوبِ خلایق کیون نہو جاے — وہ اک عالم سے فایق کیون نہو جاے
تولاک الله اے مردِ مسلمان — رہین تجہپر خدا کے فضل واحسان
عجب دانش ہوے تجکو عنایت — عجب کاوش ہوئی تجکو عنایت
درایت جسکو کہتی ہین وہ یہہ ہے — ہدایت جسکو کہتے ہین وہ یہہ ہے
اسی کہتی ہین عقلِ دین والله — اسی کہتے ہین نقلِ دین والله
عنایت جسکو ہووے یہہ فراست — عطا ہو جاے جسکو یہہ دراست
پہر ایسا کسطرح ہووے وہ خود کام — کہ آپہی ہوئے لذت گیر اسلام
وہ ہے آمادہ سب کے فائدہ پر — صلائی عام ہے اِس مائدہ پر
گوارا ایسے دانا کو ہو کیونکر — کہ قوم اوسکی رہے کفار یکسر
تو اوسکا شغلِ بیدارے دلوں مے — یہی ہے رات دن یالیت قومے
جو تہا قولِ حبیبِ اہلِ یاسین — کہ یا الله میرے قوم بدین
کہین آگاہ ہو جائین تو اچہا — عباد الله ہو جائین تو اچہا
عبید الله ہون مین یا الہے — عباد الله ہوئین قوم میرے
ادنہین بہی دین کی آجاے لذت — خدا اونکو بہی یہہ دکہلائے لذت
تو لکہی اسلیے یہہ تحفۃ الہند — کہ سنکر کافران ہند تا سند
مسلمان کچہہ بہی ہو جائین تو کیا خوب — کہین اسلام مین آئین تو کیا خوب
اگرچہ نام کو یہہ ہین مصغّر — بنا اے خالقِ اکبر مکبّر
یہہ اندر من عبث جلتا ہے ونرات — کفِ افسوس کیون ملتا ہے ونرات
مسلمان آگے اونکے ہاتہہ پر ہو — نہ منظور ہندون کے ساتہہ پر ہو
مسلمان پہر سب اوسکی ساتہہ ہونگے — جدا گو اوس سے گنگا ناتہہ ہونگے

غزل لکھوں تو بہتر ہے یہاں بہی | اگرچہ وصفِ تحفہ ہین بدیہی

غزل

جو خوش ہین دوستانِ تحفۃ الہند | حزین ہین دشمنانِ تحفۃ الہند
لگا دی چوب اندرمن کو آتش | جو گزرا کاروانِ تحفۃ الہند
دوا بس مرہم ایمان ہے اوسکی | لگے جسکو سنانِ تحفۃ الہند
شراب کفر کی ہین وہ قدح خوار | کہ جو ہین قادحانِ تحفۃ الہند
زرِ توحید اندرمن بہی لیجائے | کہو نکلی ہے کانِ تحفۃ الہند
پر اوس کہوٹی کو کیا اس زرسی نسبت | کہ جو ہے درمیانِ تحفۃ الہند
بہت ہندو مسلمان ہو گئے ہین | ہوا ہے امتحانِ تحفۃ الہند
پر اندرمن پہ برساتا ہی پتہر | سحابِ آسمانِ تحفۃ الہند
کتہا کو اپنی پنڈت بہول جائے | سنے جب وہ بیانِ تحفۃ الہند
اگر بیخواب اندرمن ہے غم سے | سنا دو داستانِ تحفۃ الہند

فقیر اوس چور سی تجکو خدا نے
بنایا پاسبانِ تحفۃ الہند

ذکر جمیل جبریل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول منہل فضایل منبع فواضل قامع بنیانِ کفارِ زمن قاطع سرِ کفرِ اندرمن محی السنۃ السنیہ ماحی البدعۃ الشنیعہ عالی دودمان جامع الکمالات الممکنہ لنوع الانسان حامی دین سید المرسلین حجج عن المسلمین مصنفِ سوط اللہ الجبار علی متن الکفار نائب رسول اللہ الولی مولانا مولوی محمد علی صاحب مدظلہ العلی

ساکن مچھراون عامل تحصیل بلاری سلمہ اللہ الباری قرونا کثیرا

اگر حامی دین کہیے تو یہہ ہین ۔ سفیر مرسلین کہیے تو یہہ ہین
یہہ آیات الہی سی ہین آیت ۔ کہ کشت دین کو ہین ابر ہدایت
مسلمانون کی جانب سی یہہ دیندار ۔ سر کفار پر ہین تیز تلوار
اگر دجال اندر من ہے ظاہر ۔ تو یہہ ہین مثل عیسے اوسپہ قاہر
رسول حق کے نائب ہین یہہ بیشک ۔ کہ اہل فکر صائب ہین یہہ بے شک
یہہ وہ ہین دیکھے حق مین قلزم علم ۔ نہین یہان کام اپنا جز کم علم
صحیح العلم ہین یہہ ایسے اکمل ۔ کہ صرفے آج کل کے کل ہین معتل
یہان اندر من سے ٹھے جبلت ۔ رہی محذوف شکل حرف علت
وہ اندر من تو کیا فرا اگر آئے ۔ ذرا انکی مقابل وہ بہی کر جائے
یہہ ہین وہ نحوی عالی طبیعت ۔ کہ اب کیا ابن حاجب کی ہی حاجت
یہہ ایسی فعل فضل کے ہین فاعل ۔ کہ ہی مرفوع ہونا جسکو حاصل
کمال علم کو گر کہیے مسند ۔ تو ہین مسند الیہ اوسکے محمد
وہ یون بس مورد علم و عطا ہین ۔ کہ ہمنام محمد مصطفے ہین
نہوئی کیونکہ ہمنامی کی عزت ۔ کہ ہے وہ امت عاصی کی عزت
اگر ہے جزو ثانی وہ علے ہے ۔ علی دروازہ علم نبی ہے
تو نسبت علم سی حاصل ہے موفور ۔ عجب عالم ہین یہہ نور علے نور
ہوا اسنے وہ جز نقل دین ہے ۔ کہ مخفوض اسنے قوم کافرین ہے
مضاف انکی طرف ہی علم و حکمت ۔ یہہ ہین موصوف حسن فہم و خبرت
بنے معقول سب معقولے اسنے ۔ بہت گہبرائے سوفسطائے اسنے

عطا

عطائی حق ہے انپر وہ ذکاوت
کہ انکی اہلِ ہیئت پر ہے ہیبت

جو ہوتا پور سینا ذمی فراست
تو دیتا انکو دادِ علم و حکمت

ہوا تھا عزم یہہ کس فلسفی سے
مقنن کب تھی وہ قانون دین کی

ہوی قانون ان سے وہ مدوّن
ہوا ہی دین احمدؐ جنسے روشن

خصوصاً ردِ کفرِ ہند کے واہ
عجب انسی ہوئی ترویج واللہ

عجب کیا مارہی اک طفل مسلمان
ہزارون ہندؤن کو آج آسان

نمانگمین پہر تو پائی اوسکے مارے
وہ جمنا داس گنگا رام سارے

عجب کیا قتل کر ڈالین پکڑ کے
اب اندر کو مسلمانون کے لڑکے

وہان بوجہل کو لڑکون نے مارا
تو اِن لڑکو نمین بہی تو بل ہی دین کا

ہوی تعلیم مولانا سے وہ حرب
کہ حفظِ عام ہے اب ہمتِ ضرب

عجب ہی انکا ہر ضعرے و کبرے
نتیجہ جس کا ہی بس خیرِ عقبے

یہہ شکلِ اول ترویج دین مین
بدیہی النتایج ہر کہین مین

یہی ہے حاصلِ فکرِ طبیعت
کہ وہ کلی ہے یہہ علم و فضیلت

جو کلی مشکک سی ہے موسوم
یہہ اہلِ علم کو ہے خوب معلوم

نہین افراد مین اوسکے مساوات
کمی بیشی مین ہوتی ہے منافات

سو مولانا یہہ مین وہ فردِ کامل
کہ افراد اوسکی یان اکثر مین حاصل

ادب مین ایسی ماہر مین یہہ بے قیل
کہ ہر ہر لفظ ہے ترشیح و تخییل

بیان کا انکے کیا کہنا ہے واللہ
کہ ہی علمِ بیان ہر یک بیان واہ

صراحت ہی تو ہے انکی بیانمین
فصاحت ہی تو ہی انکے بیان مین

تنافر سے بری ہر ہر سخن ہے
عجب سلکِ در و گوہر سخن ہے

کلام ان کا نہین بے استعارہ — کہ ہے ہر جائے ایہام و کنایہ

کلام ان کا ہی بے تعقید و تثقیل — کہ ہر یک جا ہی تسہیل و تمثیل

جو ہے ملک معانی و بلاغت — انہین ہاتھ آگئی اوسپر حکومت

جو اقلیم معانی و بیان ہے — ابو یعقوب سکاکی کہان ہے

اوسی پر سکہ زن گویا یہہ ہین آج — انہین اوج بلاغت پر ہے معراج

کلام انکا دل مومن کے تسکین — کلام انکا سر کافر پے سکین

کلام فارسی وہ پر فصاحت — کہ الفاظ آرسی معنے ہین صورت

وہ نثر فارسی انکی ہے مرغوب — کہ جس سی نثر غالب ہوئی مغلوب

عجب انکی زبان ریختہ ہے — کہ دلّی کا ہی دل آویختہ ہے

مناظر ایسے ہین ہر خیر و شر مین — نظیر انکا نہین آتا نظر مین

مجادل اور مکابر یہہ نہین ہین — مغالط یہہ نہین تصحیح بین ہین

مطالب کے لئی مثبت ہین کامل — یہہ ہر ہر خصم کے مسکت ہین کامل

یہہ اندر من کے دلسی کوئی پوچھے — کہ اوسپر وہ بلا آئی ہے اوسنے

جو ابراہیم سی نمرود پر تھے — خلیل حق سے اوس مردود پر تھے

ہوا ہے انسی یون مبہوت کافر — تو بن جائیگا جلکر بہوت کافر

اسے ہے ہوئی اندر من مسلمان — ہوا اوسکی سبب مشہور دوران

غلط ہے بس غلط ہے دین ہندو — غلط ہے بسر بسر آئین ہندو

یہہ احسان اوسکا اک ہمپر ہے گویا — مکذب خود ہوا وہ اپنے دین کا

یہہ ہین ایسی توجہ سے مناظر — کہ اظہار ثواب اوسسے ہی ظاہر

یہہ جس جس امر دین مین مستدل ہین — دلائل انکے حقی متصل ہین

وہ بالتحقیق ہین انّی سے واقف
وہ ہین لمّی کے بہی ہر لِم سے عارف

مفسر ایسی ہین گویا کہ ہر پاس
ملا ہے قربِ روحِ ابنِ عباس

محدث ایسی ہین وہ عبدِ بارے
کہ گویا خود ہین شاگردِ بخارے

احادیثِ نبی پر جو ہین مرفوع
عمل انکی طبیعت کا ہے مطبوع

یہہ سنت سے بہت ہی متصل ہین
یہہ اوس شرعِ مرسل کی دین پر مستقل ہین

کہ ہی قصر الشریعت جس سی مرفوع
ہمیشہ دابر الکفار مقطوع

یہہ ایسے کام مین ہین آج مصروف
کہ ردِّ کفر بس انپر ہے موقوف

صحیح القول ہین مشہورِ آفاق
وہ محمود و حسن ہین انکے اخلاق

کہ ریحِ عطرِ مجموعہ ہین گویا
اور اونسے ہر طرف پہنچا ہے جہوکا

دلائل ان کے سب ہین ایسی مقبول
نہین موضوع ہونا اونکا محمول

مجیب ایسی کہ ہین ختم المجیبین
کہ پاتے ہین مجیبین انسی تلقین

جوابِ خصم مین ہین ایسے یکتا
جواب انکا نہین ہی آج پیدا

کلام انکا اگر سن پاسے کافر
تو سن ہو جائے بت بن جای کافر

جواب اوسکا نہو جز لاجواب
رہے بی لای نفی اوسکے خرابے

مسلمانون پہ ہے احسان انکا
وہ ردِّ کفر ہے سامان ان کا

کہ جیسی دمع باطل جز ذی جاہ
رہی عیسائیون پر رحمۃ اللہ

وہ جیسے کرگئے رفاض کو زیر
جنابِ مولوی حیدر سے علی شیر

کہ اونسے رافضی گمراہ بہاگے
سبہی یہہ صورتِ روباہ بہاگے

وہ ہین شیرِ نیستانِ تکلم
کہ اونسے ہوش ہین رفاض کے گم

تو مولانا محمد باید طول
سر کفار پر ہین سیفِ مسلول

آلکلم مین طویل الباع ہین یہہ
ید طولی سے ہے ہر ہر فن مین انکو
ہوئی ہے دست برد ایسی عنایت
اگرچہ نام کو جیتے ہین ہندو
یہہ گو ظاہر مین کچھہ ہنستی ہین ہمیر
بہا نیسے ہنسے کی ساری ہندو
ہنسے سی بہی تو آجاتے ہین آنسو
جو ہوتی ہے ہنسی دلسی وہ ہے اور
جو اندر من کو یارب آئے رونا
کہ کافر یک بیک مخنوق ہو جاے
یہہ جو کچھہ ردّ کفر انسے ہوا آج
کہ اوسنی بہی کیا ہے کام ایسا
سنا ہو گر کسو نے تو سنائے
عجب لکہی کتاب بسوط جبار
جزای خیر دے اللہ ان کو
جو آیا ہے حدیث مصطفیٰ مین
کہ یارب زندہ رکہہ سب عالمین کو
خدایا جو کہ ہین تیرے مذکر
بقائی ذکر ہے اونکے سبب ہی
کہ ہم ہی زندہ ہین اونکے طفیلے

عجب ہی کامل الاوضاع ہین یہہ
خصوصاً ردِّ اندرمن مین انکو
ہوئی یک لخت قوم کفر غارت
مگر مردی سی بدتر ہین یہہ بدرو
وہ ہنسنا ہی مگر رد نیسے بدتر
بہائینگی ابہی تو خوب آنسو
اسی پر دیکہین اب روئینگے ہندو
ہنسے کا روتے دلسی ہے یہی طور
گلے مین یون گرہ بنجائے رونا
سزائی کفر اپنی یہان بہی کچھہ پائے
نہین ہم دیکہتی ہین دوسرا آج
دیا کفار کو الزام ایسا
جو دیکہا ہو تو ہمکو بہی دکہائے
کہ ہے مجروح جس سی متن کفار
دعا دیتے ہے خلق اللہ ان کو
کہ نعل و حوت شاغل ہین دعا مین
خصوصاً عالمان علم دین کو
کلام اونکا ہے عالم مین مؤثر
بقائی خلق ہے پہر ذکر رب ہے
الٰہی طول ہوئے عمر اون کے

کہ یہہ اونکے سبب کرتی ہین ہم چین
کہ ہے اونسی یہہ ذکر ربِّ کونین

سو مولانا پہ میرا ظنِ غالب
یہی ہے ایدلِ مشتاق و طالب

مین اپنے ظن مین ایسا جانتا ہون
حسیب اونکا ہے وہ غفار بیچون

کہ مصداق اوسکی ایسی ہوتی ہین بس
کہان سب آپ جیسی ہوتی ہین بس

مجھے بہی اب تو مثلِ سو روا ہے
دعا لازم یہی ہے یا الٰہی

حیات انکی ہو اتنی طول و ذی جاہ
کہ ہووے قصۂ کفار کوتاہ

الٰہی تو سلامت اونکو رکھنا
الٰہی باکرامت اونکو رکھنا

الٰہی امن سے رکھہ اونکو محظوظ
رہین وہ دشمنون کی شر سے محفوظ

الٰہی کام جان کے اونکو حاصل
مطالب دو جہان کی اونکو حاصل

الٰہی اونکے سب اعمال مقبول
الٰہی ہو بقا اونکے بہت طول

الٰہی اونسے تو راضی ہمیشہ
وہ راضی تجھسے ہر دم خیر پیشہ

صفی دنیا و عقبے مین رہین وہ
رضائی حقتعالے مین رہین وہ

یہہ ہین حارث بنا اونکی سبب سے
مقابل یہہ جو ہون اعدای رب سے

وگرنہ مین تو وہ ہون کیا کہون مین
کہ مین ہی جانتا ہون جو کہ ہون مین

مجھے کافی ہی اتنا ہی تامل
کہ ہے ختم قافیہ اوس سے گلے مل

ہماری حال پر یار موافق
حدیثِ قل کفا کا ہے صادق

یہہ مدح مختصر کچھہ لکھہ چکا ہون
غزل بہی اک ہدیہ بہیجتا ہون

ہزج مقصور سے ہے یہہ بحر اشعار
بنایا اسکو سالم مینے اے یار

کہ بحر علم سالم ہین وہ عالم
بڑے رتبے کے عالم ہین وہ عالم

وہ بحر علم ہین عالی مراتب
ہوئے بحر غزل اونکے مناسب

غزل

عطائی رب عزت ہی وہ شانِ مولوی صاحب
کہ واقف ہین عدو و دوستان مولوی صاحب

مسلمانون پہ برساتا ہی مینہ لذاتِ ایمانکا
اور اندرمن پہ پتہر آسمانِ مولوی صاحب

عجب انکی کرامت سی نہین جو خود بخود چلکر
یہہ بت بن جائین سنگِ آستانِ مولوی صاحب

کہ ہم نارِ سقر سی بچگئی انکی سبب ای کاش
رہی ہم پر نعالِ خادمانِ مولوی صاحب

جو اندرسنگ ہان جائی تو مارین اوسکو پتہر بت
بنین وہ سنگ بہرِ دشمنانِ مولوی صاحب

ترازو بلکہ باز و ٹوٹی اندرمن کا اکدم مین
اگر تولی کوئی رطلِ گرانِ مولوی صاحب

بنارس کے ٹہگون کی نہ نکلی جان ماری جای
اگر مسلول ہو سیفِ زبانِ مولوی صاحب

کہتا مین پنڈتون کے کیون نہ پڑجای بڑ کہندت
اگر جاوی وہان ذکرِ بیانِ مولوی صاحب

کہان وہ گہس کہد اندر کہان تالیفِ مولانا
وہ چرخِ قدر پر ہی کہکشانِ مولوی صاحب

ابہی سی اوڑگیا افسوس رنگِ روی اندرمن
ابہی تو تشنہ لب ہی ہر سنانِ مولوی صاحب

جو ہی وہ مبتلای دردِ بیخوابی تو جلدی سے
سنا دو کوئی اوسکو داستانِ مولوی صاحب

صریرِ کلک ہے کافر کے حق مین شیر کا نعرہ
قلمدان ہی وہ گویا نیستانِ مولوی صاحب

عجب قسمت ہی اونکی صاحبانِ خطۂ دین ہین
مسلمان ہی ہین جو صاحبانِ مولوی صاحب

الہی مولوی صاحب ادہر تشریف لائین کاش
بنادی یا کہ ہمکو میہمانِ مولوی صاحب

بیانِ وصفِ مولانا تو لکھا ہی فقیر اب تو
مناسب ہے کہ لکھے وصفِ بیانِ مولوی صاحب

وصفِ بیانِ مولوی صاحب ممدوح یعنے ذکرِ کتاب پرفتوح مسمے بہ سوط اللہ الجبار علی متن الکفار در رد کفریات اندرمن بقبلہ اللہ المستعان منہ بقبول حسن فے کل مرہ

مسلمانون

مسلمانوں کو مژدہ دو ونزدیک ہوا ہے نور ملک ہند تاریک
نوید امن ہی ہر اہل دین کو شکست آئی یہہ قوم کافرن کو
بشارت اہل ایمان کے لئی ہی بہت راحت دل وجان کی لئی ہی
کہ روشن ہوگیا خورشید توحید چھپے خفاش کفر وشرک بی دید
ہمیشہ تہا یہہ ظلمت گاہ کفار (ملک ہند ۱۲) نہان ہر جا ہی تہی یہان راہ کفار
نظر آنے لگے راہ شیاطین کہ محفوظ اوس سے ہو ہر صاحب دین
وہ کیا یعنی کتاب روشن آئے وہ ہر ہندو پہ برق خرمن آئے
کتاب سوط جبار آن پہنچے گلے مین کافرونکے جان پہنچے
گلے سی بہے ہیکل گونہٹ کر گئے وہ (جان ۱۲) راہ اسفل سی سمٹ کر
یہہ کیا باعث کہ یہہ سچ بولتی ہی عیوب دین ہندو کہولتی ہے
کہلے اس دین ہندو کی حقیقت وہ کشن وبشن وشنبہو کی حقیقت
وہ اندر کے زناکاری کا اظہار وہ برمہا کے جفاکاری (مہادیو ۱۲) اظہار
یہہ سوط اللہ خود کرتے ہی ذنرات کہ تہی وہ ساری ایسے محو لذات
ہوا ظاہر کہ دین انکا زنا ہے زنا پر انکے مذہب کی بنا ہے
زن ہندو یہہ اوتارونکے حالات جو سنتی ہونگی پنڈت سی ذنرات
تو شوہردار ہی بدہوتی ہوگی وہ زیر غیر ممتد ہوتے ہوگے
اوسے ہو ایک پر کیونکر قناعت کہ جنکو ہو زناری عبادت
عبادت کیا کمال دیوتایان زناکاری جمال دیوتایان
زن ہندو جو بیوہ ہوتے ہوگے تو ایسا ایسا کہکر روتی ہوگے
زنان دیوتایان ہائے اکثر بنائین پانچ سات اور دس ہی شوہر

ہمین کیا ایک بر ہے اکتفا ہو | بھلا یہان ایک سے تسکین کیا ہو
نصیب ون عورتون کے کیا بھلے ہتی | کہ جسکے پانچ شوہر بن گئے تھے
وہ پانچون پانڈؤن کے یعنے دلبر | وہ اوسکے ایک جان اور پانچ پیکر
وہ یعنے ہتی جو کنتے کے پسر پانچ | اور اون پانچون پسر کے تہی پدر پانچ
دُرُوپد ایک ہتی اون سبکے زوجہ | وہ کیا کچھہ نیک تہے اون سبکے وجہ
اک ایسی ہتی کہ جسکے ہفت شوہر | مدام اک درج مین بہرتی تہے گوہر
وہ تہے کیا ہے نصیبے والی عورت | کہ یہہ کچھہ جسکے ستہے اسباب لذت
وہ یعنی ہتے کہین جو سات عابد | وہ ستہے اوس ایک زن کی ساتہہ راقد
اور اون سب سی بڑی رتبی کے عورت | وہ ستہے جسکے ہی اک عالم مین شہرت
کہ وہ دس مردون کے زوجہ تہی وہ تنہا | تو کیسے کچھہ قوئیہ ستہے وہ تنہا
وہ یعنے ہتی جو بنایی پراچین | کچھہ اوسکا ایک نفس اور دس کی تسکین
کہ کالے سر کا ایک اوسنے نچہورا | تو کچھہ آپ سفید اپنا نچہورا
جو ایسے کچھہ سکتنے ہتی وہ سر کے | تو مستحکم ہتی کتنی کچھہ کمر کی
یہہ کیا کچھہ عیش کے سامان ہتی وسکی | کہ دس شوہر انیس جان ہتی اوسکے
بھلا اپنے نصیب ایسی کہان ستہے | یہہ اونکے سہاگ ہتی جو دس میان تہے
اگر وہ چار ستہے مر جاتی ہونگے | تو اونکو رانڈ کب کر جاتی ہونگی
وہ سہاگ اون کا سہاگ اونکا عجب تہا | کبہی رانڈین نہوتی تہین وہ گویا
ہمارا ایک شوہر تہا سو وہ سبہے | مرا اور آگئی شامت ہمارے
وہ گو تسکین مین کامل نتہا کچھہ | ہمارا ہی تو اوسیر دل نتہا کچھہ
مگر آرام تہا کتنا کچھہ اوسکا | سہارا تہا ہمین اتنا کچھہ اوسکا

کہ جو

کہ جو جو عیش یہان نذر سے تہے ‌ ‌ ‌ سب اوسکے سر پہ تہے گو بازجرتی

نہ لگتا تہا ذرا ہی عیب ہمکو ‌ ‌ ‌ نہ تہے ہر ایک شوہر کے عیب ہمکو

مرا مزدور اور ہمسے ہوا دور ‌ ‌ ‌ کیا مزدور نے سارا مزا دور

اوٹہائین کسطرح اب ہم وہ لذت ‌ ‌ ‌ کہ ہر ہر بات پر لگتی ہی تہمت

یہہ اندر من نے لکہی ہے حکایت ‌ ‌ ‌ کہ مروی بہاگوت سی ہے روایت

ہماری شرع سے ثابت ہوا ہے ‌ ‌ ‌ نکاح اس شکل کا ہمکو روا ہے

اگر صادق سمجہا (قول اندر من ۱۲) تو تم مرا قال ‌ ‌ ‌ ذرا دیکہو تو اوس باطل کی ابطال

کہ ہی وہان یہہ روایت یا نہین ہی ‌ ‌ ‌ مرا کہنا سزاوار یقین (اندر من ۱۲ — نام کتاب ہے ۱۲) ہے

شکایت بیوہ ہندو کی کیا ہے ‌ ‌ ‌ جب انکے دین مین ہر کچہہ روا ہی

تو اونکے حسرتین بیجا نہین ہین ‌ ‌ ‌ بجا ہے جتنے یہہ اندوہگین ہین

غم عصمت کہان اس قوم مین ہے ‌ ‌ ‌ یہہ غم اہل صلوۃ و صوم مین ہی

فقط غم ہے تو اپنے عیش کا ہی ‌ ‌ ‌ کہ روز انکے (یعنے مسلمانان ۱۲) ہوس مین عیش کا ہی

مسلط لشکر شہوت ہے انپر ‌ ‌ ‌ حفاظت دین کے ہو انسے کیونکر

کہان ہے دین جسکے ہو حفاظت ‌ ‌ ‌ کہ یہہ بدین ہین سب مست شہوت

ذرا دیکہو تو دریا کے کنارے ‌ ‌ ‌ کہ کیسے کیسے انکے ماہ پاری

نزاکت سی نہاتی ہین برہنہ ‌ ‌ ‌ وہ ہر ہر کچہہ دکہاتی ہین برہنہ

ہزارون مرد بہی موجود ہین وہان ‌ ‌ ‌ حیا و شرم سب نابود ہین وہان

اگر عنین (نامرد ۱۲) بہی کوئی وہان آئی ‌ ‌ ‌ عجب کیا دیکہتی ہے مرد بنجای

جسے کہتے ہین جمنا کا نہانا ‌ ‌ ‌ وہ ہے نفستے کی جمنی کا بہانا

یہہ گنگا کا تہانا نام کا ہے ‌ ‌ ‌ وہان بہے گنگ ہر یک دلربا ہی

زبان انکا رسے ہی گنگ یعنے ۔ سمجھنا اسمین مخفی ہین معانے

جہان یہہ بیحیائی عین دین ہے ۔ توبس وہ دین جہوٹا بالیقین ہی

کہ ہر ای تیغ زن ہی وہیان تیرا ۔ تو پڑہ سبحانک اللہم اس جا

ابہے جلدی ہی کیا ایسی بیانمین ۔ یہہ مانا زور ہے تیری زبان مین

تیری حق مین یہہ ہی قول اپنا ۔ کہ ہر دم وِرد رکہہ لاحول اپنا

ناکی کرتا اپنے بیان کا ۔ بہروسا کچہہ نہو زورِ زبان کا

بہروسا کچہہ نہو مشقِ سخن پر ۔ بہروسا کچہہ نہوی علم و فن پر

ہنوئے کچہہ زبان دانی پہ تکیہ ۔ ہنوئے امرِ نفسانی پہ تکیہ

بہروسا ہو تو بس اللہ پر ہو ۔ جو تکیہ ہو تو بس اللہ پر ہو

نظر رکہہ حق تعالے کی مدد پر ۔ کہ محض اوسکے مدد ہی تیری رہبر

بیانِ وصفِ سوط اللہ یہہ ہو ۔ کہ شاید چشمِ مضمون منتظر ہو

کہ یہہ میل قلم سے تیز ہو کر ۔ ذرا اوصاف لی ائی پرو کر

عجب تالیف ہی یہہ بارک اللہ ۔ کہ تالیفِ قلوب اس مین ہی دلخواہ

ہے اس تالیف کی جسدن سی شہرت ۔ بڑہے ہر دل مین دینِ حق سی الفت

نہ تالیفِ نفاق اس سی ہی پیدا ۔ سراسر اتفاق اس سے ہی پیدا

مگر بیشک نفاق ان ہندؤن کے ۔ سراسر اختلاف ان ہندؤنکے

بیان کرتے ہی یہہ سنکر مٹا دی ۔ بہت کچہہ ہندؤن کی خاک اوڑادی

کہ بید انکا کلامِ حق نہین ہے ۔ کچہہ اوسمین انتظامِ حق نہین ہے

خلاف اسکا ثمر ہے بید جڑ ہے ۔ سراسر ننگ نوشون کے سی ترجہی

کیا ظاہر کہ جو پوران ہین انکے ۔ پرانے کفر کے دیوان ہین انکے

زناکارون کے ہین گویا وہ اشعار — کہ ہے شغل زنا مین انکے اوتار

کیا ظاہر کہ انکے شاستر مین — وہ کذب و افترا آیا نظر مین

کہ ناشایستہ تر یہہ انکا دین ہی — وہ ناشایستہ یہہ قوم لعین ہی

یہہ سوط اللہ ہے وہ مسکت خصم — کہ پہنچا دی یہانتک نوبت خصم

کہ اب ہی مثل بت خانہ نشین وہ — کبہی گہر سے کہین جاتا ہین وہ

کہ سوط اللہ ہے موجود ہر جا ہی — کہین اوسپر کوئی حربہ نکر جاے

کوئی اوسکو سمجہہ کرنی سہاری — یہہ سوط اللہ کا کوڑا نماری

عجب تالیف سوط اللہ ہے واہ — تصانیف اور کے لشکر ہین یہہ شاہ

وہ اہل ہدیۂ اصنام کیا خوب — سے کفار کو کرتے ہین مضروب

(مولوی قطب عالم ۱۲)
وہ یعنی ہند مین کیا خوب چمکا — نتیجہ قطب عالم کے قلم کا

حضور بت شکن سے ہی عنایت — ہوا ان ہندوؤن کو کیا ہی خلعت

(مولوی حسین شاہ ۱۲)
کہ تاثیر جحیم اوس مین نہان ہے — حریق جسم و جان ہندوان ہے

حسین وقت نی کیا بی محابا — یزید ہندوی کافر کو مارا

کیا وہ صاحب اعجاز نی کار — کہ اپنے جان سی عاجز ہین کفار

(اعجاز احمدی ۱۲)
ہوا جب احمد الدین نے یہہ مرقوم — کیا اس رجم سے شیطان کو مرجوم

یہہ سب لشکر ہین وہ سلطان لشکر — یہہ سب اختر ہین وہ ہی مہر انور

(کتب بالا کو ۱۲ — سوط اللہ)
یہہ سوط اللہ ہے وہ قہر داور — کہ ہے سوط عذاب ان ہندوؤن پر

یہہ سوط اللہ ہی وہ ای مرد دانا — جواب اسکا ہے بس ایمان لانا

یہہ سوط اللہ ہے وہ باران رحمت — کہ بہر اہل دین ہے شان رحمت

یہہ سوط اللہ ہے وہ سخت کوڑا — کہ جسنی پشت ہر ہندو کو توڑا

یہہ سوط اللہ ہے اتمام حجت | نگر کیا جانین گے یہہ بی حمیت

کہ اب ایمان نہ لائین گی اگر ہم | تو سب جائین گے نفے نار سقر ہم

کتاب ایسی ہی یہہ گنج فوائد | رہے گر شامل درس عقائد

تو زیب مدرسہ ہوئی یہہ نسخہ | علاج وسوسہ ہوئے یہہ نسخہ

رہے یہہ ناسخ ادیان کفار | رہے یہہ کاسر ہر شان کفار

ہوی منسوخ اس سے بید چارون | سفینے شاستر کے بہی ہزارون

سبہی دریای طغیان مین گئی ڈوب | وہ باطل بحر بطلان مین گئے ڈوب

تقدم گو ہے غیرون کو زمانے | نگر کون اس کے موضح کے ہی ثانے

بڑی علامہ دوران سی ہے یہہ | تو گویا آئے تفتازان سے ہی یہہ

یہہ گو خود رونق افزای عجم مین | شرف مین کیا یہہ سعد الدین کم مین

خدا مقبول فرمائے یہہ اس نے | بجائی انگوٹہر انس وجن سے

فقیر اب ہو کے فارغ اس عمل سی | ترنم ساز جلد ہے ہو غزل سے

غزل

سر کفار پی تلوار ہے سوط الجبار | خنجر غیرت قہار ہی سوط الجبار

اہل دین کو ہے یہہ برق طمع رونق گلشت | اور کافر کے لی نار ہی سوط الجبار

کیون نہ ذی ہوش بنائین وسی آویزہ گوش | گوہر مخزن اسرار ہے سوط الجبار

شمس توحید و رسالت ہی درخشان اسمین | واہ کیا مطلع انوار ہے سوط الجبار

ہی خبر لنگ صفت بو جہی آج اندر من | کسقدر اوسپہ گران بار ہی سوط الجبار

کہہ و کفار سے مہلت ہے کوئی دنکی تمہین | جو نمانو گی تو تیار ہے سوط الجبار

اوڑ گیا رنگ رخ ہند و بیدین سنکر | اللہ اللہ وہ خونخوار ہے سوط الجبار

اسمین

اسمین ہے تیرا علاج خفقان اندرین | نسخہ دارو بیمار ہے سوط الجبار
تجکو بیماری صفرا ہو تو پہر کیا کیجے | ورنہ شیرین تو عسل وار ہے سوط الجبار
جبر نقصان ہے مسلمان کے عجب طرفہ ہی یہہ | اور کفار پے جبار ہے سوط الجبار
اسکے ہر سطر صف جنگ ہے اندر کی لیے | قتل کافر کو وہ ہیکار ہے سوط الجبار
کیا عجب ہوئے معطر جو دماغ عالم ۞ | یہہ وہ دکانچہ عطار ہے سوط الجبار
صادق آتا ہے یہان سوط عذاب فقیر | کسقدر قاتل کفار ہے سوط الجبار

ذکر خان والاشان مہربان قدردان ہی مہربانی خوبی نیک صورت خوب سیرت مجمع اخلاق فیض رسان محسن جوانان نیک بخت زیبا شمائل براتباع رسول کریم مائل اہل سخاوت وفی مروت سلمہ اللہ تعالی وزاد اللہ عزہ وقدرہ دواما وجعل ازواجہ وذریتہ قرۃ اعین وجعلہ للمتقین اماما کہ بعون اللہ انہونے بسبب طبع اس کتاب مین سعی ہمت و مقید ہمت اند

رہین یارب سلامت یہہ جوان بخت | ہمیشہ ہوئی انکا کامران بخت
کہ ہین یہہ دردمند اہل ایمان | حبیب و دلپسند اہل ایمان
موحد ہین یہہ وہ خنجر کشیدہ | کہ کفر و شرک کا ہے سربریدہ
وہ انکے دلمین ہے دین کی حرارت | کہ جلتے ہین خس و خاشاک بدعت
اگرچہ خود یہہ ہین رکن ارکین | پر انکا دل ہے اور حب مساکین
ہمیشہ ہین یہہ غمخوار غریبان ۞ | مددگار و خبردار غریبان ۞
نمایان انکے رو سے مہربانے | عیان ہے انکے خوبی مہربانے

یہہ ہوئی پہر تو اندرمن کا پیشہ — پچھاڑی گاہی متہرا مین ہمیشہ

کہی بسم اللہ اور اللہ اکبر — وہ ماری چوب ہر جوگی کی سر پر

وہ پہینکے پوتہی اور پوجا کا سامان — غلاف اون سکا خالی کر کی شادان
(یعنے غلاف پوتہی اور سب پجا پوتکا)

پیٹے پارہ ہای گوشت اوسمین — ہمیشہ تحفہ لاہی گوشت اوسمین

نہ کہی عار ہرگز وہ خردمند — جنیو کو بنائی اوسکا سربند
(یعنے گوشت کی غلاف کا) (زنار)

وہان سی مطبخ عالی مین لائی — وہ خود کو آپ کا خادم بنائی

رہی انکا ہمیشہ کفش بردار — جو ہو جائی طفیل انکے نکوکار

وہ کثرت گوشت کی متہرا مین ہوجائی — کہ پہر متہرا کی پیڑی کوئی کب کہائی

کباب اوسکی بہت مشہور ہوجائین — کبابی وہان کی سب حلوائی کہلائین

خریداروں کی دیکہین اضطرابی (یعنے متہرا کے) — تو حلوائی بہی بن جائین کبابی

اگر حیرت ہو ای گفتار بی پیر — کہ خاکستر مین یہہ تاثیر اکسیر

جواب اوسکا زبان تیغ زن سی — یہہ سن رکہو کہ فضل ذوالمنن سی

عجب کیا ہی کہ جس مطبخ مین قند — کہلائین نان ہر شام و سحرگاہ

قبول کبریا اک نان ہوکر — دکہاوی یہہ اثر برہان ہوکر

کہ خاکستر مین یہہ جلوہ دکہائی — مس کفار کو وہ زر بنائے

جوان نیک بخت و خوش شمائل — رسول اللہ کی سنت پہ مائل

بہت ہے انکو سنت سی محبت — رسول حق کی عادت سی محبت

یہہ سن لیتی ہین جب سنت نبی کی — نہین سنتی مین پہر ہرگز کسی کی

الہی خیر عاجل خیر آجل — انہین ہوئی تری رحمت سی حاصل

یہہ کامل ہوئین سنت کی عمل کی — رہین عامل شریعت کی عمل کی

متہرا کی چوبی مشہور ہین اور چوبی برہمنی ہوتی ہین مخالف ہنود اور صفت مشتاق نبی ہی ۱۲

رضای کبریا حاصل ہو اُن کو
رضای مصطفے حاصل ہو ان کو

جو ہوئی حوضِ کوثر پہ زیارت
تو اُسنی ہوئین خوش ختم الرسالت

سنی ہونگی فقیہہ اہلِ تواضع
مگر یہہ ہین امیر اہلِ تواضع

یہہ ایسی باسخا ہین خانِ ذیشان
کہ گویا دوسری ہین خان خانان

الٰہی ہوئی عمر انکی بہت طول
عمل انکی ہمیشہ ہوئین مقبول

رہین یہہ شاد و خرم دو جہان مین
نہوئی انکو کچہہ غم دو جہان مین

الٰہی یہہ رہین ہر وقت مسرور
رہین دشمن ہمیشہ انکی مقہور

الٰہی انپہ رکہہ اپنی عنایت
نہو ہی انپہ اعدا کی شماتت ؛

ہمیشہ باغ باغ انسی رہین دوست
ہمیشہ داغ داغ اعدا کا ہو پوست

ہمیشہ ڈر کی بہاگین انسی دشمن
شہب سی جسطرح شیطان رہزن

ہوا انکی سبب یہہ نامہ فیض
رہی سرگرم یہہ ہنگامہ فیض

الٰہی خلعت صد فخر کونین
رہی اس قد موزون پہ بدارین

ہمیشہ انکی قدر و عزت افزون
ہمیشہ انکا جاہ و رفعت افزون

رہی یا ربِ عزت اسطرح سی
بڑہی نیسان سی دریا جسطرح سی

پہر اوس سی نکلین وہ گوہر عمل کے
کہ زینت پائین سب دفتر عمل کے

زن و فرزند انکی ایسی ہوئین ؛
یہہ جیسی چاہتی ہین ویسی ہوئین

رہین سب نیکبخت اور ایسی دیندار
ہوا کرتی ہین اچہی جیسی دیندار

کہ ٹہنڈی ہوئین اونسی انکی آنکہین
وہ خوبی دیکہین اونسی انکی آنکہین

الٰہی اونکی دل کا مدعا دی
امام المتقین اون کو بنا دی

گناہون سی اونہین محفوظ رکہنا
عبادت ہی سی بس محظوظ رکہنا

ہمیشہ نعمتِ دنیا و عقبےٰ
رہی انکی لیے افزون خدایا
کہ جیسے انکو ہے دین کی حمیت
ہمیشہ امر دین مین صرفِ ہمت
ہمیر اللہ حامی انکا ہووے
ہمیشہ نام نامی انکا ہووے
نشان اونکی حمیت کا یہی ہے
نمونہ اونکی ہمت کا یہی ہے
کہ جو باندہی گئی مجسے یہہ مضمون
ہوا تہا مطمئن یہہ قلبِ محزون
معاون تہی یہہ عونِ کبریا سے
مدد اوسکی تہی امدادِ خدا سے
سراسر باعثِ تالیف یہہ ہین
اب اسکی موجبِ تصنیف یہہ ہین
الہی ہووی انکی سعی مشکور
الہی انکے حاسد ہوئین مقہور
الہی ہووی یہہ تالیف مقبول
الہی ہو ہین اہل کفر مخذول (خوار و ذلیل)
اگر اندر من بی دین سمجہے
اسی مالای مروارید سمجہے
اپنی زنار کو توڑی (بے بصیرتہا) وہ عاقل
گلی مین (یعنی قصیدہ) اسکو وہ رکہی حمائل
فقیر اب تو غزل ہی اک سنا دی
ذرا جوہر طبیعت کی دکہا دی

غزل

بہت محجوب رکہتی ہمنے دیکہا خانِ ذیشان کو
گدا کو بینوا کو یار کو مسکین کو مہمان کو
الہی ہی رحمت سے ہمیشہ انسی کر مقبول
سخاوت کو مروت کو وفا کو بذلِ احسان کو
یہہ ہر دم نور عین و ریتما اپنا سمجہتے ہین
نمازون کو دعا کو ذکر کو سنت کو قرآن کو
دکہانا یا خدا انکی عمل سی ہردم افزون
ارادت کو محبت کو صفا کو دین کو ایمان کو
الہی انکو رکہہ محفوظ اور اعدا پی نازل کر
مصیبت کو بلا کو رنج کو حسرت کو حرمان کو
ہمیشہ پائین یہہ امن و امان و عافیت مین کاش
توانائی کو تن کو خانمان کو مال کو جان کو
عجب کیا ہی کہ ایسی لوگ وان انعام مین پائین
شفاعت کو لقاء اللہ کو جنت کو رضوان کو

الہی دوست انکی جمع دیکہین انکی محفل مین — خوشی کو دل لگی کو شوق دین کیا ہی مسلمان کو
جو اندرمن بہی دیکہی انکی محفل یک بیک پہنکی — بتون کو بید کو گنگا جلی کو پدم پوران کو
دہین زنار توڑی و جان و دل سے ہو مانی — خدا کو مصطفے کو دین کو طاعت کو فرمان کو

فقیر انکے لیے لازم ہے اب خوب دل کہنا
دعا کو شکر کو تحسین کو استمداد رحمان کو ؛

ذکرِ تالیف این کتاب مسمی بہ تیغ فقیر بر گردن شریر و دعا بحضرت کبریا کہ حملۂ تیغ زن بر گردن اندیشۂ خیال افتد کہ رمقی از حیاتش باقی نماند بمنہ و کرمہ

ہوئی سب اہل دین جب گرم آہنگ — بنایا جانِ اندرمن کو چورنگ ؛
فقط اندر تو کیا اوتار سارے — گئے اس حرب مین یک لخت مارے
کسو نے اوسکی سر پر بے محابا ؛ — وہ سنگِ ہدیۂ اصنام مارا
نکالا مغز کبر اوس بی حیا کا — اوڑایا خوب اوس کافر کا خاکا
کسو نے خلعتِ آہن بنا کر — اور اوسکو نارِ وحدت سے تپا کر
دیا اوس قامتِ ناساز کو وہ — جلائی تا کہ اوس طنّاز کو وہ ؛
ہوا اوسکا نمونہ یہان نمودار — کہ وہان پہنین گی توبِ نارِ کفار
کسو نے تیغ اعجازِ محمد — لگائی ایسی اک بہاگا وہ مرتد
ابہی وہ بہاگ کر بچنے نپایا — کہ سوط اللہ کا صدمہ اوٹہایا
یہہ گولا توپ کا سا لب ستم کا ؛ — لگا گویا یہہ گولا اوسکو بم کا ؛
نہان مین امین وہ بندوق ہزارون — سر کفار ہو مین شق ہزارون
جو ہوئین قیاصدِ شبخون کفار — دکہا مین یہہ اثر چون حبِّ شبیار

روان یون تن سی جانِ کافران ہو — کہ جیسے فضلۂ مسہل روان ہو

نہان صد نشترِ فتح المبین مین — عدوئی عرقِ جانِ اہلِ کین مین

وہ سیف اللہ ہی اسمین نہان ہے — جو برقِ خارزارِ ہندوان ہے

اوڑائین دھجیان کفار کی خوب — جلائی سب نے جان کفار کی خوب

بشکلِ جنبشِ مذبوح و مضروب — کیا اندر نے کچھ کچھ پھر بہی مکتوب

لکھی ابطال اور صمصام اوسنی — اصول دین ہی کی ارقام اوسنی

ہوا ابطال سی اپنا ہے مبطل — بنا صمصام سی اپنا ہے قاتل

اصولِ دین کیا بی اصل لکھی — مٹائی اصل و فرع اپنی ہی دین کی

اگرچہ نظم مین ہے یہہ رسالہ — مگر ہین آپ تو بدنظم لالہ

لیا ہی کام یہہ پہندن سے اپنا — نہ نکلا کام اندرمن سے اپنا

رہی اسبابِ موزونی خلل مین — تو لائی ہین نیوگ اپنی عمل مین

جماع زوجہ سی گر [illegible] مین سچے — تو یہہ جنوا سکے پہندن سی [illegible]

یہہ تہا پہندن کو مرلی دم سنانا — کہ مجکو یون جلانا یون بہانا

عمل اوسنی وصیت پر کیا یہہ — کہ بی اصل اک رسالہ لکھدیا یہہ

جو تہین پہلی کتابین اوس لعین کے — محلِ فخر قوم کافرین کے

جواب ونکی ملی دندان شکن سب — ہوئی اوس جسم و جان پر شعلہ زن سب

یہی بی اصل باقی رہ گیا تہا — جواب اسکا نہین اب تک ہوا تہا

نہا کچھ یہہ سبب ای مرد عاقل — کہ تہا ابطال اس باطل کا مشکل

فقط تاخیر اسمین اسلیے تہے — کہ ہین پہلی جواب اسکو ہی کافی

گمس رانی کو کچھ امیر و ہشیار — نہین ہو لی تفنگ و تیغ درکار

خیال آیا مگر ارکانِ دین کو — گمان ہو جائے شاید کافرین کو

کہ اب تو نظم کے ناظم ہمین ہین — رقومِ شعر کی راقم ہمین ہین

ہوا ارشادِ مولانا یہہ مجھکو — کفیل اس امر کا جلد ایسے تو ہو

کہ دیکھو شعر یون کہتے ہین شاعر — شعورِ شعر انکو ہوئے ظاہر

ذرا انکا بھی ہوئے قافیہ تنگ — کہ بدنظمی سے ہمنے کیون کیا جنگ

ذرا زورِ طبیعت کو لگا دے — کہ سلکِ نظم کافر ہوئی گم ہو

کفی باللہ کفیلا سینے کہکر — یہہ رکھا اونکا بارِ حکم سر پر

ہوا پھر گرم یہہ ہنگامۂ نظم — ہوا یعنی شروعِ نامۂ نظم

مضامین مرصع لشکے آئے — کہ گویا فوج سے ہتیار باندھے

یہہ گویا لشکرِ اسلام آیا — مددگار اسکا تو ہی ہے خدایا

مظفر اسکو رکھنا اور منصور — گروہِ نظم کافر ہوئے مقہور

ہوا امدادِ حق سے پھر یہہ سامان — جنابِ شیخ صاحب کے سبب یہان

ہوئی ہین سر بسامان شان و شان — کہ ہووی نظم کا سامان ذی شان

بہم تا فوجِ نظمِ دین ہو کر — کرے پھر حملہ رانے ہندوان پر

خدا مقصود کو پہنچا دے اسکو — ہمیشہ تیغ زن دکھلائی اسکو

وہ طاقت دے میری دستِ قلم کو — جو تیزش ہوتی ہے تیغِ دودم مین

کہ کاٹون اوس سے اندر من کے گردن — اوڑا دون سرِ بتِ آہن کی گردن

مٹا دون بت پرست و بت کو دم مین — الٰہی زور دے ایسا قلم مین

الٰہی ایک حملہ تیغ زن کا — سرِ اندر پہ ہوئی لاکھہ من کا

کہ اوسکا دور ہی سے رنگ فق ہو — نہ باقی جان سی پھر اک رمق ہو

تری احسان سی آسان ہی یہہ کام ‌‌ نہ اپنی جان سی آسان ہی یہہ کام

سلاحِ حرب کی ہم ہین جو شاکی ‌‌ یہہ توفی ہی ہمین طاقت عطا کی

ریاؤ سمعہ سے ہمکو بچانا ‌‌ رہ اخلاص یا مولےٰ دکہانا

الٰہی نظم میری ہو گئی مقبول ‌‌ اور اس سی انتظام دین ہو معمول

غزل ہی چاہی اک مختصر بیان ‌‌ فقیر آخر تو ہی موجود سامان

غزل

سر کفار پہ ہی برق طپان تیغ فقیر ‌‌ اب کہان تاب کہ چاہی نہان تیغ فقیر

خون ہی پلتی ہی لب تیغ غضب پلٹا ہی ‌‌ کری ہندو کو وہی نام و نشان تیغ فقیر

کیا ہی چمکا سا پڑا رہ گیا اندر من ہائی ‌‌ کسقدر چلتی ہی آگے ہی زبان تیغ فقیر

جسقدر خرمن کفار ہی بی باک ‌‌ برق زن [illegible] ہی [illegible] تیغ فقیر

آگ بجھ جاہی جو ڈالی ہی انشاء اللہ ‌‌ آب دکہلائی اگر [illegible] تیغ فقیر

کام کافر کا کیا دو سی مانند تفنگ ‌‌ گرچہ اندر ہی نہان اور عیان تیغ فقیر

خون کفار پہ پیاسے فقیر اکرم ہین

آج کیونکر نہو شہو چہان تیغ فقیر

وما انا شرع فی المقصود بعون اللہ القادر المعبود وانصرنا علی القوم الکافرین برحمتک یا ارحم الراحمین قال الشیطان انہ [illegible]

پیرم اتمامے نمہ

یقول بحول الرحمن المستعان تیغ زن

یہہ لکھا ہے زبان شناسترمین ۔۔۔ خطِ مکروہ و ناشایستہ ترمین

یہہ معنی اوسکی مین کرتا ہون شرح ۔۔۔ کہ وہ جو وائی زندہ ہے ذی روح

اوسی تسلیم یانکہم سے یہہ ۔۔۔ بہلا تسلیم تو تسلیم ہے یہہ

اگر ذی روح کہنا کبریا کو ۔۔۔ بتاتا ہے یہہ مخلوق اوس خدا کو

معاذ اللہ تو نے کیا کہا یہہ ۔۔۔ بنایا خلق کو شانِ خدا یہہ

گواہ اسپر ہے تیرا ہی تجر بید ۔۔۔ کہ جو ہی لی تمر سارا شجر بید

پران جٹر عزیزی کا لقب ہے ۔۔۔ سدا ہضمِ طعام اوسکی سبب ہے

یہی اگنی جو ہے پرم آتما ہے ۔۔۔ اسی پرم آتما وہین لکھا ہے

تیرا معبود ہی سعدی اگر ہے ۔۔۔ تیرا مقصود ہے معدی اگر ہے

یہی اگنی کنڈ کت مین ہمیشہ ۔۔۔ تجہی رکہتی ہے رحمت مین ہمیشہ

کہ بار خر تو کہا جاتا ہے ای خر ۔۔۔ مگر وہ چہوڑ لی ہے ہضم کر کر

حرارت کو خدا جسنے بنایا ۔۔۔ جلانا اوسکو دوزخ مین خدایا

کہین نام خدا کی جا ہی تسلیم ۔۔۔ تمہین گنیش کو لکھتے ہو بی ہم

یہہ جہوٹا دین تمنی کیا نکالا ۔۔۔ خدا اپنا بنایا سونڈ والا

بنائی کشن کو بہی ہو خدا تم ۔۔۔ اوسی بہی کہتے ہو پرم آتما تم

جو ہوئین معترض کفار ملعون ۔۔۔ ہماری بید کا ایسا ہے مضمون

کہ اس عالم مین جو جیو آتا ہے ۔۔۔ تو وہ کاہیکو مخلوقِ خدا ہے

نہین مخلوقِ حق یہہ روح یعنے ۔۔۔ تو واجب السلبی ہے ذات اسکی

ہے اسکی روشنے ہرجائی یکسان ۔ یہہ ہے نور کے گہر مین رہ کی شادان
رہے ہے اس روح مین جو کوئی مشغول ۔ وہ ہوئی رستگار او شخص مقبول
تو واجب روح کی جب ذات ٹہیری ۔ صفت کیونکر نہ ٹہیرے کبریائی
جواب اسکا یہہ سن رکہین وہ کفار ۔ ہوا اس بید سے یہہ صاف اظہار
خدا قادر نہین اس روح پر کچہہ ۔ کہ خود یہہ روح کر سکتے ہے ہر کچہہ
خدا کی مثل خود دایم ہے یہہ روح ۔ غنی ہے حق سے خود قایم ہے یہہ روح
اور اوسکے روشنے ہرجائی کیا ہے ۔ وہ اوسکے علم و قدرت کا پتا ہے
وہ جیسے آپ خالق ہے غنی ہے ۔ اسی صورت سے مغنی غیر کی ہے
کہ یعنے اوسمین جو رہتا ہے مشغول ۔ بناتی ہے اوسی بنا ہے مقبول
وہ خود کرتی ہے اوسکی رستگاری ۔ نہین رکہتی اوسے محتاج باری
معاذ اللہ اے کافر یہہ کیا کیا ۔ وجوب ذات مین اشتراک ٹہیرا
کہ یہہ ارواح کے لشکر ۔ خدا ٹہیرے معاذ اللہ کثیر
وجود رستگاری مین کہان سے ۔ غنی ہو کوئی خلاق جہان کی
یہہ کیسا کفر اعظم ہے کہ توبہ ۔ یہہ وہ آشوب عالم ہے کہ توبہ
بہلا ہم پوچہتے ہین تجہسے مرتد ۔ کہ روحین مادی ہین یا مجرد
کہے تو مادی یا جسم نایم ۔ تو کب وہ ہے قدیم اور آپ قایم
کہان پہر روشنے یکسان ہی وسکی ۔ کہ یعنی مادی جب روح ٹہیری
تو اتنی وسعت اوسمین آئی کیونکر ۔ کہ نور اوسکا محیط کل ہوا ظہر
مجرد ہے تو ہمکو یہہ نشان دی ۔ تحیز اوسمین آیا پہر کہان سے
کہ رہتی ہے جو وہ نور کے گہر مین ۔ بنی معبود تیری گہر کے گہر مین

تمیز ہے یہہ جسمیات کی حد — مجرد ہے تمیز سے مجرد

تو سن ای بندۂ ارواح یہہ بات — کہ بید بے ثمر مین ہے منافات

تناقض ہے تناقض ہے تناقض — تعارض ہے تعارض ہے تعارض

قدامت اور احاطہ روشنے کا — ہوا روح مین جس سے ہویدا

بدیہی امر ہے اسے شخص جاہل — کہ باطل ہے وہ باطل ہے وہ باطل (یعنی بید ہے ۱۲)

لکھا ہے تیرے بید عشر مین — نہین اوس ایک شی سی تین چیزین

ہوئی پیدا جو مٹی آگ پانی — توہی وہ ایک ہی ان سبکا بانی (یعنی خالق ہے ۱۲)

ہوئی جب معتدل یہہ ساری اشیا — ہوا جیو آتما اونہین سے پیدا

یہان تیرے ہی بید بے ثمر سے — خبر ہی تجکو ہے کچھہ اپنے گھر سے

ہوا ثابت یہہ اے رکن الخبائث — کہ سب ارواح ہین مخلوق و حادث

اگر کچھہ اور ہے تفصیل درکار — تو دیکھا کر ہمیشہ سوط جبار (سوط اللہ الجبار ۱۲)

کہ کیا کیا کچھہ تناقض بید مین ہے — تعارض ہے تعارض بید مین ہے

کہین واجب کہین حادث ہے یہہ روح — تناقض کے ہین وہان ابواب مفتوح (دروازے یعنی کھلے ہوئے ۱۲)

تو ہے ہر باب وسکا باب دوزخ — کہ وہان موجود ہین اسباب دوزخ

خطا ہے ہندون کی بید کو سمجھ — جو بید بے ثمر کہتے ہین ہر دم

کہ جو کچھہ ہے خلاف اوسکا ثمر ہے — تعارض جو ہے صاف اوسکا ثمر ہے

ثمر اوسکا ہے وہ زقوم دوزخ — وہ غسلین اور ضریع شوم دوزخ

وہ گرز آہنے اور مار و کژدم — اسیکے پہل ہین ساری پر تالم

وہ غساق و حمیم اسکی ثمر ہین — عقوبات جحیم اسکے ثمر ہین

ثمر ور بید یون سب سے انتہا ہے — تو اوسکو بے ثمر کہنا خطا ہے

اندر من

خدائے بیریا معبود کونین	جناب کبریا مسجود دارین

تیغ زن

ریا و سمعہ انسان کی صفت ہی	نہ یہہ بیچون و سبحان کی صفت ہے
کہ انسان با وجود این صفتہا	شرف پاتا ہے اخلاص عمل کا
تو نفی اسکے کمال انسان کا ہے	خلوص دل جمال انسان کا ہے
خدا کو کسکا ڈر ہے ای خطا کار	بنا جو بیریا اور تہا ریا کار
خدا سے نود جوشی سر دم ہے عاطل	تو نفی اوسکی ہے بس تحصیل حاصل

اندر من

خدا ہے واسع میدان غبرا	قدیر و رافع ایوان خضرا

تیغ زن

خدا ہے باسط میدان غبرا	اگر اصلاح ہو جائی تو اچھا
کہ ہو جائی وہ رافع سے مماثل	پران رمزون کو تو کیا جانی جاہل
نہوئی گو مماثل قافیہ مین	مماثل ہوئی اوسکا تعدیہ مین
نہ تھے اس قافیہ کی کچھہ ضرورت	جو دی واسع کو یہان رافع سی نسبت
مسلمانون سی جو کچھہ سن لیا ہے	تو ای سمجھے وہ ہے تو کہہ رہا ہے

نہ وہ موقع سماعت کا رہا یاد	کہ تہا کس لفظ کا کسجای ارشاد
ہوا یہہ حال تیرے ہر سخن کا	چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا
زبان پر حمد یون کرتا ہے ظاہر	کہ گویا ہی موحّد دین سی ماہر
مگر دلمین جو کفرِ جاودان ہے	رگ و پی مین بشکلِ خون روان ہی
اثر اوسکا نہین رہتا ہی مخفی	زبان بہی لڑکہڑا جاتی ہی تیرے
نہین جب تک نہ بانسی دل موافق	یہی ہی حال تیرا ای منافق
تری باتین سے کہے دیتی ہین تجہکو	کہ سارق ہی منافق ہی وہ سن لو
تری اشعار مین ہی عیب ہر کچہہ	مگر اوسپر نہین اپنے نظر کچہہ
وگر نہ یہان وہ ہے امدادِ فتاح	تری ہر شعر کو ہو جای اصلاح
ہمین منظور ہے تکذیبِ کفار	ہمین مطلوب ہی تخریبِ کفار
رہی ملہم ہمارا ربِ اکبر	تو ہر ہر لفظ اپنا مثلِ نشتر
رہی تیری رگِ جان پر مسلط	نہ کہینچی جب تلک تو کفر [illegible]
یہی حق سے دعا ہی التجا ہے	گدا ہین اوسکی ہم وہ بادشا ہے
ہمیشہ یہہ غلام اے میرے مولی	رہی ممتازِ امرِ قتلِ اعدا

اندر من

نہین ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی	جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہی ہے

تیغ زن

یہہ سچ ہی کب شریک اوسکا کوئی ہے	مگر تو آپ جہوٹا ای شقی ہے

کہ یہہ تو ہے عقیدہ اہلِ دین کا
کہ ہی اللہ بے انباز و یکتا

احد ہی ایک ہی واحد ہے اللہ
سدا سے بے ندی اور بی ضدی اللہ

مگر تیرا عقیدہ یہہ کہاں ہے
یہہ دل سی کب ترا قولِ زبان ہے

مقرر ایک ہی اللہ سمجہا
مگر تو آپ سرتاپا ہی جہوٹا

شریک اوسکے بہت ٹہیرائی تونے
بہت معبود یہان گہڑوائی تو نی

بنایا تو نے ترلوچن کو معبود
یہہ بنوا کر ذکر کے شکل مردود

وہ دہر منشر ہی تیرا ہی خدا ہی
اوہی سی تو دہرم مورت بنا ہے

جو شکل اوسکی ہی تو دیکہے تو بالکل
تراشیدہ ہی وہ عضوِ تناسل

ترا معبود ہے لنگِ مہا دیو
جلہری ہی تری معبودہ بے ریو

وہ ہی تصویرِ فرج اوس نازنین کے
جو تہی زوجہ مہا دیو لعین کے

سمجہکر اوسکو تم محبوبہ جانے
سب اپنا اپنا ٹپکاتے ہو پانے

وہ اس انزال سے ہی تر ہمیشہ
کہ ہی انزال آبِ اوس پہ ہمیشہ

سدا چڑہتے ہین پہول نازنین پر
وہ کب پہولی سماتی ہے زمین پر

کہ مجہپر چڑہنے والی ایسے کچہہ ہین
مری قسمت مین میری کیسی کچہہ ہین

یہان آبِ سفید اور سرخ یہہ پہول
دلیل اس بات کی ہوتی ہین معقول

جلہری فرج کے ہی خاص تمثال
یہہ گل ہین حیض اور پانی ہی انزال

ترے معبودہ گنگا ہے ہمیشہ
تری معبودہ جمنا ہے ہمیشہ

کہ جنمین ہگ کی تو دہوتا ہی اکثر
کہلی دہوتے وہان ہوتا ہی اکثر

اونہین مائی بہی تو کہتا ہے جاہل
ذکر ہی اونہین کر دیتا ہے داخل

ذکر کو رسے کہتے ہو مشغول مادر
تو تم کب پاک ہوتے ہو نہا کر

کرے تو غسل گو کتنا ہی حاصل ۔ ذکر ہی غسل مین ہی اونسی شاغل

عجب وسعت ہی ان دونونکی کسمین ۔ کراک پڑہی اوترجاتی ہی اوس مین

تری معبودہ وہ سارے بستے ہے (یعنے جمنا گنگا) ۔ جو تہا نسیر کے نیچے چپت پڑی ہی (مخلوق یعنی ہنود)

وہ برمہا اور کشن وبشن ساری (نام جوری) ۔ خدا ہین تیرے اے لعنت کی مارے (نام شہر)

تری معبود ہین تہہ سر ہزارون ۔ ہزارون مین غلط کہتا ہون لاکہون

خدا لونی بنائے ہے جو الا ۔ اری مشرک ترا منہ ہوئی کالا

تری معبودہ ہین ارواح انسان ۔ کہ واجب ہی وجود اونکا یقین جان

یہہ تیرا بید دیتا ہے گواہے ۔ ہمارا کب عقیدہ ہے یہہ واہے (ہست)

جو انسان مین عزیزی ہی حرارت ۔ وہ یعنی جو بدن کی ہے حرارت

کہ جس سی ہضم ہوجاتا ہے کہانا ۔ بزرگ وبی زوال ان سبکو مانا

گواہ اسکے پہ تیرا ہے بجز بید ۔ ابہی تو بید مین ڈالین گی ہم چہید

ذرا یہہ بات سنکر سر کو دہنا ۔ وہی یہہ بید ہی اے تخص سننا

نو احکام خدا کہتا ہے جسکو ۔ کلام کبریا کہتا ہے جسکو

اری اللہ کا تجہپر غضب آئے ۔ خدا پر افترا تونی کیا ہائے

وہ معبود یگانہ سب سے برتر ۔ حرارت کو بنانا اپنا ہمسر

غلط ہی جہوٹ ہی باطل ہی یہہ بات ۔ کلام حق نہین وہ ہے خرافات

وہ ہی مجموعہ کفر و جہالت ۔ کلام حق نہین اے بے بصیرت

بنایا گاے کو معبود تونے ۔ اور اوسکا موت سمجہا دود تونے

یہہ کیا معبود ہی حیرت ہی ہمکو ۔ نہایت شرک سے غیرت ہی ہمکو

کہ جب تک گای جیتی ہی خدا ہے ۔ جو مر جائے چمارونکی غذا ہے

واجب الوجود [illegible] عقیدہ مین [illegible]

جو مر جائی بنایا اوسکو معبود
رہیگا زندہ اک معبود کامل
ترے معبود لاکہون ہین جہانمین
شریک آتی تو ٹہیرا تا ہی مبشیک
نہین ہرگز شریک اوسکا کوئی ہی
جواب مصرع ثانی ذرا سُن
کہان ہی کوئی واحد اپنا ثانی
سراسر ہے یہہ تیرا قول مہمل
ہوئی ثانی کے ایسی کیا ضرورت
پہاڑے بکتی بکتی عمر گزری
پڑین تیہر تیری ایسی سمجہہ پر
عدد جسپر نہین کچہہ صادق آتا
اگر مقصود تیرا یہہ ہی اسسے
وہ ثانی بہی وہی ہے عین واحد
یہہ ذات بحت سی منکر ہوا تو
کہ جو جو ہین تیری معبود باطل
مگر ہان صادق آتی ہی یہہ صورت
کہ آخر ہے خدا تیرا کنہیا
جو اوسکی گوپیون سی دل لگی ہے
اگر تو ہوئے یہہ کہنے کو عازم

کہان ہی عقل ای کفار مردود
یہہ سب مرجائینگے معبود باطل
کہان تک آئین وہ میری بیانمین
تو پہر کس منہ سی یہہ کہتا ہی مردک
جو ثانی اوسکا پوچہو تو وہ ہے
بعون اللہ تو ہو جائیگا سُن
یہہ باطل ہے ترا قول زبانی
نکہیو پہر تو ایسا قول مہمل
بنائی جس لیے تونی یہہ صورت
مگر گنّا نہ آیا ایک دو ہے
کہا واحد کو ثانی تونی کیون کر
اوسی معدود کیونکر تونے سمجہا
کہ جو جو اوسکا ثانی تو بنا لے
تو بیشک تو ہی اوس واحد جیا حد
اب اس مقصود سے کافر ہوا تو
ہوی گویا سب اوس احد مین شامل
کنہیا پر تری سب بالضرورت
اگرچہ ناچتا ہے ہو کے دُہرا
زنا مین کب شریک اوسکا کوئی ہی
کہ نقص اس حصر کو آتا ہی لازم

جواب اسکا یہی حسن کی تو ہمے
ہزار دس پانچ کا چکہا تو کیا ہے
ہزاروں اہلِ شوہر گوپیان تہین
تو گویا اور زا لنے کالعدم ہین
وہ نی جب منہ مین لیتا تہا کنہیا
کہ سنتی ہی وہ اوسکی لے نوازی
وہ خانمان کی کل لاج تج کر
عجب اندازسی آتین تہین وہ سب
جو ہم کہتی ہین اسمین جہوٹ کیا ہی
کتابون کا یہی ذکر آجائیگا سب
تو ملکر گوپیون مین خود کنہیا
لچکنی مین وہ ہوجاتا تہا دُہرا
جو پوچہی تو کہ کیا ہوتا ہے ثانی
مثال اوسکی یہہ حسن ای دل تپیدہ
جو پوچہی تو کہلی ہند کی چند سے
تو یہہ ہی جسطرح ایک ایک گوپے
لچکنا اور کشیدہ اوسکا ہونا
اسی کہہ سکتے ہین ثانی ہوئی وہ
جتانیکو نزاکت یون جہکے وہ
یہی حالت کنہیا لال کے تہے

کہ اوروں کی مرزی لوٹی ہین تہوڑے
جو سو دو سو تلک پہنچا تو کیا ہے
کہ اس کالی پہ ہر دم تفتہ جان تہین
یہان کی مثل کشنِ محترم ہین
تو تاثیرِ ذکر ہوتی تہی پیدا
ٹپکتی تہی منی سب گوپیون کے
چلی آتین تہین اوسکے پاس سجکر
بجاتین ناچتین گاتین تہین وہ سب
تمہاری سب کتابون مین لکہا ہے
ابہی سی تیغ زن کیا کہہ چکا سب
لچک کر اور تہرک کر ناچتا تہا
تو ثانی ہی مناسب وصف اوسکا
خمیدہ اور دوتا ہوتا ہے ثانی
دوتا مشہور ہی زلفِ خمیدہ
کہ ہورا دہاکی ماتہی کی سی بندے
لچک کر ناچ مین ہوتی تہی دُہرے
وہ جہکنا اور خمیدہ اوسکا ہونا
لچک کر ایک بیک دُہری ہوئی وہ
کہ گویا ایک کی دو بن گئے وہ
کہ رغبت گوپیون کی چال کی تہی

وہ خود جب ناچتی تہے اونکی ہمراہ
کبہی سیدے کبہی دُہری سے تہے ناگاہ

جو سیدہی تہی کنہیا جی وہی تہے
خمیدہ یعنی ثانی ہی وسے تہی

یہان صادق ترا قول ای غنی ہی
جو ثانی اوسکا پوچہو تو وسے ہے

بہلا ایسے مزی لوٹی ہین کسنے
اوڑائی چین جو جو کچہہ کہ اسنے

جو سب بدکار آئین جمع ہوکر
تو ہوسکتی ہین کب وہ اسکے ہمسر

ذرا اُسن اور بہی معنئ ثانے
کہ تہا وہ ثانی عطف اور جانے
[illegible] روگرداننده ۱۲

تکبر اوسکو یعنی اسقدر تہا
کہ حکم حق سی وہ پیچیدہ سر تہا

وہ تہا اوس خالق یکتا کا منکر
خدا خود سنکے ہو بیٹہا تہا فاجر

کری گمراہ تا مخلوق کو وہ
خدا کی راہ سے بہکائی سبکو

کیا رسوا خدا نے یہان بہی اوسکو
کہ زانی بر جکا مشہور ہے وہ

یہی رسم وطریق اوسکی لیی ہے
تو وہان ذوق حریق اوسکی لیی ہی
چشیدن عذاب نار ۱۲

اندرمن

کہان اہل حسد کو فہم وادراک
جو پائین کنہ ذات ایزد پاک

تیغ زن

حسد اللہ پر کسکو ہوا ہے
کہ کیون وہ کبریا ہی کیون خدا ہے

یہہ سچ ہی کنہ ذات پاک یزدان
نہین ہین مدرک ادراک انسان

مگر کسنی کیا ہی اسکا دعوے
کہ مین ہون مدرک ہر کنہ مولے

نہین ہین انبیا مین ایک بہی وہ
نہوئی اعتراف عجز جنکو
اقرار ۱۲

وہ گو کفار پر قہر خدا ہیں
مگر محبوب پیش کبریا ہیں

گلستان مین پڑہا ہوئیگا تو نے (یعنے انبیا ۱۲)
کچھہ ہی گر کیا ہوئیگا یعنے تحصیل علم ۱۲ تو نے

کہ فرمائی ہین احمد ما عرفناک
بہلا پہر اسنے پڑہ کرکس کا اور اک

جو ہوئے مدعی ایسے سخن کا
کہ کنہ ذات حق کو مینے پایا

اگرچہ معرفت مین سب ہین کامل
مگر کب ہوئی وہ عرفان حاصل

جو حق معرفت ہے کبریا کا
وہ علم اوس ذات بیچون و چرا کا

کہان ای بے بصر طوق بشر ہے
فزون گو دمبدم شوق بشر ہے

جب اظہار عبودیت یہان ہے
نہ دعوائی الوہیت یہان ہے

تو ایسی لوگ کب ہوتے ہین حاسد
کہ ہو محسود اونکے ذات واحد (خدا ۱۲)

مگر ہوتے ہین حاسد لوگ ایسے
کہ تہی اوتار ناہنجار جیسے

کہا برہمانی مین آپہی خدا ہون
کہ سب مخلوق کا خالق بنا ہون

بنا ہی بشن آپہے رب عالم
کہ مین ہی پالتا ہون سبکو ہر دم

وہ شب کہتا ہی یون یعنی مہادیو
کہ کل مخلوق کو بیشک وبے ریو

فنا کرتا ہی ہر دم میرے بس مین
ہنو واس سچ پہ سب کہاتی ہین قسمین

بنا ہی آپہی اندر شاہ جنت
بنا ہی وارث باران رحمت

بنا جم راج آپہے مالک نار
بنا خود حشر کا منصف وہ بدکار

جو اپنی ذات سی سچا خدا ہے
جو ذات پاک بیچون و چرا ہے

تمہاری زعم مین ہے وہ معطل
تم ایسا اوسکو کہتے ہو مغفل

کہ بحر شیر مین سوتا ہی دن رات (۵)
خفے ہی اوس سی احوال برآیات

اگر شک ہوئی ان باتو نمین تمکو
ذرا تم وہ کتابین اپنے دیکھو

کہ سوط اللہ سے جنکے نا سیخ آئے | قلوب اہل دین مین راسخ آئے

اسے چوبی کنا گت راے سن تو | مسلا کر کہیر گئے دریا مین اوسکو

بتا تو کہیر کہاتا ہے کہان سے | برنج و شیر کہاتا ہی کہا نسے

جو دینے والا اونکا سو رہا ہے | کہانسی کہیر کے بہچیر عطا ہے

زبان حاسی تمسکو یہہ کہیر | کہی دیتی ہی اے کفار بے پیر

یہہ مین بہیجے ہوئی ہون اوس خدا نے | کہ جسکو خواب و غفلت سی ہی پا کے

ذرا بہی سوچکر تم کہیسے کہا ؤ | تو تمہارا اسی مسلمان ہو کے آ ؤ

خدائی پر حسد کہتے ہین اسکو | برا ہی امر بد کہتے ہین اسکو

یہہ جو کچہہ کرتے ہین اوتار تیرے | وہ ساری دیوتا بدکار تیرے

کہ اونکا امر غالب ہو رہا ہے | خدا مغلوب ہوکر سو رہا ہے

غضب مارے خدا کا تمکو سبکو | کیا معزول و غافل تمنے رب کو

جو ایسا ہی وہ کا ہیکو خدا ہے | خدا وہ ہے کہ جی ہی جانتا ہے

اندر من

کوئی ایسا ہی کب عالم مین مرغوب | جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب

تیغ زن

بہت ہین ایسی اس عالم مین مرغوب | کہ ہین اللہ کی مقبول و محبوب

یہہ جیسے انبیا اور مرسلین ہین | محمد رحمۃ للعالمین ہین

فرشتے ہین پہر اونکی بعد جیسے | ہوئی ہین اولیائی سعد جیسے

وہ سب مقبول بندے ہین خدا کے ۔ نہین ہرگز مماثل کبریا کے
جو اونسی اسطرح شانِ خدا ہے ۔ فقط اونپر یہہ احسانِ خدا ہے
وگرنہ وہ نہتا محتاج اون کا ۔ کہ محبوب اس لیے اونکو بنایا
یہہ اونپر ہے فقط اوسکی عنایت ۔ یہہ اوسکا فضل ہی اور اوسکی رحمت
سراپا توہے کذاب اس بیان مین ۔ نہین محبوب کوئی اس جہان مین
مگر ہان دیوتا اور سارے اوتار ۔ جنہین دعوی رسالت کا ہی ہر بار
رسالت کیا خدا سے بنگئے ہین ۔ وہ ہمارے ایسے واہی بنگئی ہین
خدا اور مرسلین خود بنگئے سارے ۔ زنا کرتے تہی وہ لعنت کی مارے
مقرر وہ تو ایسے سب کی سب ہین ۔ کہ وہ مقہور اور مغضوب رب ہین
کوئی اونمین سے کب ہے ایسا مرغوب ۔ جو وہ اپنا بنائی اوسکو محبوب
یہان تو برمحل ہے شعر تیرا ۔ یہان تو بی خلل ہے شعر تیرا
اگرچہ ہین تیرے اشعار مہمل ۔ ترے کردار اور گفتار مہمل
وہ گو گوزِ شتر ہوتے ہین ذوارد ۔ بتا دیتا ہون مین لیکن موارد
یہہ تیری شاعری مردود گستاخ ۔ جو ہی مانندِ دالِ ماشش نفاخ
کہ تو اپہرا ہوا ہے جسکی باعث ۔ بہت اترا رہا ہی جسکے باعث
براہِ گوز نکلے گی اب ہے تو ۔ نہین کچھ خاک اوڑی تیری ابہی تو

اندرمن

ملایک کو نہوئی دخل جسجا ۔ وہان پہنچی محمد کیونکہ تنہا
کہان امی کہان وہ جان ادراک ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تیغ زن

محمد افضل کون و مکان ہین | محمد افتخار دو جہان ہین
بشر ہین پر کوئی نوع بشر مین | نہین ایسا کہین سمع و بصر مین
محمد فخر آدم شاہ عالم | محمد مصطفے دل خواہ عالم
شہ پیغمبران ذات محمد | شفیع عاصیان ذات محمد
محمد ہین عطار الحمد والے | محمد ہین لواء الحمد والے
محمد صاحب قرآن ہین و اللہ | محمد رونق ایمان ہین و اللہ
یہان بہی ہے عیان شان محمد | مگر دیکہو گے وان شان محمد

ق

عیان ہوئیگا جب روز قیامت | لواء الحمد کا ظل کرامت
دکہائیگا وہ شان و شوکت اپنے | کہ دیکہین گی سب اوسمین راحت اپنے
صفی اللہ سے تا ابن مریم | اوسیکے نیچے ہوئین گے فراہم
بوقت گرمی خورشید محشر | امان ہے سایہ سلطان کوثر
یہہ راحت ہوئیگی سب مومنون کو | تو حسرت ہوئیگی وان کافرون کو
یہہ سوز دل وہان حسرت سے ہردم | نہ ہوئیگا عذاب نار سے کم
جو ہے منطوق زدناہم عذابا | یہان کفار پر وہ صادق آیا
بہت پچہتاؤ گے امی کافرو تم | کہ راہ مصطفے کی ہے کیون گم
چبا ڈالوگی اس افسوس مین ہات | کہ ہم بہی کاش ہوتے آپ کی ساتہ
اسی حسرت مین غم مین وان سقر مین | بہت آئینگی آنسو چشم تر مین
بہائین گے وہان جب خوب رو کر | تو آنسو کافرون کے جمع ہوکر

بہا لیجائین کشتی کو اگر ہو | اگر دار جزا مین کیا اثر ہو (یعنے زلیخا)

خس و خاشاک رنج و غم ذرا بھی | نہ لیجائین گے وہ ہے بے خرابی

بشر کیا جسقدر جن و ملک ہین | یہہ افلاک اور سکانِ فلک ہین

وہ سب حور و قصور و عرش و کرسے | وہ ساری اولین و آخرین بہے

وہ جتنے ناقصین و کاملین ہین | وہ جو جو رطب و یابس ہر کہین ہین

غرض جو جو کہ مخلوقِ خدا ہے | مشرف سب پہ شانِ مصطفےٰ ہے

رسولِ کبریا ہین سب سے بہتر | محمد مصطفےٰ ہین سب سے بھتر

تو کیون حیرت سی یہہ ای قومِ کفار | فلک پر کیونکہ پہنچے شاہِ ابرار

محمد مصطفےٰ ہین جیسے ذی شان | بہت سچا گواہ اوسپر ہے قرآن

اگر انکار ہے قرآن سے تجھکو | بنا کر لفظ ایک ایسا دکھا تو

نہ ہرگز بن سکے توگو بناسے | بگڑ جائے سراسر جو بنائے

دلیل اسکی یہی کافی ہے بے قیل | کہ قرآن ہے کلامِ ربِ تنزیل

جو یہہ سنکر کہو کفار بد ذات | ہمارے بید کی سی ہی عبارات (مقولہ کفار ۱۲)

جہان مین ہے جو کہہ سکتا ہی کوئی | کہ ایسے شی یہہ بید اپنا ہے کوئے

تو ہم کہتے ہین ہندی خوان یہہ اطفال | ہمیشہ بید کے سے لفظ و اقوال

دکہا دیتے ہین لکہہ لکہکر زمین پر | کہ ہندی سیکہتے ہین پر زمین پر

خدا جب رفعتِ احمد دکہائے | وہ شان و شوکتِ احمد دکہائے

فلک کی پشت خم ہی اونکے آگے | دنی ہر محترم ہے اونکے آگے

فلک کیا عرشِ اعظم سے بھی بالا | اگر چاہے بلائے حق تعالے

بلایا بندۂ مقبول کو وان | نہین جا سکتے گو وان حور و غلمان

وہ محبوب خدا پہنچے جہانتک
ذرا مشکل نہین امر خدا سے
یقینی ہے بلانا مصطفے کا
رہ تسکین ہے یہہ جان یقین کو
دکہایا اونکو حق نے جو دکہایا
غلط ہے تیری بک بک اے بداقوال
تری اس شعر کا مضمون غلط ہے
ملایک کو نہوئی دخل جس جا
نہین بیشک فرشتونکو وہان دخل
اگر تو معترض ہو اسطرح آج
اہی جوگ بششٹ سے نے ذرا دیکہہ
مواصل تہی بششٹ اور کاگ جسدم
حقیقت کہل گئی بیدانت کی آج
گیا پہر آسمان کو وہ برہمن
مہابہارت مین یہہ لکہا ہوا ہے
گیا تہا پہر بہشتون مین بہی ارجن
کوئی ایسا ہی کامل تہا برہمن
یہہ سرعت اور تمکین تہی زور روتوانکے
ہوئی تہی اوسکو حاصل یہہ ہی قدرت
اوسی مین یہہ بہی لکہا ہے کہ سکہدیو

ملایک جا نہین سکتے وہانتک
ہوا جو کچھہ محمد مصطفے سے
یقینی ہے وہ جانا مصطفے کا
ہوئی معراج ختم المرسلین کو
سنایا اونکو حق نے جو سنایا
کہ تو جہوٹا ہی بیشک اے بداقوال
یہہ تیرا شعر باطل ہر نمط ہے
وہان پہنچے محمد کیونکہ تنہا
محمد مصطفے کو ہے جہان دخل
محال عقل ہے اسرار معراج
کہ کیا کیا اوسمین ہے لکہا ہوا دیکہہ
تکلم یون ہوا دونون مین باہم
تو بس ہوتا ہو نہین رخصت مہاراج
اوڑا تب کاگ بہی ساتہہ ایک جوبن
کہ ارجن آسمان پر خود گیا ہے
لیے انتقال اور آلات آہن
کہ ہاں نام رکہتا تہا وہ رہزن
کہ دم مین سیر کے ساری جہانکے
کہ تہی خورشید مین اوسکی سکونت
گیا تہا آسمان کو بے تنک ورلو

روان ہے جو ہوا مین چشمۂ گنگ
عبور اوس سی کیا اوسنے باہنگ

پہر اوس جان آفرین کی پاس پہنچا
وہان تک اوڑکے وہ خناس پہنچا

کتابون مین تمہاری ہی کہ کوئے
برہمن تہا مگر تہا ایسا وہ سے بہے

کہ جب جی چاہتا تہا اوس لعین کا
تو جانا سہل تہا چرخ برین کا

تری دہرم پرب مین ہی روایت
کہ گوتم کو بہی اندر ایک نوبت

فلک پر لیگیا دم مین مع فیل
نظر کر نقلِ فیل اور اوسکی تعجیل

ملکیون لیجای گوتم کو وہان وہ
کہ ہی جو روکا اوسکی کامران وہ

وہ اوسکی فرج کی آتش سی جلکر
وہین پہنچا دہوان بنکر فلک پر

وہ نارِ فرج تہی کیا کچہہ وہان تیز
بنا اندر بہی جس سے وہ دہوان تیز

کہ پہنچا فیل کو یون لیکے خناس
اوڑاتا ہی دہوان جون برجِ قرطاس

سوال اسدم یہہ بجتی ای لعین ہے
محالِ عقل ہے یہہ یا نہین ہے

نہین جو یہہ محال اے عقلِ لالہ
تو کیون معراجکا ہے استحالہ

اگر ہے تو بیان کر اے خطا کار
کہ کیونکر وہان ایسے زنا کار

کہا تو نے بطرزِ طعن والزام
کہ امی تہی وہ شاہِ دین داسلام

وہ امی تہی مگر تہے ایسے دانا
کہ تہے تلمیذِ قیوم و توانا

کسی کافر کو کچہہ جو اسمین شک ہی
تو اوسکی سر پہ تیغِ علمک ہے

عظیم اونپر ہے اوس اللہ کا فضل
تو کیا کچہہ ہے رسول اللہ کا فضل

کہ ہین وہ افضلِ مخلوقِ دارین
عظیم واکملِ مخلوقِ دارین

وہ امی تہی مگر تہے ایسے امی
کہ تہی وہ موردِ علم لدنی

اگرچہ آپ کا امی لقب ہے
مگر اونپر عجب انعامِ رب ہے

که علام الغیوب اونکا ہے ملہم — وہ خود الله ہے اونکا معلم

جو علم اولین و آخرین ہے — وہ جزو علم ختم المرسلین ہے

لقب ہے اسلیے امی سبنے کا — که تہا یہہ حوصلہ کس آدمی کا

که ہوتا اونکا اوستاد اس جہانمین — عیان ہے جنکا استاد اس جہانمین

اسی قابل سراسر وہ ذکے تہے — که تعلیم اونکو ہوے کبریا سے

ذرا حالات امی پر نظر کر — ذرا تعلیم ربی پر نظر کر

که اوس موصوف کی کیا کیا صفت ہے — وہ امی علم مین کیا باصفت ہے

وہ امی ہین وہ عالی شان و الله — که اعجاز اونکا ہی قرآن و الله

وہ امی ایسے بہیجے اوس خدانے — که صدہا سال پہلے کبریا نے

زبان اشعیا پر یہہ خبر دے — که پیدا ہوویگا مقبول اسکے

وہ امی کون ہے مرسل ہے میرا — وہ امی بندہ اکمل ہے میرا

یہہ قرآن اور تفسیرین ہزارون — اور اونپر اور تحریرین ہزارون

حدیث و فقہ کے دفتر کے دفتر — یہہ لاکہون دین پیغمبر کے دفتر

نظر کر دیکہہ اے احمق ذرا تو — بہلا امی تو اونکو کہہ چکا تو

اوسی امی کی شرح علم سب ہین — صفات اونکی کہین محصور کب ہین

وہ علم اونکا ظہور رحمت حق — بشکل رحمت با وسعت حق

ہوا بے انتہا اور بے تنا ہے (غیر متناہی) — وہ علم اونکا ہے انعام الٰہی

که لاکہون عالم و علامۂ دین — علیم و کامل و فہامۂ دین

رہے ہے شراح علم مصطفے کے — بنے مفتاح علم مصطفے کے

مگر کب منتہی ہوتا ہے وہ علم — خبر کیا تجکو جاہل کیا ہے وہ علم

رسول

رسول الله هین اظهر من الشمس
مگر خفاش تجهکو کیا خبر ہے
ترا مسکن بنا ہے ظلمت بید
جو تو یهه سنکے ای بیدین فاجر
بلاد هند مین موجود هین آج
جو هین اوس علم و حکمت کے طفیلے
که ادنے تابدان اونکے مکان پر
که کافر وان تنک جای تو جل جاے
وه ایک ایک اونمین ایسا هی مهارا
رهین سب مثل برگ بید لرزان
عیان هو جای اونسی بید کا حال
وه جو هی ننگ نوشون کی سی بکواس
کلام حق بتاتا ہے تو اوسکو
اگر تو پوچهتا ہے کیسے هین وه
که سوط الله کے هین جو مولف
اگر دعوی ہے باقی تجهکو ای خام
پهر اوسمین بحث کر هر مسئلے کے
جب اوسکے لقب کی اسنے سے
ترا منه اور سطر زطعن یهه قول
جو جاوین عرش تک بهی ایسی امی

رسول الله هین امین من الاس
که تیرا علم بید بے ثمر ہے
تری صبح لقا بے شامت بید
ابهی اوس علم و حکمت کا ہی منکر
گدای بارگاه شاه معراج
رسول حق کی سنت کے طفیلے
عیان ہی صورت خورشید محشر
جو اوسکو دیکهه پائے تو ڈهل جاے
که یهه جو آپکے کل بید هین آج
وه ریح دین سے جب هوئین سخن ران
که ہی مجموعۂ صد جهل و اضلال
اری کافر ترا هو ستیا ناس
مقابل دین کے لاتا ہے تو اوسکو
تو مولانا محمد جیسے هین وه
وه هین بے مثل اس فن مین مصنف
تو ٹهیرا تو کهین ایک مجمع عام
که کهل جای حقیقت جسمین تیرے
تو بهاگے اور تنگ آجای جی سے
که امی هین رسول الله ذی الطول
عجب کیا ہی که هین وه کیسے امی

مگر ہان صادق آئے تیری اقوال | اون اوتارون پہ تیری ای بدافعال
ابہی مذکور جنکا تہاکہ تحریر | بزعم ہندوان پہنچے فلک پر
ذرا تفصیل اونکی ہمسے سنکر | پڑہاکر فارسی مصرع مکرر
سبق بہولا ہوا جلدی سی کر یاد | مکرر جو بیان ہوتا ہے ارشاد

بیانِ ارشادِ فیض بنیاد

بشسٹِ بیجلہان جائی اور کاک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان ارجن خبیث اور سیر افلاک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان خورشید اور راہل ہوسناک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
فلک پر جاسکے سکہدیو (نام برہمن ۱۲) بے باک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ اندر بدکار زانے | کہ جسکی یار تہی گوتم کے رانے
فلک پر جای یون وہ شوخ چالاک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث بے شرم | کہ تہی جسنی زن کے یار سی شرم
چلے ہمراہ یار زن بافلاک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہان وہ گوتم دیوث کا فیل | کہ اندر سے لے اوڑا جسکو بتعجیل
کہان ناپاک فیل اور طارم پاک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک
سنا کیا صادق آیا ای ہوسناک | چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اندرمن

سراپا مبتلا سے لوث عصیان | وہ پاسکتا ہی قرب ذات سبحان

تیغ زن

کہین جیسی ترے اوتار بدکار — کہان پاسکتی ہین وہ قرب غفار

جو ہین آلودۂ صد لوثِ عصیان — غذائی دل ہے اونکی رَوثِ عصیان

خفا اسپر نہون کفار بیدین — کہ ہین انکی مُطہّر بول و سرگین

(مطہر: پاک کنندہ ۱۲)

اندر من

زنِ فرزند سی جو دل لگائے — اوسی ہم بستری مین اپنے لائے

جو ہو منحولۂ فرزندِ دلبند — کری افسوس اوس سی عقد و پیوند

تیغ زن

اری کاذب عدوئی ہر صداقت — خدا کی آتی ہی جہوٹون پہ لعنت

جنابِ مصطفےٰ مین تو ہے طاعن — علیک اللعنۃ من کل لاعن

کتابون سی ہماری یہہ بیان کر — کہ بالغ آپکے فرزند تہے نر

جو تہی تو وہ بحالِ صغر سارے — کنارِ دایۂ جنت مین پہنچے

ذرا انصاف کر اے شخص اجہل — کہ ہم تیری کتابون سے مدلّل

ہمیشہ لاتے ہین ہر دعوی اپنا — تو لایون تو بہی ہمپر دعوی اپنا

دگرنہ ہم نہ سنینگے تری بات — کہ کیا بکتا ہی تو بیہودہ بدذات

یہہ قرآن کہولتا ہی کان کُل کے — محمد صلعم باپ ہین یہان کس رجل کے

بہلا پہر تو یہہ بکتا ہی کہان سے — یہہ بدظنی رسولِ انس و جان سی

تہین زینب زنِ فرزندِ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم — نہتی کچہہ زید اونکی ذی قرابت

وہ گو لِلّٰہ دلبندِ نبیؐ تھے
قرابت مین وہ بالکل اجنبی تھے

اگر مطلوب ہی تفصیلِ قصّہ
توسوط العد سے لے توبھی حصّہ

مگر ہان دل لگانا ہے تو یہہ سے
اگر لذت اوٹھانا ہے تو یہہ ہے

کہ جو اسکند پوران مین ہی مرقوم
وہ ہے سب ہندؤن کو خوب معلوم

اگر یہہ اب چھپاتے ہین تو کیا ہے
و لیکن معتبر لکھا ہوا ہے

کہ اول فرجسی ہر باکرہ کے
تسلے ہوتی ہے ہر دیوتا کے

تعجب ہی کہ وہ اونکے خدا ہین
رسول انکے ہین وہ اور مقتدا ہین

خدا انکے یہہ کیسی بھیا ہین
کہ سب داما د انکے جا بجا ہین

ق

لگانا دل کا سیکھے کوئی یان سے
کہ جیسا دختران ہند وان سے

لگایا دیوتاؤن نے دل اپنا
کیا آسان کارِ مشکل اپنا

نہو جبتک کہ یون دختر مشرف
نہوے بسترِ شوہر مشرف

پہر اوس دختر کو آجاتا ہی جب حیض
تو آتش دیوتا کو اوس سی ہی فیض

وہ حوضِ عیش مین یون غوطہ زن ہے
کہ اوسکی حیض والی سے لگن ہے

وہان بجھتی ہے نارِ شہوت اوسکی
عجب سے ہے دل لگی پر لذت اوسکی

پہر اوسکی فرج پر آتی ہین جب بال
تو چندرمان کا وان ہوتا ہی انزال

اوڑاتے ہین مزے مہتاب صاحب
کہ وہ بیگم ہین یہہ نواب صاحب

جب اونکی چھاتیان ہوتی ہین نوخیز
تو گندہرپون کی شہوت ہوتی ہی تیز

پہر اونکے عیش کا ہی وہ زمانہ
سنو یہہ دل لگانے کا فسانہ

لگانا دل کا کوئے ان سے سیکھے
زنا سیکھی تو زانی اونسے سیکھے

کہ سیکھے دل لگی کب ہی کسی سے
کہ جو برہما کو تھی سارستی سے

روایت متسیہ پوران کے ہے
یہہ اوس پوران مین لکہا ہوا ہے
وہ تہی سارستی کو اوسکی دختر
وہ بنکر اوسکی زوجہ تا بصد سال
یہہ سچ ہے کہ سطح تخت جگر کو
لگایا تخت تن کو تخت دل سے
کہ برمہا کچہہ نہ ایسا سنگ دل تہا
ہوا ہوئیگا گو شیشہ شکن آپ
ترحم سے لیا ہوئیگا ہر کام
پہر اوسکو تیسرے بیٹے کی زوجہ
کبہی زوجہ بنی اپنے پدر کے
مہابہارت مین ہے یہہ ذکر برمہا
ہوا پیدا جو برمہا سے مہادیو
ہوا یہہ اول افعال برمہا
کیا پہر کام دیو اوسنے یہہ موجود
کیا پہر یعنی اس شہوت کو پیدا
کہڑے ہوکر اوسکی منہ پہ شہوت
مجہے بڑدیجی یعنی دیجیے بخشش
کہ یعنی جسکے دلمین جا گہسون مین
یہہ رخصت ملگئی اوسکو وہان سے

وہ راحت ہندوونکی جان کی ہے
کہ برمہا شوہر دختر بنا ہے
مگر وہ بن گیا تہا اوسکا شوہر
رہی خود ملکی اوتارون مین خوشحال
وہ دیتا کسی پر روز نر کو
لگایا متصل کو متصل سے
کہ شیشے کو سپر و سنگ کرتا
مگر آخر تو اوس نازک کا تہا باپ
یہہ لیتی ہین دختر سے پدر کام
بنایا اوس پدر نے ہاے قحبہ
کبہی جورو ہوی اوسکے پسر کے
کہ وہ اوستاد ہی ہر دیوتا کا
جہانمین کب ہی ایسا دوسرا دیو
کیا سارستی کو اوسنے پیدا
کہ جس سی عصمت عالم ہے نابود
جماع فرج کے رغبت کو پیدا
یہی کہتی تہی برمہا سے کہ حضرت
کہ ہونمین برق خرمن ہای دانش
تو اوسکے عقل و دین کو گم کرونمین
تو پہر شہوت فی قلب شادمانے

کیا اپنا دل برہما مین انزال | ہوا اوس دیوتا کا پہر تو یہہ حال

وہین رخصت ہوئی اوسکی وہ سب عقل | نواحِ وملکِ فرجستان کو کی نقل

ہوئی یہہ شدتِ شہوت پہر اوسپر | کہ کر بیٹہا وہ قصدِ فرجِ دختر

حیا سے پہر گئی وہ اکطرف کو | تو دیکہا چاہیے اوسکی شغف کو

جدہر کو وہ حیا سے پہر گئے تہی | اودہر کو اسکی اک صورت نئی تہی

نکل کر اور شکل اوس بیحیا کے | اودہر کرنے لگی نظارہ بازے

وہ پیچہے کو ہٹی جب پر ضرورت | اودہر پیدا ہوئی اک اور صورت

کہ اوسکو دیکہتی تہی وہ اودہرسے | نگاہِ شوق وشہوت کی نظر سے

غرض جون جون پہری وہ دامین بائین | ٹلین اوسسے نہ شکلون کی بلائین

چترمکہہ بہی اوسی دلسی بنا وہ | کہ جب سی چار منہہ والا ہوا وہ

عجب ہی اہلِ شہوت کی کرامت | لگا دختر سے دل تو ہی یہہ حالت

جدہر کو پہرتے ہے وہ ماہ طلعت | نہین منہ پہیر سکتے کچہہ ضرورت

اودہر منہہ اور ہو جاتا ہے پیدا | یہہ ہی زورِ کرامتہاے شیدا

تو گویا سچ رہی جو مشہور ہی بات | کہ کیون ہو عشقبازون مین کرامات

غرض سارستی نے جبکہ دیکہا | چہوڑیگا مجہی ہرگز یہہ شیدا

تو وہان سی بہاگ کر نکلی حیادار | چلا پہر اوسکی پیچہے پیچہے بدکار

کبہی غائب زمین مین ہو گئی وہ | کرامت سی وہین چلتی رہے وہ

کبہی ظاہر زمین پر ہوکے بہاگی | مگر بہاگا کیا ساتہہ اوسکے وہ بہی

عجب مردانہ ہمت تہا وہ برہما | کہ دختر کا کہین پیچہا نہ چہوڑا

وہ اوسکی پیچہی پیچہی یون نہ کیون آئے | کہ شاید مدعا آگے سے مل جائے

غرض سارستی برہما سی بچکر — ہی ندی کی صورت اس زمین پر
جو تہانیسر کے نیچی اب وان ہی — کہین ظاہر کہین پنہان وان ہی
لگانا دل کا اندر مین یہان سیکہہ — یہہ سنت دیوتاؤن کی ہی ہان سیکہہ
خلاف دیوتا جو ہوئی ہندو — تو گمراہی ہی یہہ واقف ہی خود تو
ہوا کیون تو رہ برہما سی گمراہ — دکہایا ایسا کرشمہ تو یہہ ناگاہ
لگایا دل عجب شوق زنا سے — کرشن بچیا نے گو بچا سے
کہ تہرا مین پہاڑا اوسکو اوسنی — بگاڑا پر بگاڑا اوسکو اوسنے
جہان تہا کنس کا دار حکومت — جہان تہا اوسکا دربار حکومت
وہین کی گو بچا سے کامرانے — ہوئی اوسکی زنا سی کامرانے
جو کوئی گاے متہرا مین پہاڑے — غضب مین آمین سب متہرا کی چوبے
بچہڑواتی ہین پر وہان دخترون کو — ذرا غیرت نہین ان کافرون کو
پراشر نے لگایا جس طرح دل — کوئی سیکہی لگانا اسطرح دل
بلاحت دختر ملاح کے دیکہہ — ہوا شوریدہ سر وہ جوشی دیکہہ
لگا پہر زور سحر اپنا دکہانے — بنایا دہندکو رات اوس بچیا نے
ہوا یون خیمہ زن اپنے زنا کا — اندہیرے مین کیا منہ اپنا کالا
وہ فرج دختر ملاح گویا — ہی دریای قہر اوسکو ڈبویا
زن مرشد سی اندر کا لگا دل — مزی اوس سی اوڑا کر خوش کیا دل
ہزارون ایسی ایسی ہین حکایات — کہان تک تیغ زن لکہے روایات
جو لکہی جائین وہ انکی کتب سے — کوئی کب بچ سکی حال جنب سی
بشکل رویت شیطان سیر ہے — ظہور احتلام اوسکا اثر ہے

یہہ ہی اسکندپوران مین روایت — زنِ مرشد سے چلیے جو کہ لذت

کرے یا اپنی مان سے بہی زنا وہ — جو دیکہا لنگ تو بخشا گیا وہ

اوسیمین اور بہی ہے یہہ روایت — کہ رکہے جو کوئی دختر سے صحبت

زنِ فرزند سے جو دل لگائے — اوسی ہم بستریمین اپنی لائے

جو وہ گنگا کے نام اِک سال جپ لے — تپسّا مین اوسیکے خوب تپ لی

خطائین سب وہ بخشی جائین اوسکی — اگرچہ بیٹیان تہین یارین اوسکی

روایت اس سی بڑہکر اور بہی ہے — اوسی اسکندپوران مین لکہی ہے

کہ جس سے قتل ہو جائے برہمن — زنا مین یا کہ آئے اوسکی بہگتن

زنِ مرشد کو مارے تیرِ شہوت — بنائی بکر کو نخچیرِ شہوت

گناہ اوسکی کبیرے اور ہوئین — بہت اسکیے و تیرے اور ہوئین

جو وہ یکبار ترلوچن کو پوجے — گناہ اِک لحنت ہوئین دور اوسکے

بیانِ حالِ اوسکا ہو چکا ہے — کہ یہہ لنگ اِک بنارس مین کہڑا ہے

یہہ اوتارون نے انکی جمع ہو کر — کیا جو ایسا ایسا کچہہ مقرر

سبب اسکا یہی ہوتا ہے مفہوم — کہ تہے ونرات مشغول اسمین یہہ قوم

ضرورت سبکو ان اشغال کی تہی — ہمیشہ اسطرح کی دل لگی تہی

کہ جس مین لنگ بازی رات دن تہے — وہ لذت کی درازی رات دن تہی

تو کفّارہ بہی اوسکا لنگ ٹہیرا — دوا و درد ہین ہم جنس گویا

ابہی تو خوب رویگا تو اندر — رسولؐ اللہ کا گستاخ ہو کر

کہ ہم تجکو چہوڑین گے وہان تک — چتا تجکو جلا دینگے جہان تک

عبث تو نے مسلمانون کو چہیڑا — پڑا یہہ جان پر تیری بکہیڑا

اندر من

لگائے اپنا دل جفتِ پسر سے	نہایت دور ہے خیر البشرؐ سے
جو ہو انوس فعلِ ناروا کا	وہ کب ہو ویگا پیغمبرؐ خدا کا
جو ایسا شخص ہو حاشا و کلا	کرے قربِ خدا سی گرم وہ جا

تیغ زن

نہیق ایسے دہن ہمشکل خر سے	نہایت دور ہے خیر البشر سے
کہان عرشِ برین کی رہنی والے	کہان آواز اپنی خر نکالے
جہان ہے رفعتِ شانِ پیمبرؐ	تری آواز کب جاتی ہی ای خر
وہ کب مظنون فعلِ ناروا ہین	وہ پیغمبرؐ ہین مقبولِ خدا ہین
محمدؐ ایسے کب ہین حاشَ للّٰہ	کہ دم بھر ہوئین وہ راغب عن اللہ
جو ایسا شخص ہو والعد باللہ	کہ جان و مال سے جاہد ہوئے اللہ
تو وہ ہر دم ہے قربِ کبریا مین	وہی اکرم ہے قربِ کبریا مین
مگر ہان وہ ترے اوتار مذموم	رہے قربِ خدا سی یون ہی محروم
کہ اب یہہ جسطرح تیرا بیان ہے	یہہ وصف اونکا ہے اور تیری زبان سے

اندر من

اوسی پانی کہان قدرت علے کو	اوسی ڈھونڈے کہان طاقت ولی کو

تیغ زن

مقر اسکی علی اور سب ولی ہین — کہ وہ بیچون ہی اور ہم آدمی ہین
بہلا اتنی کہان طاقت ہمارے — کہ پائین کنہ ذات پاک بارے
مگر طالب ہین ہم اوسکی رضا کی — جو بندی ہین تو ہین ایک اوس خدا کے
نہین دعوی خدائے کا کسیکو — سعادت جانتی ہین بندگی کو
سبہی یہان عجز کے خود معترف ہین — مگر اوتار حق سی مختلف ہین
کوئی کہتا ہی مین ہون خالق خلق — کوئی یون بہارتا ہی بدزبان حلق
کہ مین مالک ہون مرگ انس و جنکا — کوئی بکتا ہی یون اوتار ان کا
کہ مین ہون مالک رضوان و جنت — مری قدرت مین ہی باران رحمت
کہین بکتا ہی یون ناپاک جمراج — کہ مین دوزخ مین ہون وہ صاحب تاج
عذاب نار کا مالک ہون مین بس — مری قدرت مین ہی تعذیب ہر کس
یہہ بنکر ساری آپہی رب اکمل — خدا کو کر چلے بالکل معطل
سلایا کہیر کے دریا مین اوسکو — نہ کہا حاکم اس پر جامین اوسکو
ہوی ان ہندوون کی عقل نابود — روا رکہتی ہین یہہ تعطیل معبود
معاذ اللہ توبہ یا الہی — کہیا کفار نی تہمت لگائے
اب اونپر صادق آیا ان تیرا قول — ابی شیطان تجہپر تیغ لاحول
اوسی پائین کہان قدرت ہی انکی — اوسی ڈہونڈین کہان طاقت ہی انکے
کہ گو انکو ہے دعوی خدائے — یہہ جہوٹے اور خدائی انکی جہوٹی

اندرمن

سبب اس نظم کا ہوتا ہی تحریر — مخالف تا کہ ہو پامال تشویر

کوئی مفسد کہین پیدا ہوا ہے — فساد اوسنی بنا برپا کیا ہے
زبان سی راویون کی ہی ہویدا — بریلی مین ہوا ابلیس پیدا
زبانی بعض کے ہینی سنا ہی — کہ وہ بیشک بدالونکا للا ہے
کسینے اسطرح تقریر کے ہے — کہ وہ گلخن فروز دہلوی ہے
بیان کرتے ہین اکثر اسطرح پر — کہ بیر تہہ کی پڑایہ کا ہے وہ خر

تیغ زن

ذرا یہہ یاد رکہیو تو ہی ای خر — کہ نکلی یہہ تری آواز کیون کر
مسلمان کو ہی یون اپنا سا کہنا — یہہ گستاخی ہوئی ہشیار رہنا
جو سلطان سی چمار آکر کہے بات — کہ ہی میری تمہاری ایک سی ذات
تو گستاخی ہی مردک یا نہین ہی — کہ تو ہہ داستان اوسکا نہ ستن ہے
بس اب تجکو ہی ہم ہر کچہہ کہینگے — جو جی مین آئیگی کہتی رہین گے
جو تجکو خوک کا عابد کہین ہم — تو وصف خوبروئی سی نہو کم
کہ ہی معبود تیرا شکل خو کے — بنا جب مظہر اوسکا شکل خوکے
کتابو نمین تمہاری ہی یہہ توضیح — کہ سوط الله مین ہی جسکی تشریح
کہ پیش آئی تہی ایسی اک ضرورت — خدا اُنکا بنا سوور کے صورت
جب اوس معبود کا عابد بنا تو — تو بس ہمرنگ اوسکا ہوگیا تو
تصور مین ہو جسکی شکل خو کے — تو بس خوکی صفت ہی اوسکی خوکی
اگر اسباتسی منہ ڈہانک کر تو — عدالت مین بہائی اپنی آنسو
تو فرمائیگا حاکم کیا ہوا کیا — کہیگا تو مسلمانون نے مارا

کہین گے تب مسلمان بہی زبانے | کہا روح القدس کو اسنی زانے

لگاکر تہمتین مریمؑ کو اسنے | بنایا دشمن (جبرئیلؑ) اپنا ہمکو اسنے

اگر ہوئینگی طالب معدلت کیش | کتابین تیری سب ہان ہوئینگی پیش

کہ کیا کچہ یا وہ گوئی تونے کی (حکام) ہے | یہہ گویا جو عیسیٰؑ تونے کی ہے

لگائی مادرِ عیسیٰؑ کو تہمت | تو لازم آئی اونکی بہی شناعت

ہوئی ہین تجسے جو جو کچہ خرافات | مفصل آئینگے اونکے جوابات

اگر حکام تک لیجائے فریاد | ذرا وہان اپنی گستاخی بہی کر یاد

مگر حاکم کرینگے آخر انصاف | وہین ہوجائے گا خود ظاہر انصاف

مسلمان دادگستر ہین ہمیشہ | یہہ ہندو ہی ستمگر ہین ہمیشہ

اندرمن

سے لکہی ہے مثنوی ایک اوسنی گمنام | دیا ہی ہندون کو اوسمین الزام

سراسر لوچ اور بیجا لکہا ہے | کہ اوسکا خبط بالکل مدعا ہے

نہ لکہا نام اپنا خوفِ جان سے | کہ ڈر رکہتا ہے ازبس ہندوا سنے

ہے اندرمن مراتو نام مشہور | کہ پہنچا ہے مرا چرچا بہت دور

تیغ زن

نہین گمنام وہ بکتا ہے کیا تو | وہ نامی ہی اصولِ دینِ ہندو

مگر ہان تو بہی سچ کہتا ہی ای خام | کہ ہی وہ مثنوی اسطور گمنام

کہ ہے اوسمین اصولِ دینِ ہندو | سدا ہی اصل ہے آئینِ ہندو

ہوا گمنام دین کا جسمین مذکور — تو یون گمنام ٹہیرا خود وہ مسطور
جو گمنامی سی یہہ مقصود ہی یان — کہ نام اپنا نہ لکھا اے مسلمان
مسلمانون کو اخلاص عمل مین — نہین رہتے یہہ گمنامی خلل مین
ریا و سمعہ کے تدبیر ہے یہہ — نکچھہ تحریر مین تقصیر ہے یہہ
یہہ بس ہندو ہی ہوتی ہین ریاکار — کہ اخفائی عمل ہے انکو دشوار
جو درشن لنگ کی کرتی ہین باہر — زن و دختر سے کہہ دیتے ہین آکر
کہ ہمنے آج یہہ درشن کیے ہی — بہت پاک اپنی جان و تن کیے ہی
چھپاتی ہین کب اونسی ایک ہی فعل — یہہ کرواتے ہین اونسی بہی وہی فعل
اصول کفر ہے امر شناعت — نلکہا نام یون اورکی براوت
وہ لکہی ہے جو تو نے بیت ثانی — اب اوسکے راست آئے یہان معانی
اگرچہ صورت بیت الخلا ہے — مگر ہمکو ضرورت مین روا ہے
تو اوسکا ذکر ہم یون لائے اسجاے — کہ چون کرم نجاست تو بہی پس جاے
کہ ہی وہ نعت اصل دین ہندو — وہ سب ہے خوبی آئین ہندو
نہ لکہنا نام لیکن خوف جان سی — یہہ اک تہمت ہی قوم بدزبانسے
بہلا جنکے مقابل گہونس غرائے — تو مارے خوف کی دہوتی ہی کہلجائے
لگائے چوہی پہ بلے اگر داو — تو ڈر کر بہول جائین ہوش کی بہاو
کہ بلی گہورتے ہی ہای ری ہای — مجہی چوہا سمجہہ کر یہہ نکہا جائے

حکایت مفرح نفوس و مضحک عبوس

کہین اس قوم کے لشکر کی لشکر — ڈرے نکلی تہے اپنی گھر سے باہر

ابھی پہنچی نہ تھے وہ زیرِ دیوار | کہ رہزن مل گئی وہان اونکو دو چار
ذرا سنتی ہی بھبکے رہزنون کے | بندھی یک بخت گھگھی لشکرونکے
یہہ سچ ہے اوسطرف تھی جمع چارون | ادھر تنہا تھی یہہ بیکس ہزارون
تو جانکا خوف ہونا ہندون سے | یہہ اک تہمت ہی ہمپر کافرون سے
تیری شہرت اگر شیطان سی بڑہجائے | تو قدر و منزلت تو پہہ ہی کب پائے
ہوئی شیطان کی جون جون شہرت افزون | ہوئی بدنامی افزون ذلت افزون

اندر من

غرض وہ مثنوی ہی پوچ و ابتر | گران گزری دماغِ شاعران پر

تیغ زن

ہمیشہ اسکی باعث منہ بنانا | مگر ہر بار لفظِ پوچ لانا
فصاحت مین بہت کچھ کرتے ہو واہ | کہ بچکاتے ہو اپنی منہ کو ناگاہ
گران گزری نہ کیونکر تجہپہ جاہل | کہ ہی اظہارِ حق مین تیغ باطل

اندر من

کہ ہر بیت اوسکی اک بیت الخلا ہے | تعفن جس مین سرتاپا بھرا ہے
عجب ہین شعر تیری اسے دمِ خر | کہ ہین موئی زہارِ خرس یکسر

تیغ زن

مراد آباد کا مہتر ہے کیا تو | تعفن کو جو کہتا ہی بھرا تو

کہ بہرتا ہی تو ہر دم سبیل لکہہ کے — نکلتا ہی وہی یہہ ہیکے منہ سہی
ہوا تیری زباندانی سی معلوم — کہ تو وہان کا کوئی مہتر ہی اے شوم
زمین شعر تیری سب یہہ خناس — ہی گویا تری گرنیکو سنڈاس
بہت گرتا ہی تو ہر جا ہی اوس مین — کہین ایسا نہو مرجا ہی اوس مین
بہت الفاظ بن جاتے ہین پتھر — کہ تو کہاتا ہے ہر دم اونہی ٹہوکر
اب آگی دیکہہ تو ہوتا ہی کیا ذکر — تری اس شاعری و شعر کا ذکر
عیان ہی لفظ لفظ شعر سی یہہ — کہ کالی بال مین مونڈی ہوی یہہ

اندر من

تری ہر بیت اک بیت الحزن ہی — کہ جسکو دیکہکر رنج و محن ہے

تیغ زن

جو بیت اہل دین ہی یا سخن ہی — تو وہ کفار کو بیت الحزن ہے
نہوی کیونکی انکو رنج و محنت — کہ ہی ہر بیت اپنی بیت حدت

اندر من

یہہ ناموزون تری مصرعے ہین کمبخت — کہ موزون طبع پر ہین وہ گران سخت

تیغ زن

یہہ ناموزون اہی مصرع ترا ہے — کہ عین مصرع اوس ہی گر رہا ہے
گرا یا عین کیون آنکہون کی اندہی — یہی نسبت ہی تجکو شاعری سے
بہلا موزون طبیعت کیونکی ہو جاے — مبدل ایسی عادت کیونکے ہو جاے

جو ہر دم دال آٹا تولتا ہے ۔۔۔ ہمیشہ تہا وُہ جہوٹا بولتا ہے
کسی بیٹے کا دل مین بہید رکہے ۔۔۔ ترازو مین دغا کی پہید رکہے
وہ وزنِ شعر کیون رکہے برابر ۔۔۔ خلافِ رسم کیون تولے برابر
جو یہہ ہو تو نکل جائے دِوالا ۔۔۔ کہان دکہلائین مُنہ لالی کو لالا

اندرمن

جواب اسکا نکچہہ لازم تہا مجہپر ۔۔۔ کہ ہے دندان سگ اور گوشتِ خر

تیغ زن

تو پہر کیون مثلِ سگ کرتا ہی عوعو ۔۔۔ کہ ہی مُردارِ مضمون کی تک و دو

اندرمن

ہوا تہا اسطرح دل اپنا رہبر ۔۔۔ کہ تو اس گفتگو سے در گزر کر
ہے گرچہ مقتضائے تیز ہوشی ۔۔۔ کرے اس گفتگو سے تو خموشے
مگر ہے صبر اتنا بہی نہ اچہا ۔۔۔ بڑہے جو حوصلہ اہلِ حسد کا
تو ہو سر بر زمین وہ سر اوٹہائین ۔۔۔ تو ہووے چشم نم وہ مسکرائین
ہنسین اہلِ حسد جو اہلِ حق پر ۔۔۔ یہہ ہے تضحیک اپنی ہی سراسر

تیغ زن

مخالف ہین ہمیشہ رہبرون کے ۔۔۔ یہہ سب ہے اطوار ہین ان کافرونکے

وہ تھی کیا چیز دے لکے رہنما نے | ترا رہبر ہو گر امرِ الٰہی
تو تو کب مانتا ہے اوسکو کافر | اگرچہ جانتا ہے حق ہے ظاہر
یہہ تیری تیز ہوشی تیغ بن کر | پڑی تیری ہی گردن پر ستمگر
کہ یہہ تیغِ فقیر اوسکے طلب مین | تجھی آئی ہے زہر آبِ غضب مین
وہ بی صبری بہی تیری ایسی کیا ہی | کہ پست اوس سی ہمارا حوصلا ہے
جو ہو خفاش کو بیتابئے جان | نہوئے کسرِ شانِ مہرِ تابان
ہمیشہ سرنگون ہوینگے کافر | جہنم مین زبون ہوئین گے کافر
وہان ممتاز ہوینگے مسلمان | بصد اعزاز ہوئین گی مسلمان
وہان کفار روتے ہی رہین گے | مسلمان اونکو ہنسکر یہہ کہین گے
اگر تم ہنستی تھے دنیا مین جو دین پر | تو ہم ہنستے ہین یہان قومِ لعین پر
وہ ہنسنا تہا تمہارا کوئے دن کا | ہمیشہ کو یہہ ہنسنا ہی ہمارا
ترا رونا بیانِ حال کر کر | ہوئی تضحیک تیرے ہی سراسر
مسلمان اب بہی ہو جائی تو اچھا | جو تو اس مین نہین آئیگا تو اچھا
وگرنہ دیکھنا فردوس مین وان | بعونِ اللہ ہوئین گی مسلمان
سریرِ عزت و تمکین پہ ساری | کرینگی کافر و نیروان اشارے
وہ انپر خندہ زن ہوینگے واللہ | بہت کافر وہان روئین گے واللہ
کہا اہلِ حسد جو ہمکو تو نے | کہا ہے کیا ہی اچھا وہ کسوٹی
اگر اندہے کو ہو انکارِ خورشید | بجای رونقِ بازارِ خورشید
مثال ایسی ہی بس ایسی حسد کے | مثال ایسی ہے ایسے قولِ بد کے
کہ جنت سی نگاہِ اہلِ جنت | پڑی اہلِ سقر پر ایک نوبت

کہین لا کہون لعین قعر سقر مین
عذاب نار مین دوزخ کی گہر مین

اور اونکو رشک ہوئی دیکہکر یہہ
کہ ملتا کاش ہمکو گرم گہر یہہ

مسلمان ہوئین حاشا للہ کافر و نجس
محال عقل ہی ای دلکی اندہے

کہان ایمان کہان یہہ کفر و اشراک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ہوا جو اہل حق بنکر تو خوشدل
تری معبود باطل تو بہی باطل

بنا تو اہل حق گو اپنی جی سے
ابی اوندہی سکہہ آنکہون کی اندہے

تو اپنا نام رکہا کر گلا بے
مگر بجتے تو بوا تی ہی گہہ کے

اندر من

اسی باعث لکہی اب مینی تردید
کہ ہووی اہل حق کو اوسی تائید

تیغ زن

بہت کچہہ ہو چکا ہے رد تردید
غلط کی ہی وہی اب تک بہی تائید

مثال ایسی ہی تیری ای غلط کار
کہ جیسی اک چمار آئی خطا وار

اور اوسپر ام سلطان اسطرح ہو
کہ مارو اس لعین کو خوب مارو

لگا مین اوسکو جب سرہنگ نعلین
تو یون ہر بار کہتا ہی وہ بی چین

میان مارا سو مارا مین ناتوان
بہلا کچہہ اور بہی مارو تو جانون

جو لگ چلتی ہی پاپوش اوسکی سرپر
اوسے دم بہول جاتا ہی وہ پٹ کر

نہایت سخت جان ہی مثل خنزیر
کہ کچہہ ہوتی نہین پنہی کے تاثیر

مصنف ہے جو بجانے نقط کی دم
کری وہ نظم قرآن مین تکلم

[illegible]

مناظر اہلِ دین سی ہوئے وہ خر	تعجب ہمکو ہے اللہ اکبر
یہہ وہ لاحول تجہپر بہیجتا ہون	بہگائی ہندسی جو تجکو اے دوان
ہو ای شیطان مقابل پہر ہی تو آئے	صدای گوز رہجائی تو رہجاے
یہہ نکلی یعنی مُنہ سی تیری آواز	فقط نکلی تو اک مقعد کے آواز
یہہ بیماریکا نسخہ لے تو ہمسے	شفا ہو جائیگی نفخِ شکم سے
دوائی نفخ پر مرتے ہین ہندو	شکم کو اسقدر بہرتے ہین ہندو
یہہ دفعِ پیچ کے معجون تو کہای	تو مثلِ گوز تیرا دم نکل جاے
یہہ کیا باعث کہ یہہ نسخہ تو ہی آے (یعنی نسخہ تیغ ۱۲)	ترا معدہ ضعیف ای سخنی ہے
مگر ہان تجکو جب پہنچی یہہ نسخہ	پہر اس سی تجکو ہوجای عقیدہ (یعنی رغبت ایمان ۱۲)
تو پہر تجکو گوارا کیون نہوئے	سبب آرام جانکا کیون نہوئے
یہہ جو کچھہ ہے ترا ہی جانتا ہے	مگر ای ڈہیٹ تو کب مانتا ہے
عبث بکتا ہی پہر تو ای خطا کار	یہہ تیرا قول ہوتا ہی جو اظہار (یعنی شعر آئندہ ۱۲)

اندر من

کہ اہلِ حق تعصب سے بری ہین	سدا مجو عدالت گستر ہین

تیغ زن

وہ اہلِ حق ہین ہین جو بری ہین	اگرچہ اور کہنے کو برے ہین
عدالت گستری ہی شاخِ ایمان	کہ ہی وہ رفعت ہر کاخ ایمان
بہم ہوتی نہین کفر و عدالت	ہمیشہ جفت ہین کفر و جہالت

تو ایمان جسطرف ہی عدل وان ہی		عدالت کفر کے جانب کہان سے

اندر من

مخاطب ہو نمین اب اوس بیخبر سے		کہ جو جہلِ مرکب سر بسر ہے

تیغ زن

عبث تو شاعری کی کہائی ہے قی		جو لایا قافیہ سے کا یہان ہے
ملایا لفظ سی کو لفظ ہے سے		تو کیا حاصل ہوا اس اکلِ قی سے
کہ ماقبلِ رَوِی[۱] مکسور وان ہے		وہی حرفِ ای غبی مفتوح یہان ہے
ابہی تو جان سی تو ہوئیگا تنگ		ہوا کیا ہے یہہ تیرا قافیا تنگ
مگر سچ ہے کہ دہقانی زبان مین		روا ہے سی کو سے لانا بیان مین
نہین اُردو زبان معلوم تجکو		بڑا ہے یہہ حوصلہ اے شوم تجکو
کہ قرآن پر ہوا تو معترض ہا سے		اری اللہ کا تجہپر غضب آسے
اسی پر ہے وہ دعوی شاعری کا		جو آگے اس سی تو بکتا ہے بیجا

اندر من

سن ای نادان مین اک صاحب سخن ہون		سخن کی فن مین اوستادِ زمن ہون

تیغ زن

یہہ اوستاد کی تیری آئی شامت		ابہی گم ہوگئی تجہسے اضافت[۲]

[۱] حرف روی کا [illegible] قافیہ کے ماقبل آخر حرف کو [illegible] مین

[۲] لفظ [illegible] اضافت [illegible]

الخ

اگر اہل سخن منظوم ہوتا — تو کیون تیرا سخن مذموم ہوتا
یہہ لفظ اہل ہے نزدیک اکثر — مگر نا اہل کو ملتا وہ کیون کر
یہہ تیری شاعری ای بی لیاقت — یہہ کہتی ہے کہ لکھون اک حکایت

حکایت شغال خستہ حال کہ در خم صباغ (رنگریز) افتادہ بود

شغال اِکدن کہین درماندۂ راہ — گرا رنگریز کے خم مین جو ناگاہ
نطاقت تہی کہ وہ خم سے نکل جاے — اوسی مین کہائی غوطی رات بہر ہاے
نکالا صبحدم جب ناتوان کو — غنیمت جانا اوسنی اپنی جان کو
رہا جلو مین مہر آسمان کے — تو آیا دم مین دم اوس ناتوانکے
بدن کے بال دیکہے نیلگون جب — بہت خوش ہوکی بولے آپ یون جب
گئی مجہسے شغالی اب بہت دور — کہ مین تو بن گیا طاوس پُر نور
جناب لالہ صاحب ہی اسیطور — بہت خوش ہوکی فرماتے ہین فی الفور
کہ بنیا پن گیا مجہسے بہت دور — جو مین اب ہوگیا شاعر ہی مشہور
غضب ہی جو بجانے حلق عانہ — وہ گائے شاعریکا بہی ترانہ

اندر من

سخن سنج و سخن فہم و سخندان — سخن گو و سخن جو و سخن ران
بفن شعر مین معجز بیان ہون — سخن ہی مثل تن مین مثل جان ہون

تیغ زن

[illegible] سخن سنج [illegible]
[illegible] زبان کی [illegible]
[illegible] زبان [illegible]

نمک سنج و پلی فہم و سہے دان	غلط گو و دغا جو و ملس ران
(یعنے بہی کہا تہ ۱۲) یہہ شستگانہ تری اوصافِ دلت	کرینگی شش جہت مین تیرے شہرت
کہ جو یکبار ہی تو تیرہ بائیس	وہ فن شعر کی کیا جانی تدریس
چورا لایا ہی سب مضمون ہمین سی	تو یعنے نظم و نثرِ اہل دین سے
کہین ہوتا ہے جامی کا طفیلے	کہین سعدی نظامی کا طفیلے
یہہ کیا احسان فراموشی ہی اندر	ہمین سی علم اور طنطنے ہمین پر
اعلمہ الرمایۃ کل یومے	فلما اشتد ساعدہ رمانے
بفتح جیم تو معجز بیان ہے	ترا ہر شعر عاجز ناتوان ہے
نکیونکر مردہ ہوئی وہ سخن ہان	کہ جسکی تنمین اندرمن نہی جان
بہرا ہے جسکا معدہ انجر و سے	پریشان ہی دماغ اوسکا انہو نسے
خیالاتِ لطیف اوسمین کہان آئین (یعنے دماغ مین ۱۲)	مگر ہان گوز سودا سو نکل جائین

اندرمن

اگرچہ شاعرِ ہندوستان ہون	مگر رکہہ یاد سحبانِ زمان ہون

تیغ زن

حقیقت شاعرِ ہندوستان کی	ہمین سی حقنی یہہ یہہ کچہ وکہا دی
جو جائی ملکِ سحبان کو وہ احمق	تو اوسکا رنگ فق ہو سینہ ہو شق

اندرمن

بمن

مین ہون معنی طرازِ شہرِ امکان
سراپا ہون مین مغزِ فطرت و ہوش
تو ہی ایک کرمکِ شبہائی دیجور

تو ابجد خوان ہی اک طفلِ دبستان
تو ہے غفلت شعار و پنبہ در گوش
مین ہون پرنور مثلِ شعلۂ طور

تیغ زن

عجب غافل ہی تو ای پنبہ در گوش
کہ مین ہون کو مہون تو باندتا ہے
کہ جیسی بہاگتا ہی کوئے ڈر کر
اگر یہہ کچہہ زباندانی ہے تیری
اسی پر یہہ تکبر اے عزازیل
جو تجکو ہے غرور ایسا لئیما
تکبر نے کیا ابلیس کو خوار

نہین کچہہ بندشِ اشعار کا ہوش
یہہ دلوار فصاحت پہاندتا ہے
ذرا اپنی فصاحت پر نظر کر
تو کیا کچہہ ہوئیگی معنی طرازی
اسی پر یہہ تبختر ای عزازیل
پڑی اب تک نہین تو نے کر لیا
ہوا زندانِ لعنت مین گرفتار

اندرمن

مین بزمِ شعر مین آتش زبان ہون
شرر افشان جو کلکِ دو زبان ہو

نہین آتش زبان آتش فشان ہون
تو جلکر خاکِ جانِ دشمنان ہو

تیغ زن

ادہر تو محض امدادِ خدا سے
طفیلِ روحِ حسّان (بن ثابت رضی اللہ) محمدؐ

فقط اللہ کے جود و عطا سے
جو تہی ہر دم ثناخوانِ محمدؐ

طفیلِ رتبۂ جبریلِ رحمٰن — کہ جو ہین خادمِ تنزیلِ رحمٰن

وہ آب و تاب ہی تیغِ زبان مین — کہ تو بہی دیکہتا ہی اس بیان مین

اگر پہنچے ذرا بہی اسکا پانے — تو بجہ جائے تری آتش زبانے

تری آتش فشانی سرد ہو جاے — جوالا اور ہوا نے سرد ہو جاے

تو وہ فوارہ حوضِ نار کا ہے — جو نکلا تجہ سی وہ تجہ پر پڑا ہے

رجوع شے جو اپنی اصل پر ہے — تو یادِ اصل رکہی کیون نہ ہر شے

جو ہے تیری زبان پر آتش آتش — یہہ آتش ہی ترا معبودِ دلکش

یہہ آتش وہ ہی جب مر جایگا تو — تجہے اسمین جلا ڈالینگے ہندو

جلا ڈالے گی جلدی جسقدر نار — تجہے مقبولِ حق سمجہین گے کفار

اگر کیا کچہہ جب کرنی تہی اسنی لوگو — جلایا آگ نے کیا خوب اسکو

یہہ آتش سے (عبادت ۱۲) وہان قعرِ سقر مین — رہین گی سارے کافر جسکی گہر مین

وہان ہی زیر و بالا ہر دم آتش — سراسر ہے وہانکا عالم آتش

وہان آب و طعام آتش ہی بالکل — لباس اوسمین مدام آتش ہے بالکل

بنایا نار کو معبود تو نے — تو رکہا بس یہی مقصود تو نے

عجب کیا یان بہی ہو تیری زبان آگ — کہ آخر ہوینگے کافر وہان آگ

وہ کلکِ دو زبان ہی تیری کیا شی — جو اک تیغِ زبان کے آگی چپ ہی

جو دعوی شعر گوئے کا ہے تجکو — تو اک دن جمع ہو کر مستعد ہو

وہان پہر عرض کر اپنے بیان کو — ادہر بہی دیکہہ پہر سیفِ زبان کو

کہ عونِ حق سے وہ تیزی دکہائے — تری گردن کو گویا صاف اوڑائے

تکبر سے خدا ہمکو بچائے — ہمین اخلاص کے صورت دکہائی

	اندرمن	
ہمہ نعمت ز ربِ ذوالجلال است		وگرنہ آدمی خود خستہ حال است
	تیغ زن	
ہمہ نعمت ز ربِ ذوالجلال است سرِ نعماے حق ایمانِ مومن کلیدِ بابِ نعمتہاش اوراست وگرنہ آدمی خود خستہ حال است چہ مقہور است جان و جسمِ کافر ز تطبیقِ من اکثر رو نمود این		کہ آن بر مومنان درجملہ حالست چرا عالے نباشد شانِ مومن و فورِ جوشِ رحمتہاشس اوراست ہر آن کو کافرست و بدخصال است چہ ملعونست دین و اسمِ کافر بکلے صادق آمد بر ہنود این

ذکرِ استمدادِ اندرمنِ حیفی از پنہدن لال کیفے

در نظمِ کتابِ طنینِ ذباب واتحاد و ہمرنگی آن

ہر دو کس ہمچو دو مگس و تمثیلِ شاعرے آن بوالہوس

جہانمین جو کہ اہلِ علم و فن ہین کمال اونکا تکلم سے عیان ہے		زبان آور ہین اور اہلِ سخن ہین سخن ہی اونکی وصف اونکا بیان ہی

ہنود اون اہلِ سنت بنرکہ ایمان
کفرِ اوراست
بنیادِ دین
اسلام[?]

لفظ فارسی ہیں جس کا معنی ہے
لفظ علم و ادب[?]

زمینِ شعر اونکی ہے گلستان ۔ کہ سب مضمون ہین گلہای خندان
جو مصرع ہے تو وہ سروِ چمن ہے ۔ وہ ہر ہر نقطہ سنبل ہی سمن ہی
یہہ پوچھو اونسی جو یہان ہین سخنور ۔ کہ کیا کچھہ ہی دماغ اونسے معطر
وہ ہی ہر بیت اونکی بیتِ راحت ۔ دلِ ناجی کو مثلِ بیتِ جنت
عذابِ جہل سے ناجی ہی جو دل ۔ مزا ہر بیت کا پاتا ہے وہ دل
جو بحرِ شعر ہی وہان جوشش ن ہی ۔ نہنگِ حدت اوسمین و ادہن ہے
کہ آجاتین اگر وہان لاکہہ کفتار ۔ تو لقمہ اوسکا ہو جاتین وہ یکبار
وہ ہی ہر بیت بیت المال گویا ۔ بہت مسکین ان آتے ہین جو پا
کہ کچھہ ملجای ہمکو ہی یہان سے ۔ وہ لیجاتی ہین اوس گنج نہان سے
وہ سے کیسے جیسی اندر من ہی مسکین ۔ وہ ایسی جیسی اک ہندن ہی مسکین
یہہ کہاتی ہین ہمارا فضلہ صید ۔ اگرچہ خود ستا بنجاتین پر کید
غرض جو ہین سخندان و سخنور ۔ سخن کی ہین یہا ہین عالم مین اکثر
صدا طوطی سنائی گو کہین سی ۔ ذرا پوچھو تو گوشش سامعین سے
کہ کیا ہی اور یہہ کسکی صدا ہے ۔ جو ان کے گوش سی دل جہانکتا ہے
اگر زاغ و زغن بہی پہڑ پہڑا کر ۔ ترانہ اپنا گاتین سر ہلا کر
تو ہم آشنا طوطی کیونکی ہو جاتین ۔ شکل و رنگ طوطی کیونکی ہو جاتین
کبھی دیکھی ہے خدا اونکی زبان ۔ کہ ناگہ زاغ ہون شور زغن ہون
کہان طوطی نوا سنج و شکر خا ۔ کہان زاغ و زغن آزار دلہا
کہان وہ قمری خوش گو کی آواز ۔ کہان وہ چغد اور الّو کے آواز
کہان وہ نغمہ سازِ نہائی جل ۔ کہان کوئے کے قان اور چیل کا غل

عجب

کہ سب لکھے نثر اردو مین جو ابطال ۔ تو چوبے جی سے رو رو کر کہا حال
ذرا تم بات کو سیدھی بنا دو ۔ کہ ہون نا اہل اہلبیت جتا دو
یہہ لکھ دو ترجمہ سب مینے کیا ہے ۔ اونہون نے فارسی مین جو کہا ہے
پر اس تمویہ سے ہوتا ہے کیا خاک ۔ ابھی تو رد نگارا ہے کیا خاک
اصول دین ہندو ہی جب آ لئے ۔ ہوئے پر جان اندرمن ہت آئے
ہوئی ساقط جو نبض شعر گو سے ۔ وہی اپنا بنایا اوسنے گولے
پھر استمداد پھندن لال سے کی ۔ یہہ اوسنی خواہش اوس دجالسی کی
کہ دنیا سے چلا اب دین ہندو ۔ اگر کچھ شعبدہ ہے تو دکہا تو
کہ جس سے کہا ہین دہوکا سیہہ نادان ۔ ہوئی پائین یہہ ہندو مسلمان
مگر وہ نام سے میری ہو منظوم ۔ ہوئی لوگ ہم اپنے سے یہہ معلوم
جہا عزن سے جو ہوئے من سے کچے ۔ تو جہوا سے لیتے ہین غیر دنیں بچے
سنی جب ضعف نالی نیم جانکے ۔ دو فریاد و فغان اوس ناتوانکے
تو پھندن کا بھی پھر تو دل پسیجا ۔ نکالا اوسکی خواہش کا نتیجا
یہہ لکھی پھر اصول دین احمد ۔ خلاف دین با تمکین احمد
جو باندہا دین احمد پر یہہ بہتان ۔ گویا ن باندہے گئے دو نون باندان
کہ دین بی حقیقت کی حقیقت ۔ اور اوسکی قابلیت کے حقیقت
ہوئی حاضر جو بنکر جسم مضمون ۔ ہی زنجیر پا یہہ نظم موزون
مضامین کی اسیری نظم مین یان ۔ فزون قید حقیقی سی ہے خذلان
یہہ وہ زنجیر نظم ہجو بیان ہے ۔ کہ اوسکی جان پر قید گران ہے
اگر زندان مین وہ محبوس ہوتے ۔ وہ گو جینے سی بھی مایوس ہوتے

تو کاہیکو یہہ ذلت اونکو ہوتے — کہ زندانمین تو خلوت اونکو ہوتے

نجاتی دور آواز سلاسل — تو رسوائی نہوتی کچہہ بہی حاصل

مگر زنجیر نظم تیغ زن کے — صدا لائی خبر چرخ کہن کے

عمل یعنی فرشتے لیگئے ان — مجھے امید ہی اللہ سے ہان

کہ مبغوض جہان ہوئین یہہ کافر — فرشتونمین تو بغض انکا ہے ظاہر

اب اس زنجیر کے آواز کا غل — گیا ہے اک جہانمین بے تامل

ہوئی انکی اسیری مین جو تھی سلسل — نہوتی اونکو وہ زندانمین بے قیل

جو لکھے کر یہہ اصول دین احمد — ہوئی کچہہ گردن کفار ممتد

تو یہہ تیغ اونپہ وہ قہر خدا ہے — کہ جس سے کفر کی گردن جدا ہے

فقیرون کا معاون ہووے اللہ — عنایت سی مقارن ہووے اللہ

تو پھر یہہ شاہ میدان وغا ہین — یہہ تنہا قاتل صد اشقیا ہین

نظیر ہر دو کس مثل دو مگس

دل اندر مین مظلوم و ضعیفے — ہوا ممنون پہند لال ... کیفے

ہوا جب ایک پر احسان ثنائے — بنا ممنون اوسکا یار جانے

تو دل دونوکا ملکر ہوگیا ایک — ہوا مفعول اک فاعل ہوا ایک

وہ ربط و ضبط سے یہہ بو الہوس ہین — کہ گویا نیچے اوپر دو مگس ہین

کہین اوڑتے ہین باہم جفت ہین یہہ — کہین سرگین پہ ہر دم جفت ہین یہہ

خفا سرگین سے ہوجاتی ہو ہمیر — مگر ہین پاک تمکو موت گو سے

ہما دی بول و سرگین سے خفا ہو — تمہین وہ موت گو بر گور واہو

عجب ہی اتحاد اور یکدلے سے ہے | مگس گویا مگس پر چڑھ رہے ہے

مثالِ ہر دو تن چون این قصۂ زاغ و زغن

مدو پہندان سے اندر کی جو ہیان کے | سنی اک اور بھی دلکی سیاہی

کہین اک چیل تہی بدمست شہوت | کہ تہی وہ غیرت صد مست شہوت

مگر وہ طاق اپنی جفت سی تہے | علاج دل کی خواہش اسلیے تہی

جو دلمین نیش زن درد نہان تہا | تو ہر دم اسکو اک شور و فغان تہا

رہی یہہ کچھ تلاش جفت اوسکو | کہ کر کہا بجو رو دے جفت اوسکو

یہہ تہی اوس کشتۂ شہوت کو حسرت | کہ ایسی زوجہ ہو مخلوق قدرت

کہ جسکی تخم ریزی دم کے دم مین | بنائی بیضۂ طوطی بشکم مین

جو جبسی بیضۂ طوطی ہو پیدا | تو پہر وہ بچہ طوطے ہو پیدا

کہ جس سی مادر طوطے ہون مین | وگرنہ اسقدر منحوس ہون مین

کہ بد شکل و شمائل ہون تو مین ہون | بد آواز و خصائل ہون تو مین ہون

پسند آیا پہر اوس احمق کو کوا | کہ ملتا تاہی ہر ہتّون کو

خبیثین کیون نہون جفت خبیثات | کہ ہین بدجنس کے بدجنس زوجات

مگر جو طیبات اور طیبین ہین | وہ اپنی جنس کے نعم القرین ہین

کیا اوس زاغ سی جب عقد و پیوند | زغن خلوت مین بیٹھی لیکی خرسند

وہ جو جو تہی زغن کی دلکی ارمان | نکالی زاغ نے پل پل کی ارمان

بہت زاغ سیہ تہا مست شہوت | وہ تہا گویا کنہیا مست شہوت

کہ تہا وہ بہی سیہ یہہ بہی سیہ تہا | ہوا ہم جنس اوس کالی کا کوا

ہوی بعضی جو پیدا اوس نظم سے
بہت خوش خوش نکالی اوسنی بچی

ہراک بچہ عجیب اسلوب تن تھا
کہ آدھا زاغ تھا آدھا زغن تھا

بہت اوسکو ہوئی جنکر ندامت
کہ ہی ہی یہہ میری شہوت کی شامت

کہ جس سی ایسی اندی نگلی ہین
یہہ جورو ای کسکے بن گئے ہین

وہ کیونکر ماد طوطے نہ بن جای
کہ جسکی عقل یہہ اعجوبہ دکھلاے

نتیجۂ مثال تضحیک مآل

زغن یہان فرض کیجی ذات اندر
تو گویا زاغ ہیہندن سے ہے مقرر

ہوی جب دونون اپنی شوم باہم
ہوا یہہ افترا منظوم باہم

عجیب اسلوب ہر شعر و سخن سے
کہ آدھا زاغ ہی آدھا زغن سے

عجب کیا دیکھکر یہہ سیف مسلول
وہ یون اوس نظم سی نادم ہو مخذول

کہ جیسی اپنی بچون سی زغن تھے
ذلیل اپنی خطاؤن سی زغن ہی

قصور اپنی تو ہے کیا ہی ایسے
مگر ان قدرت مولی ہی ایسے

کہ بر لائی تمنا ے دلے کو
دکھادی اور ادلنے اوس دنی کو

دریںجا اگر خطرہ در دلِ اندر من خطور کند جوابش حوالۂ قلم می شود

اگر آئی یہہ تیرے دل مین خطرا
کہ اوسکو نظم ہیہندن کیونکہ سمجھا

سمجھنا چاہیے اسی لیاقت
کہ پیدا ہی تکلم سے لیاقت

جو دیکھے مثنوی فارسیہ
یہہ آخر نظم اردو کے ہدیہ

کہ با تصریح اوسکے نام سی ہے
وہ شیطان لعین کے دام سی ہے

کہا سحر حلال اوسکو بد اقوال ... سراسر ہے جو مثلِ سحرِ دجال

اگرچہ نظم اوسکی فارسی ہے (یعنے ای بد اقوال) ... اگر بندش وہی لہجہ وہی ہے

وہی اوسکی فصاحت ہی جو اسکے ... وسے ہے اوسکی بلاغت ہی جو اسکے

اگر اسمین ہین تعقید و تنافر (فارسیہ لکھیے / مد ارد و کے) ... تو وہ بھی ہی اونہین الفاظ سی پر

اگر یہہ لہجۂ زاغ و زغن سے ہے ... توہم نغمہ اسیکا وہ سخن ہے

کہ آخر ہم بہی عونِ کبریا سے (افضل) ... سمجہہ سکتے ہین گوئی کو ہما سے

نظیر اسکی بیان ہوئے تو اچہا ... عیان رازِ نہان ہوئے تو اچہا

کہ پہندن لال کے جو شاعری ہے ... کہین ارد و کہین کچہہ فارسی ہے

مثال اوسکی ہے جیسے کلبِ بستا ... زبان کہولی ہوی ہی تشنۂ آب

کہ پانی مجلو ملجاے کہین سے ... یہان سے اس زمین سی اوس زمین سے

وہ ہر کوچہ کی رکہتا ہے تک و دو ... جہان جاتا ہی وہ بکتا ہے عو عو (آواز سگ)

کسی کوچہ سے آئی اوسکی آواز ... کہین سے وہ سنالے اپنی آواز

سمجہہ لیتے ہین پر اہل فراست ... یہہ کہدیتے ہین ذو فہم و دراست

اوسی کتی کی ہر آواز ہے یہہ ... اگرچہ دوسرا انداز ہے یہہ

وہ کچہہ سے کچہہ بنالے اپنی آواز ... مگر کیونکر چہپالے اپنی آواز

جواب مثنوی فارسی سے ہے ... بامدادِ خدا ترکے بترکے

اوسی موقع مین بس تم دیکہہ لینا (یعنے جس جس جگہہ) ... حواس اعدا کے وان گم دیکہہ لینا

دفعِ دخلِ مقدر برای تسکینِ خاطرِ اندر

جو ہوسکے معترض تو ہمنے مانا ... تری عقلی نظیرون کا بنانا

بہت آسان ہین عقلی نظیرین — جو ماہر ہے تو لا نقلی نظیرین

مگر نقلی وہی جو مستند ہین — او نہین اسفار سے جو معتمد ہین

تو لکھنا ہو نہین اک نقلی حکایت — ثقات ہندوان سی ہی روایت

حکایت زوجہ عابد نامش ممتا در کام بخشیے بابی ہمتا وپیدا شدن سورداس از بطن آن زن و حاملہ گردیدن ازان سورداس پرفن بسیاری از زنان ہندوان نازک بدن بے رنج و محن منقول از ادیپرب مہابہارت

کتاب معتبر اہل کفر و شرارت

مہابہارت میں ہے لکھا ہوا یہہ — کہ ستونتی نے بہیکم سی کہا یہہ

بہگتنے ہیر کے تہی ایسی بڑہی وہ — کہ بہیکم کے پدر کی جفت تہی وہ

یہہ آیا وان بہم سمع و بیان ہین — کہ تہا عابد اک ایسا اس جہان مین

کہ زوجہ اوسکی تہی مشہور ممتا — نہی معشوقہ کوئی اوسکے ہمتا

برسپت تہا اوسی عابد کا بہائے — تو اکدن رغبت اوسکی دلمین آئے

کہ مین ہو جاون ممتا سی ہم آغوش — یہہ شہوت ہی مری غارت گر ہوش

اگرچہ خود برسپت دیوتا تہا — وہ مرشد دیوتا ونکا بنا تہا

مگر یہہ دیو شہوت وہ غضب ہے | کہ اس سی دیوتا ہی جان بلب ہی

کیا قصد جماع اوسنی جو آکر | تو ممتانی کہا یون لب ہلا کر

کہ مین بہائی سے تیری حاملہ ہون | وہ ایسا حمل ہی مسعود و میمون

کہ میری پیٹ مین وہ بید خوان ہے | نہین وہ حمل کچہہ راز نہان ہے

رہیگا اوسمین جب تیرا بہی نطفہ | شکم مین پائیگا تکلیف بچہ

خیال آیا تو ضیق حمل کا بس | نہ آیا دہیان اوسکو وہ سراسر

کہ عصمت مین خلل ہوئیگا اس سے | اگر یہان یہہ عمل ہوئیگا اس سی

یہہ کیا باعث کہ ہندو کا یہہ دین ہے | زنا کچہہ مانع عصمت نہین ہے

کہ انکی دین مین لذت ہی عبادت | وہ جو ہی کار شہوت ہی عبادت

برسپت کو کہان تاب تامل | کیا جلدی سی اپنا ہی تداخل

کہ تہا اک تابع نفس و ہوا وہ | نکرنا جو کہ تہا کرنے لگا وہ

قریب آیا جو انزال اوس عمل سی | تو بولا ناہر تو برج حمل سے

کہ میری جای کیون کرتا ہی تو تنگ | ہوا وہ سنکی گو یہہ گفتگو تنگ

مگر کب مانتی ہین مست شہوت | وہ ضایع کرتے ہین کب وقت لذت

نمانا اور وہین سے کے تخم ریزے | تری شہوت کی ظالم ہل بی تیزے

قدم ناچار بچے سنے بڑہا کر | وہان بچہ دان رکہا بچا کر

کہ نطفہ اوسکا ضایع ہوگیا وہان | بڑا نقصان مایع ہوگیا وہان

ہوئی تہی نوش جان لذتی جوشی | وہان فرج ممتاسی ہوی سے

وہ یعنی ہوگئی مہجور نطفہ | جوشی تہی لطف سی معمور نطفہ

برسپت نی خفا ہو کر کہا یہہ | کیا تونے جو مجکو بے مزا یہہ

تو مین یہہ بددعا کرتا ہون بجپا
ہوا اندھا سے پیدا بددعا سے
مگر مقبول تھی یون وہ دعا وہان
ہوا و اندھا تو یہہ ہے زنا مین
بنا جس دین کی ہو سے زنا پر
ہوا القصہ پیدا بیدخوان وہ
ملی بیاہ اوسکو اک زوجہ جمیلہ
مگر اوس شکل سی اندھی کو کیا حظ
کئی بیٹی ہوی گو اوس سے پیدا
کہا اکدن کہ مجھسی کیون خفا ہے
کہا بیوی ہو اس کثرت سے اپنے
کہ بس ... وہان تو مجکو لیجیل
مرا جی مانگ کر کچھ مجکو دون مین
دیا ہی مانگ تیری مانگ دیدی دل
تو اب مجھسی تو تم جاسے خفا ہو
مگر کر منہ بنا کر بولے گو تم
اندھی لونڈی کی سڑ تو ہی وہ کھوٹا
تیرا الھڑ پنی چھوڑا آجے بس
تو فرمانی لگے یون زوج گو تم
کہ جس عورت کا شوہر ایک مرجائے

کہ تو پیدا ہوا مادرزاد اندھا
وہ لذت گیر تھا گو وہان زنا سے
عبادت تھی پرستش کی زنا وہان
نہ آیا فرق زانی کے دعا مین
وہ ہو مقبول بہتان ہی خدا پر
ہوا پھر سو برس آخر جوان وہ
کہ گو تم نام رکھتی تھی شکیلہ
اگرچہ ہوی حاصل دوسرا حظ
مگر وہ خوش نہ تھی اندھی سی اصلا
تو وہ بولی کہ تیرے گھر مین کیا ہی
گذرتی ہی بہت قلت سی اپنے
جہان ان بہتریون کا ہی منڈل
ترا دل مانگ کر بس مانگ لو مین
کیا ہی مست تیری بہانگ نے دل (بہانگ یعنی محبت نی ۱۲)
تمہین مین چاہتا ہون تم بھی چاہو
کہ جل مانگا ہوا لیتی نہین ہم
نہ کھاؤن مین یاخانی مین لوٹا
سنبھال اب تو گھر اپنا اچھی لبا
کہ اب یہہ قاعدہ ٹھیرائین گی ہم
تو وہ ہرگز نہ شوہر دوسرا لائے

اگر لائے تو رسوا ہو جہان مین
عذاب اوسکو ہو ملک جاودانین

بہت سا اوسکو اندیسے نے ڈرایا
پر اوسکی وہیان مین کچھ بہے نا آیا

یہہ سنکر اور بہی آئی غضب مین
کہ یہہ تو ہی خلل عیش وطرب مین

جہان چاہین گے جی بہلائینگی ہم
اگرچہ کچھہ سے کچھ کہلائینگے ہم

مزا تو زندگے کا بس یہی ہے
کرے وہ کام جسکو اپنا جی سہے

کہا لڑکون سے اپنی سارے ملکر
ڈبو دو اوسکو تم دریا مین چل کر

وفائی زوجہ اسکو کہتے ہین واہ
انیس خانہ اسکو کہتی ہین واہ

جہان مین گر مطیعہ ہے تو یہہ ہے
جو شوہر کے صدیقہ ہے تو یہہ ہی

جہانمین دیکھہ لو ہرا جنبے سے
محبت ہوتی ہے ہمسایگے سے

مگر یہہ کیسے ہمخوابی ہے نایاب
کہ یہان ہمخواب کا دشمن ہی ہمخواب

یہہ سچ ہی شہوت اپنی ہی وہ پیارے
کہ جاتی رہتی ہی یاری دنکی یارے

یہہ سچ ہے خواہش اپنی ہی محبوب
کہ ہو جاتی ہین وہان محبوب مغضوب

بجا لائے وہ لڑکے حکم مان کا
تو اپنی باپ کو سختی سے باندہا

پہر اوسکو لیکی گنگا مین بہایا
وہ اونکی پاپ سی گنگا نہایا

وہ چہوٹا اپنے فرزندان ورثے
کہ جن سی دل نہتا فارغ سخن سے

نہوئے کیون سعادتمند اولاد
کہ ہو کر باپ کی دلبند اولاد

کیا یہہ پاپ اپنی باپ سے آپ
زیادہ ہے کوئی اس پا بہی پاپ

کہ شکلی بدخوان ہو باپ جن کا
ہوا اوس باپ پر یہہ ظلم ان کا

نہون کیونکر وہ کس مایکی تہی پوت
کہ ہر ہتنی کی بچی ہوتے ہین بہوت

جو تہے اولاد اونا رایسی پاپے
تو ہوگئے آجکل کی کیسے پاپے

غرض وہ سور داس اوس وزبہکر ۔۔۔ وہان تک پہنچے آخر زندہ رہ کر

کہ راجہ بل بہاتا تہا جہان آپ ۔۔۔ بندہی تختہ سے جا پہنچے وہان آپ

وہ کیا ہی بل کو تہی بل بے حمیت ۔۔۔ اوسی گہر لیگیا یہہ کر کے نیت

کہ ہمنی اسکو دی ڈالی یہہ خدمت ۔۔۔ کری سب رانیون سی گہر مین صحبت

کرین سب عورتین اولاد حاصل ۔۔۔ رہی عالم مین سیکہ یاد حاصل

ملی اندہی کو پہر تو حکم را نے ۔۔۔ بنا وہ جب کہ ہر رانیکا زا نے

کہلایان ہکو سبر لفظ را نے ۔۔۔ مخفف ہی یہہ لفظ کا مرا نے

اگر افتد در اشتباہ ال اندرمن سیاہ

جو مادر زاد اندہا ہوئے اس طور ۔۔۔ نشانہ پر لگائے تیر کس طور

جو ابش دندان شکن بنوک قلم تیغ زن شو

یہہ مادر زاد اندہا تہا مقرر ۔۔۔ نشانہ باز تہا پر سب سے بڑہ کر

کہ پہنکا جس نشانہ پر ذرا تیر ۔۔۔ تو وہ ہرگز نہین خالے گیا تیر

جو تیر اوسکا نشانہ پر لگا ہے ۔۔۔ لب معشوق سے ہوتا رہا ہے

کوئی اون رانیون کے دلسی پوچہے ۔۔۔ کہ تہی کس کس مزے کے تیر اسکے

نہین ہین گرچہ اسکے سر مین انکہین ۔۔۔ مگر ہین اسکے تیر و پر مین انکہین

نہان تہا ہر زن بل کا نشانا ۔۔۔ کہان اوس تیر کا وہ دیکہہ پانا

کہ اوڑ کر ہر نشانہ پر گیا وہ ۔۔۔ تو گویا تہا کبہی سے تاکتا وہ

نشانہ جس مکان خاص مین تہا ۔۔۔ وہین اوسکے کمانکا تیر پہنچا

وہ گویا چیل تہا یا تہا وہ کوا — کہ کوئی گوشت کا ٹکڑا پچہوڑا
ہوئیں تہیں غوطہ زن آنکہیں جو سرپر — تو جا نکلیں تہیں وہ دونوں ڈگر مین
ہوا ہی تیغ زن بس رفع شک یہان — حکایت کو بیان کر چک کہیں ہان
ابہی باقی بہت سا کچہہ بیان ہے — فقط کیا ایک ہی یہہ داستان ہے
ہوا راجہ غم قربت سے آزاد — کیا پہر ایک زوجہ کو یہہ ارشاد
کہ اسکی وصل سی محظوظ ہو تو — عقیمے سی کہیں محفوظ ہو تو
نہ اوس نے یوشٹ کو آئی حیا کچہہ — مگر زوجہ کو شاید تہے حیا کچہہ
نہ آئی پاس اوسکی وہ دل آزار — مگر دایہ کو اپنی جا سے بہیجا
پہر اوس دایہ سے کیا ران نوردیدے — ہوئی اندہی سی پیدا برگزیدے
بہت پچتائی ہو گے پہر تو زوجہ — کہ آتا میری ہی دادی مین یہہ موجہ
تو کیا ران نوردیدی میری ہوئی — یہہ ساری برگزیدی میری ہوتی
ہوا پہر زوجہ ثانی کو ارشاد — کہ کر تو خانہ آغوش آباد
ہوئی ہم بستر اعمی جب آکر — کہا اندہے نے ہاتہہ اوسکو لگا کر
کہ زور آور پسر ہوئیگا تیرا — ہوئی وہ حاملہ کہتی ہی گویا
وہ اوسکا بات بہی گویا ذکر تہا — کہ لگتی مین ذکر کا سا اثر تہا
ہوا ویسا ہی بیٹا اوس سے پیدا — جو کہتا تہا وہ فی ایمان اندہا
بہلا جو نیک بن جاتے ہین ایسی — بچن خالی جا سکتے ہین اونکی
جو ایسی ہوتے ہین اہل کرامت — زنا سی اونکی دشمن کو ندامت
وہ اونکی تن مین سے زور ارادت — کہ آ سکتا نہین دیو ندامت
کہا ہیکم نے پہر جب کہہ چکا یہہ — کہ سنتو تجی جی قصہ سن لیا یہہ

کہ یون ہوتی ہین پیدا چھتری نیک | برہمن سے جو لے نطفہ کوئی نیک

محلِ استشہاد تفریح بنیاد

ہماری جا ای استشہاد یہہ ہے | بیانِ حال کے بنیاد یہہ ہے
نتیجے اس حکایت کی بہت ہین | مگر یہان ایک لکھتا ہون یہی مین
کہ ایک ان مین ہے مثلِ زوجۂ بل | تو ہے وہ دوسرا اندہی سے افضل
فروغِ فکرِ اول سے جو نکلا | تو گویا بطنِ ثانی مین سب اوترا
ہوا اوس بطن سے یہہ جو کہ ظاہر | کیا شعرا اوس کا نام اور اپنا شاعر
جو نطفہ غیر کا لینا روا ہے | کلام غیر کے لینے مین کیا ہے
تو بس یہان کام آئی یہہ حکایت | روا یون ہو گئے نقلِ روایت
بہت دن ہو گئے ای تیغ زن ہان | غزل لکھے نہین تو نے تو اب یہان
مناسب ہی کہ اونکا دل ہے غمگین | غزل سے کچھ تو ہو جاویگی تسکین
تری باتین وہ سنتی سنتی سن ہین | اگرچہ خود سبھے وہ اہلِ سخن ہین
مگر کب بول سکتی ہین یہان وہ | کہان یہہ ذکرِ توحید اور کہان وہ
کہان قدرت کسے عبدِ صنم کو | کہ عبد اللہ سے وہ دُو بدُو ہو
مرے تیغ زبان کے تاب کیا ہے | مگر ہان کچھ گر عونِ خدا ہے
دکہا سکتے ہی کچھ مقتولِ وسکو | دکھا سکتی ہے یہان مخذول اوسکو

تیغ زبان ۱۲

غزل

کیون جہان مین ذلت وتحقیر ہر کافر نہو
جب تک ایمان باعثِ تطہیر ہر کافر نہو

ہو گئے شیطان سی افزون انکے شہرت کفر مین
گو خر دجال پر تشہیر ہر کافر نہو

ہندؤن سے جاتی کیونکر سرگرانی ہوش کی
جب تلک اس عدو سے تجمیر ہر کافر نہو

تیغ فقیر ۱۲ دھونی ۱۲

بہاگ جائین بت نکل کر انکے ظلم شرک سے
گر در بتخانہ پر زنجیر ہر کافر نہو

ہر گلو مین پردہ مالا کے مرجا سنے کہین
خون جلہری کا گریبان گیر ہر کافر نہو

کیونکہ ضرب اہل دین سے ہوگیا اب سست لنگ
یون لگائین روغن اور تا نیر ہر کافر نہو

ہوئے جو مونسے روشن اسنے مناظر یا خدا
کید ساحر سے فزون تقریر ہر کافر نہو

مسلمان ۱۲

جو دکھائین اہل دین کو حکم شیطان کے طرح
کاش نفرت کی سوا تعبیر ہر کافر نہو

یہان مسلح ہو گئی فوج سخن ای تیغ زن
خوف سے غارت گر جا گیر ہر کافر نہو

غزل پھر مدح اول مین سنا ئی
مگر ای تیغ زن کب ہی سزا وار
اسے ہے لکھو غزل اور ایسے اک تم
ستم ہے یہ کہ ہوئے ایک ممدوح

تو روح سامعین کو راحت آئی
کہ خوش ہو ایک ناخوش دوسرا یار
سرور قلب ہو جسکا ترنم
دل نالنے ہو تیر غم سے مجروح

بامن

رہین مخفی کمالات سخنور	ستم ہے جان انصاف وخرد پر
کہ وہ بہی ہے شاعر ہندوستان ہین	وہ گو ہندو ہین سحبان زبان ہین
جواب خوبئی اسلام ہین سب	سنائین گے ہم اونکو اونکی خوبی
یہان بہی چاہیئے ہر کچھ لطیفہ	وہان تو ہویگا ہر کچھ لطیفہ
کہ قدر شعر شاعر جانتا ہے	یہان ناہر کو ناہر جانتا ہے
سخنور قدردان اہل فن ہین	وہ مشتاق زبان اہل فن ہین
اگر وہ نکتہ دان ہین اس عمل کے	تو ہونگے قدردان میری غزل کی

غزل

رہا کے کفر سے اسلام لا کر پای ہر ہندو ۞ ۞

بندہا زنجیر بت خانہ ہین ہے کیون ہای ہندو

ستم ہے فکر دہوتی بند اور مضمون کی بندش

ترانہ شاعری کا اور اوسکو گای ہر ہندو

زمین شعر انکے موج بول خلق سی نکلی ہے

کہین ایسا ہو وہان مثل غرض بس جای ہندو

پھر بوجا لنگ کے دہوتی لنگوٹی سی تو کرتے ہین

مناسب ہی کہ وہان لنگا ہو کر جای ہر ہندو

کہ ہو کر اپنے ناگ لنگ سے بالکل ٹھیک جائین

جو دیکھین اس بہن سے قامت زیبای ہندو

کری درشن چھری کے تو پھر اوس نازنین کو بہی

زیارت اپنی ننگا ہو کے خود کروائی ہر ہندو

کہتا اوس پر جلہری کا ہیے انزال عنایت ہو
جو خود نانگا فقیر اوسکے لیی بن جائی ہر ہندو

کہان اثبات عقل دین وایمان ہوئی لالا مین
جولای نفنے سے لالا لقب یہان پای ہر ہندو

بلاغت کی خبر کیا نین سکہہ آنکھون کے اندہی کو
کہان وہ شان سحبان[۱۲] اور کہان دعوای ہر ہندو

کہان رائ صواب انکے نصیبومین ہی ای اسلام
غلط موصوف ہوتا ہے بوصف ہاسے ہر ہندو

تری تیغ زبان سے کٹ گئی ای تیغ زن صاف
وہ پرلکنت زبان قافیہ پیما سے ہر ہندو

اندرمن

جو حق ہی خالق افعال مخلوق
اوسے سی خیر و شر سب جلوہ گر ہین
توپہر تبلا جزا کسکے لیئے ہے
قبایح ساری عالم کے ستمگر
توپہر عصیان سی بہی ہے باک ابلیس
معاذاللہ جب جائز ہو یہہ بات

وہے رازق ہے اور ہین جملہ مرزوق
اوسے سی جملہ افعال بشر ہین
ذرا فرما سزا کسکے لیئے ہی
اوسے پر عود کرتے ہین سراسر
یہہ سب اللہ کا ہی مکر و تلبیس
توپہر تنزیہہ کا مشکل ہے اثبات

تیغ زن

نثار بارگاہ حق ہے تقدیس
منزہ ہے مبرا ہے وہ اللہ

ہنین وہان دخل قبح و مکر و تلبیس
جو سمجہا اوس سے اعلی ہی وہ اللہ

ہنین

نہیں مفہوم دلہا ذاتِ قدوس
نہیں مانند اشیا ذات قدوس

وہ بعلت ہے بے چون و چرا ہی
وہ بل اسباب وہی ہمتا خدا ہے

بری ہر عیب ہے اللہ ہے بس
وہ اقدس ہے وہ اقدس ہے وہ قدس

شہود عدل مین آیا بشہ تنزیہہ
کہ ہی اوسکی لیے اثبات تنزیہہ

وہان ہی ہر طرح تقدیس ثابت
نہیں اصلا وہان تلبیس ثابت

کہ ہی ہر قبح و نقصان ہے خدا پاک
اطاعت اوس کی اور عصیان ہے خدا پاک

قبائح سی بری ہی ذات باری
بری ہی ظلم سی عادات باری

اگر زندہ نہ رکھی وہ کوئی شے
نہیں ظالم ممیت اوسکی صفت ہے

کوئی دم مارے یہہ مقدور کیا ہے
وہ مالک ہے غنی ہے کبریا ہے

جو کرتا ہی مرا غفار و قہار
نہ پوچھا جائیگا وہ اوس سی زنہار

مگر جب لیکے یہا لسنی جائینگے ہم
مقرر اوس سی پوچھی جائینگی ہم

وجود و فعل سبحان او رشتی ہی
یہہ جسم و کار انسان او رشتی ہی

اگر کفار کو وہ حق تعالے
بنا دی ایک دوزخ کا نوالا

تو وہ ظالم نہین ہے مہربان ہے
بہت اس فعل سی رحمت عیان ہے

کہ وہ خالق ہی اور مخلوق سب ہین
وہی رازق ہی اور مرزوق سب ہین

تو دوزخ بھی ہی اک مخلوق اوسکی
خدا رازق ہی وہ مرزوق اوسکے

لگی ہے بھوک اک مدت سے اوسکو
ذرا ہل من مزید اوس سے تو سن لو

جو ہوئی خلق سی فریاد و زاری
تو رحمت بھیجتے ہے ذات باری

خدا ای رحم کیون خالق کو اوسپر
یہ دیکھو رحمت رازق کو اوسپر

کہ ہر انسان کافر کو کیا رزق
عجب رحمت ہے دوزخ کو دیا رزق

اگر یہہ شبہ آئی دلمین نادان — بنا ہے اشرف مخلوق انسان

بنا یا ایسی اشرف کو اول ہای — کہ یون دوزخ بڈالا انکا کرجای (کافرون کا ۱۲)

تو دیتی ہین جواب اس شبہ کا ہم — کہان کفر و شرف ہوتی ہین باہم

شرف انسان کا ایمان سے ہے بس — محمد سی ہی اور قرآن سی ہی بس

نہین کچھہ قالب انسان کی قیمت — کہ بی زر کچھہ نہین ہمیان کی قیمت

جو حسن جسم ہے تو جان کی باعث — تو حسن جان ہی تو جانان کی باعث

اگر یہہ جان ہے جانان سی موافق — وہ یعنی دین و ایمان سی موافق

ہمیشہ حب رحمان جاگزین ہے — ہمیشہ خوف عصیان جاگزین ہے

تو اشرف ہی وہی مقبول جانان — وگر نہ خوک سی بدتر ہے انسان

کہ اس سے حساب او سے نہین ہے — اگر سمجھو کہ یہ بدتر نہین ہے

جواب ایک اور بہی تو بہی سن رکھہ (انسان پر ۱۲ — خوک پر ۱۲) — ذرا اس جام شربت کا مزا چکھہ

کہ آئی ہو کا پیاسا کوئی انسان — وہ مانگی التجا سے پارہ نان

تو ہر انسان کو رحم آتا ہے اوسپر — طعام اوسکی لیے لاتی ہین بہتر

ہوا جب دلمین اوسکا درد موجود — طعام گرم و آب سرد موجود

ترا مہمان آجاتا ہے کوئی — تو کیا کچھہ ہوتی ہے مہمان نوازی (یعنی اوسوقت ۱۲)

جو ہے مخلوق کو مخلوق پر رحم — تو رازق کو کیون مرزوق پر رحم

وہ اپنی خلق پر ہے لطف خلق — کیے اوسکی غذا یون اشرف خلق

نہین ظلام ہرگز ذات باری (بسیار مہربان ۱۲) — نہ آئی فہم مین گو سر مخفی (یعنی کافر کو کیا اوسکی غذا کر دیا ۱۲)

جو قاصر ہوئی انسان کی فراست — تو کب ہے مبطل اسرار حکمت

وہ حق ہی اوسکی سب افعال حق ہین — بہت سینے یہان ہیبت سی شق ہین

که اوسکا علم ذات و علم افعال | نهین هے وسعت انسان پامال
وسیا معترض سن هوش سے بات | یهه کیا بکتا هے احمق تو خرافات
تجهی ای شخص یهه جرات هی کیونکر | که هوئی معترض تو اوس خدا پر
که تو اک کرم سرگین و نجاست ؛ | تجهے یهه طمطراق اور یهه طلاقت
هوا تو قادر بیچون په طاعن | علیک اللعنة من کل لاعن (زبان آزوری ۱۲)
کهان بی علت و بیچون سبحان | کهان تو ای سراپا علت انسان
جهانمین جو هین ابرار الٰهی | مطیع امر و اسرار الٰهی
سمجهه سکتا نهین تو اونکی اسرار | اگر ای شخص سرتا پا غلط کار ؛
قیاس اونپر کری تو کار اپنا | تو شیطان کو بناۓ یار اپنا
نکوکارون کی کاروبار کچهه اور | تری اطوار ای بدکار کچهه اور
جو خود سے خالق ابرار و اخیار | عزیز و قادر و جبار و قهار
غضب هی اوسکی کار اپنی سی سمجهی | خدا کی اختیار اپنے سے سمجهے
جو اپنے فعل سے فعل خدا کو | کیا هموزن بهولا کبریا کو ؛
قبایح کا بنایا اوسکو مرجع | نهو یگا کوئی امر اس سی اشنع ؛
کهان وه شان افعال الٰهی | کهان یهه فعل واهی تیرے پرتبا هے
ابی کچهه شرم بهی آتی هے تجکو ؛ | خدا پر قادح تنزیه تو هو ؛
تری اوتار بداطوار و بدکار ؛ | کمند نفس و شهوت مین گرفتار ؛
زنا کرتے رہے اکثر همیشه | زناکاری رهی اکثر کا پیشه
نه آیا فرق اوتاری مین اونکے | نه آیا شک نکوکاری مین اونکی
کیا برمهانی گرچه قصد دختر | نه آیا اس سی کچهه الزام اوسپر ؛

کیا جو کچھہ برسپت دیوتا نے | کہ حال اوسکا دل ممتا ہی جانی
نہ تہا مخدوم وہ ہر دیوتا کا | نہ آیا اوسپہ الزام اس زنا کا
کیا اندر نے جو گوتم کے گہر مین | نشانی اوسکی روشن ہی قمر مین
بیان اوسکا ابہی آتا ہے شروح | جو ابواب فروج اوسپہ ہتی مفتوح
رہا پہر بہی وہی جنت کا سلطان | اوسکی دست قدرت مین ہی باران
کیا کیا کچھہ کرشن بہیا نے | کبہی جاتا تہا خود مکہن چرانی
کبہی کپڑی نہالی والیون کے | اوٹہا کر لیگیا چہپ کر اونہون سے
نشیمن پہر کیا شاخ شجر مین | رہین تہا ننگیان اوسکی نظر مین
نگاہ شوق سی لوٹی مزی یہہ | نہ اوس سے چلتے جی چہوٹی مزی یہہ
ہوا ظاہر جب اونکو اسکا یہہ شر | سب آئین آگی چہپی ہات رکہہ کر
یہہ کہتی تہین حیا سی سر جہکائی | کہ کپڑی دو کہنیا جی ہماری
کہا تب دو نہین یہہ پوشاک تمکو | کہ تم سب ہاتہہ باندہی آگی آئو
ہوئین ناچار پہر وہ نیک رائین | اگرچہ کہل گئین وہان شرمگاہین
مگر وہان ہات باندہی ہی بنی بات | کہلا یون عقدہ اون تہون سے یہہ بات
وہ کپڑی دیکی گو دل پکڑی آئی | مگر اون ننگیونکو کپڑی ہی آسرے
کیا پہر دیر تک نظارۂ فرج | لیا اوس زاغ نی ہر پارۂ فرج
دیلی اوس زاغ کو سب گوشت پارے | تو کپڑی دی اونکی چہوڑی اوسنی سارے
وہ کوا جنکو لیکر اوڑ گیا تہا | اور اونکی گوشت پارے تاکتا تہا
ہزارون گوپیون مین سانڈ تہا وہ | کبہی خود ناچنی کو بہانڈ تہا وہ
غضب ہے ہندوؤنکا وہ خدا ہے | اور اوسکو ایسا ایسا کچھہ روا ہے

مین

نہین اتنک قباحت اوسمین آئی
تیاج ساری عالم کے سب انپر
گروہ پہر وہین مقبولِ دل ہین
جو ہین افعال انکے پر فضیحت
جو ہین اک کمترین خلقِ مولی
ہمیشہ حسنِ ظن اوتارسی ہے
جو ہی خلاقِ خیر و شر جہانمین
مگر یان نقص یہان آتا ہی لازم
جو تیری بیدسی ہوتا ہے ثابت
یہ تیرا بید کہتا ہے خدا کو
تمہین بعلم ہونیکے تمہین ہو
تمہین سب زنہرنون کے پیشوا ہو
روایت یہہ اُپنکہد مین لکہی ہی
گواہی صاف دیتا ہے تجہہ بید
کہ ست نی رج نی تم نی ہو کے باہم
یہ ست رج تم صفاتِ ذوالمنن ہین
ہمیشہ اوسکو یہ پکڑی ہوئی ہین
مگر وہ جہل و ناواقفی سی اپنے

ذہین باقی رہی اوسکی خدا نے
ہمیشہ عوو کرتے ہین سراسر
اگرچہ معصیت سی متصل ہین
سمجہتے ہین یہہ ہندو سب فضیحت
ہوا ہر فعلِ بد ہی نیک اونکا
جو بدظنی ہی تو غفار سی ہے
جو حاکم ہی زمین و آسمان مین
تقدس مین الوہیت مین عالم
ذرا تو مجہسے سن کیا کیا ہی ثابت
تمہین ہو ہیچ قوم اور چور تم ہو
زمانی کی بُرائی ہی تمہین ہو
تمہین ٹہگ ہو ٹہگون کے پیشوا ہو
وہی ہی جہوٹ اور سچ بہی وہی ہے
یہہ ہمیر بہی تمہارا کہل گیا بہید
معاذ اللہ اوسی باندہا ہے محکم
مگر گویا کہ یہہ تینون رسن ہین
یہ اعضا اوسکی سب جکڑی ہوئے ہین
نہین کچہہ جانتا کیفیت ان کی

تحقیق معنی ست و رج و تم حسب عقائد ہنود بلی کرم

یہہ ست ہی قوت عقلیہ کا نام
یہہ رج ہے قوت شہویہ کا نام

غضب کا نام ہند مین یہہ تم ہے
خدا کو اسطرح کہنا ستم ہے

اگر کچہہ اور بہی ہے شرح درکار
تو دیکہا کر ہمیشہ سوط جبار

اتہربن بید مین یہہ اور بہی ہے
کہ یہہ جو سارا عالم ہے وہی ہے

جتاتی کوئی اندرمن کو یہہ بہید
سر نیون پر لگا کر چار سو بید

جو پوچہو چار سو کا کیا سبب ہے
وہ چارون بید کا علامہ اب ہے

اگر وہ اون سی غافل ہے سراسر
تو یاد آجائینگی بیدون سی پٹ کر

جو یاد آئینگی پٹ کر بید سے بید
تو پہر نکلین گے ہر ہر چہید سی بید

کہ ہان یہہ بید مین بیشک لکہا ہے
بدی ہی جو ہے رہزن خدا ہے

بندہا ہی وہ جہالت کی رسن سے
نہین نسبت کچہہ اوسکو علم و فن سے

وہ خود بی علم ہے اور کذب بہی ہے
نظر آتا ہے جو کچہہ سب وہی ہے

قبائح سارے عالم کے ستمگر
ہوئی بیدون سی ہیان عائد خدا پر

نہین ہے وہ کلام پاک رحمان
سراسر ہے وہ اک تلبیس شیطان

کہین ایسا نہین قول مسلمان
کہ جس سے لازم آئی قبح سبحان

اگر وہ ہی تو ہی ہر بید خوان سے
مطیعون سی مطاع ہندوان سے

کہا تو نی سزا کسکے لیے ہے
ذرا فرما جزا کسکے لیے ہے

تو ہم کہتے ہین تو اوسکو ذرا سن
اگرچہ تنگی تو ہو جائیگا سن

کہ امر کبریا دو نوع پر ہے
سمجہنا کچہہ اگر تجکو نظر ہے

کہ تکوینے ہے امر نوع اول
جو ہو سکتا نہین ہرگز مبدل

نہین ممکن خلاف اوسکا جہان مین
زمین مین جوف مین ہر آسمان مین

مہابہارت مین ہی جسکو لکہا ہے — کہ جو کچھ ہو چکا اور ہو رہا ہے

خدا کا امرِ تکوینی ہے وہ شئے — پرم ہنس اوسکو کہتا ہے اَمٹ ہے

اتہربن بید کو اپنے ذرا دیکہہ — پرم ہنس او سمین یہان کہتا ہے کیا کچہہ

وہ تشریعی ہے جو ہی امرِ ثانی — یہان ممکن ہوا عصیان فانی

ہوا ہے اسمین واقع اوس سے عصیان — کہ جیسے بت پرست اور دیو شیطان

ہمیشہ ہما سے امرِ جدا ہین — دو عالم مین مطیعوان سے جدا ہین

جو تشریعی ہے امر و نہی سبحان — مرتب ہی جزا او سپر بہر آن

مطیعِ امرِ تشریعی ہین جو لوگ — جزا کے مستحق ہوتی ہین وہ لوگ

سزا کے مستحق ہین بس وہ کافر — کہ جو ہین امرِ تشریعی کے منکر

سزا کے مستحق ہین وہ گنہگار — کہ جیسے فاسق و فاجر زناکار

جو سنتا ہی مثال اوسکی تو سن یہان — کہ اندر دیوتا مین ہین جو عصیان

ہوئی جب زوجہ گوتم سے تسکین — تو تہا وہ مقتضائی امرِ تکوین

مگر تہا امرِ تشریعی کا عصیان — وہ یون زانی ہوا مشہورِ دوران

تعجب ہی کہ خود تو معتذر ہے — کہ تقدیرِ الٰہی سے یہہ وہ شئی

کہ اندر ہو گیا جس سے زناکار — ہوا پہر باوجود اسکی خطا دار

سزا کے قابل اوسکو جانتا ہے — سزا کو واجب اوسپر مانتا ہے

بہلا اس سی بہی کچہہ عذر ہی کب — کہ اندر ہوئیگا بیشک معذب

یہہ لکہا تحفۃ الاسلام مین ہے — یہہ تیرا عذر اوس مقام مین ہے

تو کیا بیہودہ کاری ہی یہہ تیری — عجب غفلت شعاری ہی یہہ تیری

وہان کچہہ اور کہتا ہی یہان اور — ہنین اپنے سخن کی نقص مین غور

له برصفحه ۵ تحفة الاسلام مطبوعه
اول اندر مین معذرت زنای اندر
دیوتای خود کرده است و اینجا
بحکم خود نفس باید و بدید مسل بجلت
دران باید کشید لیکن در نسخه
مطبوعه ثانیه محو و اثبات
بسیار امور کرده است درین
خود کذب و بطلان دین او
ہویدا است ۱۲ منه

جو مختل ہین یہ تیرے ہوش و تدبیر — تو کیا سمجھے تو خیر و شر کے تقدیر
یہہ تقدیرِ خدا وہ سرِّ حق ہے — کہ اسکے فہم سی ہر رنگ فق ہے
جہان فہمِ خواصِ حق نہ پہنچے — وہ سمجھے عامی اپنا منہ تو دیکھے
کہان عصیانسی پہر شیطان کو پاکی — رہی وہ امرِ تشریعی کا عاصی

اندر من

اگر کچھہ اختیار انسان ہے رکہتا — تو مین دریافت یہہ کرتا ہون تبلا

تیغ زن

جو شعرِ پُر فصاحت ہے تو یہہ ہے — جو موزون بالصراحت ہے تو یہہ ہے
جو کہدیتا تو یہہ ہی سامنی تہا — کہ مین یہہ پوچھتا ہون تجھسی تبلا
یہہ مین اب پوچھتا ہون تجھسی سُن تو — یہی دعوای سحبانی ہے تجکو
جو باندہا تو نی ہمین حرفِ دریافت — تکلف ہے کیا یہان صرفِ دریافت
یہہ اپنی دل ہی کو سحبان تو ہے — تکلف برطرف دہقان تو ہے
فصاحت یہہ بلاغت یہہ سخن یہہ — صفاتِ حق مین گستاخانہ پن یہہ

اندر من

نہین واجب خدا پر گر کوئی شے — وہ خود مختار فاعل ہر طرح ہے
تو وہ ہرگز کبہی ملزم نہین ہے — جسی جس جا پہ چاہی وہانیہ بہیجے

تیغ زن

خبر ہے کچھہ ہی ماقبل روی سے	ہوا مجروح تو نقل روی سے
وہان فتحہ یہان کسرہ جو آیا (یعنی حرف روی)	تو اسنی صاف ہمکو یہہ جتایا (تیرا)
کہ اونچی نیچی ہے تیری ترازو	کہان ہی شاعری مین زور بازو
غلط ہی تیرا ہر دعوی غلط ہے	یہہ تیرا مدعی ہونا غلط ہے

اندر من

کری ابلیس کو جنت کا راہے	نبی کو دی سقر خواہی نخواہے

تیغ زن

غضب اری خدا کا تجکو کافر	عبث تو آپ کو کہتا ہے ماہر
خلاف وعدہ کب کرتا ہی مولے	کہ خلف وعدہ سی اعلی ہے مولے (علوم کا)
نبی سی وعدۂ جنت ہوا ہے	تو اون سی اپنی وعدہ کی وفا ہی
وعید نار شیطان کی لیے ہے	تو شیطان نار سوزان کی لیی ہے

اندر من

بہلا ہی انس وجان سی کسکی طاقت	کری جو روبروئی حق شفاعت
نہین وہان دخل ہرگز این وآن کا	جو ہو ہمدم خداوند جہان کا

تیغ زن

شفاعت مصطفے کی امر حق ہے	شفاعت انبیا کی امر حق ہے

محمد وہ شفیع عاصیان ہین | کہ خود سلطان خیل شافعان ہین (یعنی جماعت شفاعت کنندگان)
کہ ہونگے شفیع اونکے طفیلے | گروہ انبیا بہی اولیا بہی
طفیلے اونکے ہونگے فرشتے (علیہم السلام) | کہ بخشائینگے بندون کو خدا سے
طفیلی اونکے عالم ہونگی وہان | کہ ہونگے شفیع اہل عصیان
طفیلے حافظ قرآن ہونگے | کہ وہ بہی شافع انسان ہونگے
نہین وہان دخل بیشک بے اذن کا | مگر جب اذن ہو خلاق جہان کا
تو پہر کیا ہے شفاعت مین تردد | گدا پر شاہ کو جب ہو تفقد (التفات)
کہی کیونکر نہ حال دل گدا ہے | جو پاوے اذن شاہنشاہ سے ملے
نہین امر شفاعت مین ذرا شک | یہہ سچ ہے اذن حق ہی آئین بیشک
شفاعت سی عبث منکر ہوا تو | شفاعت کی نہین سمجہا ہے کیا تو
شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے | شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے
شفاعت ثمرہ ہے اذن و رضا کا | دعا کا نام ہے اور التجا کا
شفاعت عجز پیش کبریا ہے | ثنا ہے التجا ہے اور دعا ہے
مغالط تیری و مبازی یہہ سب ہے | شفاعت ہمسری مولی سی کب ہے
مغالط کیا ہی تو احمق ہے بالکل (ای مغالطہ) | کہان تجکو شفاعت کا تعقل
شفاعت دیکہہ ثابت بید سی ہے | کہ وہ بہی اک دلیل اپنی لیی ہے
خبر تجکو نہین کچہہ اپنے دین کی | خبر کیا ہوئی دین مومنین کی

روایت منقول از بیکل اپنکہد معتبر ہنود از اتہربن بید معتمد فریق نامحمود

یہی بیکل اپنکہد مین لکہا ہے | اتہربن بید سی ثابت ہوا ہے

که جو افعال بد کو آپ چھوڑے
اودہر اجداد کی جانب سی اکلیس ۱۲
عذاب نار سے محفوظ رکھے
پڑھے جو بید یعنے علم و حکمت
ہی خود نیک کار اور نیک کردار
کری مخلوق سے گذران اچھی
شعار اپنا کرے وہ اہل حکمت
تو ہو جاتا ہے اس رتبی کا وہ نیک
پدر سی سوی لے علے ایک سو ایک
اونہین بیکنٹھ مین پہنچائی وہ شخص
جو ذات پاک مین یہان محو ہو جائے
پکڑے ہات جسکا یا وہ دانا
وہ دے یعنے بخشوائی اونکو سب کو

تو وہ اکلیس ۱۲ پشتین بخشوائے بد
ادہر اولاد کی جانب سی اکلیس ۱۲
اونہین جنت سی وہ محفوظ رکھے
پڑہائی غیر کو بہی علم و حکمت
بتائی غیر کو بہی نیک اطوار
رہی خوش خلق رکھی شان اچھی
شجاعت اور عفت اور عدالت
کی پشتین بخشوائی ایک سو ایک
پسر سی سوی اور ایک سو ایک
بچا کر نار سے لیجائی وہ شخص
وہ دیکھی جسکو یا آواز سن پائی
مکت ان سبکی کر دیتا ہے تہا
جہنم سے بچائی اونکو سب کو

روایت اسکندہم بہاگوت ستند اہل کفر و ضلالت

جو تہا اجاہرلس اک شخص نامی
بہہ اسکندہ ہم مین بہاگوت کی
که بہگوان اوسکا کہنا مانتا تہا
که اوسکو اور جسکو اوسنے چاہا

شفاعت سی ہتی اوسکو شادکامی
عیان لکہا ہوا ہے جو که دیکھے
شفاعت اوسکی بہتر جانتا تہا
دیا بیکنٹھ مین ہرجی نی باسا

روایت مہابہارت معتبر اہل شرارت

محمد وہ شفیع عاصیان ہین ۔ کہ خود سلطان خیل شافعان ہین
(یعنی جماعت شفاعت کنندگان)

کہ ہوینگے شفیع اونکے طفیلے ۔ گروہ انبیا ہے اولیا ہے

طفیلے اونکے ہوینگے فرشتے ۔ کہ بخشائینگے بندون کو خدا سے (علیہم السلام)

طفیلی اونکے عالم ہوینگی وہان ۔ کہ ہوینگے شفیع اہل عصیان

طفیلے حافظ قرآن ہونگے ۔ کہ وہ بہی شافع انسان ہونگے

نہین وہان دخل بیشک بن اوان کا ۔ مگر جب اذن ہو خلاق جہان کا

تو پہر کیا ہے شفاعت مین تردد ۔ گدا پر شاہ کو جب ہو تفقد (التفات)

کبہی کیونکر نہ حال دل گدا سے کہے ۔ جو پائی اذن شاہنشاہ وہ ملے

نہین امر شفاعت مین ذرا شک ۔ یہہ سچ ہے اذن حق ہی آہی یکایک

شفاعت سی عبث منکر ہوا تو ۔ شفاعت کی نہین سمجہا ہے کیا تو

شفاعت ہمدمی کب ہی خدا سے ۔ شفاعت ہمسری کب ہی خدا سے

شفاعت ثمرہ ہے اذن و رضا کا ۔ دعا کا نام ہے اور التجا کا

شفاعت عجز پیش کبریا ہے ۔ ثنا ہے التجا ہے اور دعا ہے

مغالط تیری دمبازی یہہ سب ہے ۔ شفاعت ہمدمی مولی سی کب ہے

(ای مغالطہ)
مغالط کیا ہی تو احمق ہے بالکل ۔ کہان تجکو شفاعت کا تعقل

شفاعت دیکہہ ثابت بیدسی ہے ۔ کہ وہ بہی اک دلیل اپنی لیی ہے

خبر تجکو نہین کچہہ اپنے دین کی ۔ خبر کیا ہوئی دین مومنین کی

روایت منقول از پنگل انگہد معتبر ہنود و از اتہربن بید معتمد فریق نامحمود

یہی پنگل انگہد مین لکہا ہے ۔ اتہربن بیدسی ثابت ہوا ہے

که جو افعال بد کو آپ چهوڑے — تو وه اکیس پشتین بخشواے
اودهر اجداد کی جانب سی اکیس — ادهر اولاد کی جانب سی اکیس
عذاب نار سے محفوظ رکهے — اونهین جنت سی وه محظوظ رکهے
پڑهے جو بید یعنے علم و حکمت — پڑهاے غیر کو بهی علم و حکمت
بنے خود نیک کار اور نیک کردار — بناے غیر کو بهی نیک اطوار
کرے مخلوق سے گذران اچهی — رہے خوش خلق رکهے شان اچهی
شعار اپنا کرے وه اہل حکمت — شجاعت اور عفت اور عدالت
تو ہو جاتا ہے اس رتبے کا وه نیک — کہ پشتین بخشواے ایک سو ایک
پدری سوے اعلے ایک سو ایک — پسری سوے ادنی ایک سو ایک
انہین بیکنٹه مین پہنچاے وه شخص — بچا کر نار سے لیجاے وه شخص
جو ذات پاک مین یہان محو ہو جاے — وه دیکهے جسکو یا آواز سن پاے
پکڑے ہات جسکا یا وه دانا — مکت ان سبکی کردیتا ہے تنہا
وه سے یعنے بخشواے اونکو سب کو — جہنم سے بچاے اونکو سب کو

روایت اسکند ہم بهاگوت مستند اہل کفر و ضلالت

جو تها راجا پرکشت اک شخص نامی — شفاعت سی ہتی اوسکو شادکامی
یہ اسکند دہم مین بهاگوت کی — عیان لکها ہوا ہے جو کہ دیکهے
کہ بهگوان اوسکا کهنا مانتا تها — شفاعت اوسکی بہتر جانتا تها
کہ اوسکو اور جسکو اوسنے چاہا — دیا بیکنٹه مین ہرجی نے باسا

روایت مہابهارت معتبر اہل شرارت

مہابہارت مین ہی یہہ ہی تومرقوم
خطائین تجہسی گر ہوئین کبیرہ
دعا مان باپ کی اوستادجی کی
وہین اوٹہہ جائی تجہسے بارِ عصیان
کتابین یہہ تمہاری معتبر ہین
کتابین یہہ تمہاری ہین مُسلّم
یہہ جزئی اور کلی بی شناعت
توپہر ای بی بضاعت پر شناعت
تری انکار علم یا مقبول ہین یہہ
کتابین یا کہ ہین مقبول ومحمود
ہمارا مدعا دونون طرح سے

مگر ای بے خبر کیا تجکو معلوم
اگرچہ بیشتر ہوئین کبیرہ
جو ہو جائی شفاعت خواہ تیری
بنی جنّت کی قابل دوزخی وہان
مگر آپ اونسی بالکل بخبر ہین
کہ احکام وخبر ہین جنکے محکم
ہوا ان سب سی اثباتِ شفاعت
کیا توفی جو انکارِ شفاعت
کتابین ساری نامقبول ہین یہہ
تری انکار ہین مردود ومطرود
یہان حاصل ہے تو سمجھے نسمجھے

اندرمن

شعاعِ نور کہنا پر خطا ہے
کہ دونون لفظ کا ایک مدعا ہے

تیغ زن

اصولِ دینِ ہنود مین لکہا ہے
خبر کیا تجکو ای خفاشِ ظلمت
اگرچہ دونون آپسمین قرین ہین
شعاعِ مہر ہے یہہ دہوپ تجہسے

شعاعِ نورِ بے کیف خدا ہے
شعاع و نور مین ہی کیسی نسبت
مگر وہ متحد ہرگز نہین ہین
مگر یہہ دہوپ کب ہی مہر انور

شعاع

شعاع اوس دھوپ کی پھر سایہ مین ہے	پھر اوس سایہ سی حاضر سایہ مین ہے
کہ حاضر روشنی ہے سایبان مین	گئی ہے اوس سی اندر کی مکان مین
یہہ سب دس یک سورج کا سبب ہے	مگر یہان اتحاد ان سب مین کب ہے
جو اتی تاب دالانون مین اوجالا	نہین ہے مہر تابان نام اوسکا
اگر ان نورِ مہر اوسکو کہین گے	نہ کچھ مہر سپہر اوسکو کہین گے
اگر سارا جہان خورشید ہوتا	تو سچا تو بہی ای بی دید ہوتا
یہہ تعلیقِ محال اسبات کی ہے	کہ تو صادق نہین ہے مفتری ہے
نہ یہہ سارا جہان خورشید ہوگا	نہ سچا اخفش بی دید ہوگا
اگر ہوتی نگاہِ غور و عبرت	نہوتی تجکو اس بک بک کی جرات

اندرمن

یہہ مین معنی مین ہر دو روشنے کی	اضافت اسکی جانب اوسکی بد ہے

تیغ زن

جو پڑ کہائی کناگت کی ضیافت	وہ کیا جانی کہ ہی کیا شی ضیافت
ڈکارین پر عفونت لیکے خوش ہو	کہ ہے لسیار خواری ہضم تجکو
نکالا کر ہمیشہ گوز منہ سی	نہ بک مردود نا فیروز منہ سی
یہہ تیرا منہ نہین مقعد ہے مردود	اور اوسکا گوز قولِ بد ہی مردود

اندرمن

محمد کو جو کہیے نور کا نور
تو کر دور و تسلسل اسمین منظور

تیغ زن

نہ اتنا جھوٹ بول اے شخص پر زور
کہان لکھا ہے اوسمین نور کا نور

اگر لکھتے تو ہو سکتا تھا یہ بھی
نہین یہان ہمکو لازم شرح اوسکی

کہی دیتی ہین پہر بہی مختصر ہم
کہ جس سے دفتر کا فر ہو برہم

کہ نام پاک ہے اللہ کا نور
تو ہی بک کیف وہ نورِ خدا نور

ہوا نورِ نبی مخلوق اوس سے
کہ سب ہین بالعدم مسبوق اوس سے

ہوئی اس نور کو اوس سے اضافت
تو اس سے لازم آئی کیا قباحت

اضافت جیسی عبد اللہ مین ہے
اضافت جو رسول اللہ مین ہے

تو اے احمق وہی نسبت یہان ہے
بیان کر اسمین عینیت کہان ہے

کہی کوئی نبی کو نور کا نور
تو کیون جلتا ہے تو شیطان مقہور

جو لکھا ہے یہان دور و تسلسل
جتایا علم کا کیا ہے توغل

کہ ہو تمین ہر عوبص فن سے ماہر
بیان کرتا ہون اپنا علم ظاہر

کہین سے سیکھہ کر جب آئی ہونگے
تو دہوکی مل بہت اترائی ہونگو

سنایا ہونگا گہر مین بہی جا کر
اوو پہر بہی دور لینگی کا ہلا کر

کہا ہونگا کیون اترائی لالا
ہمارا دور ہے تمسے بہی اعلے

کہا تونے جو یہان دور و تسلسل
تو بس اوسکی مثال ایسی ہی ہے کل

مثال بقال سنبق خصال

ترا بہائی کوئی بنیا کہین تہا جو
کوئی جب اوس سے سودا لینی آتا

تو کہتا نون ہی ہے تیل ہی ہے
یہہ اٹوا سن دوکا نکا ہیل ہی ہے

تجہے دوران سر ہے دور کیا ہے
جو سر پہرتا ہے تو پہر غور کیا ہے

وہ چکر آگیا ہے تیرے سر مین
کہ ہین ارض وسما اوٹے نظر مین

غلط دیکہی جو یہہ ارض وسماوات
وہ کیا دیکہی سمجہ اسرار کی بات

مگر ہان گوپیون مین ملکے اکثر
کنہا جی ہی کہلیتے تہے چکر

نچاتی تہی اونہین خود ناچتی تہے
وہ چکر کہاکے بے سُدہ ناچتے تہے

وہ گوری گوری ہاتہہ او سانولی ہاتہہ
مسلسل ناچ مین رہتی تہی دن رات

پکڑکر گوپیان دستِ خداوند
اوداسی ناچتین تہین سلسلہ بند

تو سچا ہے یہان تو بی تامل
تری دلمین ہین وہ دور و تسلسل

یہہ تجکو دہیان ہے اپنی خدا کا
تو وصف اوسکا زبان پر دل ہی آیا

اندرمن

ہوا اس قول سی یہہ صاف پیدا
ہوا شکل محمدؐ حق ہویدا

خلافِ قولِ قرآن ہی یہ گفتار
بشر احمدؐ کو لکہا ہے بتکرار

کہان وہ اب ہے اب ہی حق فراموش
خدا کی ذات پر خواب خور و نوش

تیغ زن

غلط ہے تیرا استدلال جاہل
ابہی ہم کرچکی ہین اوسکو باطل

بشر بیشک رسول کبریا ہین
بشر بیشک محمدؐ مصطفے ہین

محمدؐ مصطفےٰ ہین بندۂ حق
رسولِ کبریا ہین بندۂ حق

مسلمان کب ہین قرآن سی مخالف
مسلمان کب ہین ایمان سی مخالف

کہ ہی انسی الوہیت کا اثبات
محمدؐ کی عبودیت کا اثبات

مگر اَحول جو چشمِ دل کا تو ہو (یعنے اللہ کے الوہیت)
نظر کیونکر نہ آئین ایک کی دو

پہر آگی اس سی کی جو تو نی بکواس (کتابین)
تری اوتار ہتی ایسی ہی خناس

کہ رکہا عیش دنیا سے سروکار
کیا بدکاریون کا گرم بازار

بیان کچہہ فعل اونکے ہو چکی ہین
ابہی کیا ہے بہت باقی رہی ہین

ابہی تو اونکو لکہی جائینگے ہم
تجہی لکہہ لکہہ کے دیتی جائینگے ہم

نہین اپنی زبانِ خامہ یہان بند
بعونِ اللہ ہو تیری زبان بند

کہان وہ دیوتا اوتار بدکار
کہان وہ سیّدِ ابرار و اخیار

محمدؐ رحمۃً للعالمین ہین
محمدؐ خود شفیعِ مذنبین ہین

محمدؐ مصطفےٰ عصیان سی ہین پاک
گواہ اسپر ہین اہلِ ارض و افلاک

وہ مرسل ہین نبیؐ اللہ ہین وہ
کہ صد فخرِ صفی اللہ ہین وہ (آدم علیہ السلام)

وہ مغفورِ حق و مرحومِ حق ہین
وہ محفوظِ حق و معصومِ حق ہین

کہان وسعِ بیان ہین اونکی اوصاف
بیان کیا خود عیان ہین اونکی اوصاف

مشارق سے نظر کر تا مغارب
کہ ہے دینِ رسولؐ اللہ غالب

جو اس عالم مین قرآن کو ہی شہرت
وہ کسکے بید و پوران کو ہے شہرت

جو اس دینِ مسلمان کو ہی شہرت
وہ کسکی دین و ایمان کو ہی شہرت

جو ہر یک مومن انسان کو ہی شہرت
کب اہلِ کفر و طغیان کو ہی شہرت

کسو نی ایسی دیکہی ہون دکہائی
سنی ہوئین تو ہمکو بہی سنائی

ابہی ایمان لاکر تو ذرا دیکھہ	کہ آنکھین تیری کھل جاتین ہین کیا دیکھہ
نظر آئینگی جب اوصاف احمد	نظر آئینگے ساری دیوتا بد
خدا کے فضل سی تو ہو کی ہشیار	وہ لکھی ہجو کفر و جمع اوتار
جو مولانا عبید اللہ نے لکھی	نصیحت اوس ولی اللہ کی لکھی

اندرمن

اگر سایہ نہ اوسکا اصل مین تہا	تو آگے منکرون کی صاف کہتا
کہ میرا معجزہ ظاہر یہین ہے	جو میری جسم کا سایہ نہین ہے

تیغ زن

بہت سی معجزات اونکی تہی ظاہر	مگر منکر رہے جو جو تہے کافر
ہوا شق القمر بہی اونکے آگے	مگر وہ کسطرح ایمان لاتے
مقدر ہی نہتا ایمان اونکا	تو گویا جسم تہا بی جان اونکا
اگرچہ مہ شق ہو یا قمر ہو	مگر کیا جسم بیجان کو خبر ہو
ولیکن جو کہ اہل عقل و دین تہی	وہ اونکے حقمین سب عین الیقین ہے
مقدر ہو چکا تہا جنکا ایمان	وہ کافر ہی ہوئی لاکہون مسلمان
مسلمان اب بہی ہوتی ہین ہزارون	ہزارہا کفر سے ہوتی ہین ہزارون
نظر آتا ہے جب اعجاز قرآن	بہت ہندو ہی ہوتی ہین مسلمان
مسلمان بہی کوئی ہوتا ہے ہندو	یہہ سچ ہے ہر طرح جہوٹا ہے ہندو
یہہ ظاہر ہے اب تک معجزے قرآن	مگر تم ایسے کب لاتی ہو ایمان

کتابین تیری سب نا معتبر ہین
تری یک یک سی وہ کیا معتبر ہین

اگر ہین تو وہ کسنے جمع کین ہین
بیان کر کون اونکی کاتبین ہین

بیان کر نام سبکے ای خردمند
پھر اسناد اونکی لا تو سلسلہ بند

کہان ہی کافرونکا سلسلہ ہان
مگر زنجیر دوزخ ہو تو ہو وہان

جو اترائین تو انکی عز و شان ہے
کہ انکا سلسلہ ایسا گران ہے

کہ اوسکا ایک حلقہ کوہ پر آئی
تو اپنی بوجھہ سی تحت الثری جائی

تعارض ہی وہان ہر ہر بیان مین
تناقض ہی وہان ہر داستان مین

بیان ہی دیوتاؤن کی زنا کا
مقوی باہ کی نسخے ہین گویا

کسو راوی سی کچھہ ہی بہی روایت
تو اوسمین ہی تعارض کی نہایت

جو راوی ہین تو اکثر ہین وہ زانی
کسو کی بات کب زانی کی مانی

سوی کفر و شرک و بت پرستی
روایت مشتبہ ہوتی ہے اوسکی

نہین ہی اسمین کچھہ بہی لطف سی
[illegible] کچھہ سے تمہاری ہی سلف کی

اگر مطلوب ہی حسن روایات
تو [illegible] کو تو دیکھہ [illegible]

کہ کیا اسناد مین انکی بیان ہے
تمہاری سب کتابون سی عیان ہے

جو اور اسناد رکہتا ہے تو لا تو
اگر شرمندہ ہوا ہی بی حیا تو

ہماری راویون پر معترض ہے
ترا ہر [illegible] آپ ہی [illegible] ہے

وگرنہ ہمسے لے اسناد قرآن
[illegible] شائع ہوتا [illegible]

سبیل مرشد سے اسناد کیا ہے
[illegible] معلول [illegible]

طلب کر ہمسے تو اسناد اخبار
وہی جو ہی کلام [illegible] ابرار

کہ سب راوی ثقات انکی بہی ہین
عجب صادق روات اونکی بہی ہین

مگر اے تیغ زن ہان کیا ہے مذموم … جہان عقل و حیا ہو جائی معدوم

یہہ سن تو ہمسے ای بد دین بدذات … کہ یون مُہرِ نبوت کا ہے اثبات

وہ تہی بے شبہ و شک مُہرِ نبوت … منور ختم فرمانِ رسالت

وہ تہی ہمشکل و مشبہِ زرِّ حُجلہ … وہ تہی ہمصورت بیضِ حمامہ

نہی ۔۔۔ اغ کی صورت مین زنہار … لگین کذاب تجکو داغ فی النار

کہ تو کہتا ہے اوسکو داغ تہا … نبی کی مہر دین کا باغ تہا وہ

ہوی وہ باعثِ ایمانِ سلمان … ہوا وہ دیکہکر اوسکو مسلمان

ہوی یہہ اوسکی نقل اون راویون سے … کہ ہی لشکین عقل اون راویون سے

محالِ عقل ہے یہہ بے تکلم … کہ ہو ذی کذب کا اوپر قوم

بڑہی ہی رتبۂ فائق کے ہین وہ … کہ مُخبر مُخبرِ صادق کی ہین وہ

ابو عیسے سی آئی ہے روایت … وہی جو ترمذی ہین پُر درایت

وسائط انکے ساری باصفا ہین … نہایت مین علیِ مرتضےٰ ہین

علی یون ذکر کرتے تہے نبی کا … جب آتا ذکر حسن احمدی کا

حدیث اک طول وہ کرتی تہی منقول … کہ تہا وہ ذکر جان و دل کو مقبول

بہت مرغوبِ دل ہی خوب کا ذکر … وہ تہا ہر خوب کی محبوب کا ذکر

کیا مُہرِ نبوت کا بیان یون … میان ہر دو شانہ تہی وہ موزون

وہ تہی ختمِ نبوت یون تبز مین … رسول اللہ تہی ختم النبیین

روایت دوسری ہی ترمذی سے … طریق اوسکا ہی ہمدم ہی اوسی سی

کہ یعنی ہین جو راوی اوسکی صادق … تو راوی اوسکی ہین اونسی مطابق

عدالت مین دیانت مین صفا مین … صداقت مین امانت مین وفا مین

اودھر ہین انتہا مین بو بریدہ ۔ کہ ہے صدق و صفا مین جنکا شہرہ
وہ کہتی ہین کہ اکدن آئی سلمان ۔ سنو تم اب وہ ہوتی ہین مسلمان
مدینی مین رسول کبریا تہے ۔ درخشان اوسمین وہ بدر الدجی تہی
وہ اک خوان رطب لائی نبی پاس ۔ ہدیۂ تازہ لی آئی سبنے پاس
رسول حق نی فرمایا یہہ کیا ہے ۔ کہا اوسنے ہدیۂ آپکا ہے
یہہ فرمایا رسول اللہ نے تب ۔ بڑا شوہات کہاؤ اس سی تم سب
نظر سلمان نی پہر جب اودہر کے ۔ نظر پشت رسول اللہ پہ کے
نظر آئی وہین مہر نبوت ۔ کہ ہے تصدیق دین مہر نبوت
وہین ایمان لائے مصطفے پر ۔ فدا تہے وہ رسول کبریا پر
یہودی کی غلامی مین تہی سلمان ۔ ہوئی جب وہ یہودی سی مسلمان
لیا مول انکو محبوب خدا نے ۔ دیے قیمت مین درہم مصطفے نی
نہیو نکر وہ سلمان ہوسکے پر ۔ نکیون قربان سلمان ہونی پر
کہ ایسے مشتری ملتی ہین کسکو ۔ مگر اللہ سے ملواتا ہی جسکو
کیا جو تو نی یہہ ثابت بہرحال ۔ کہ تہا داغ برص وہ ای بدفعال
تو ہے تو دلیل اوسکی بیان کر ۔ کتاب اور راوی اوسکی سب عیان کر
کہ ایسا کسنے لکہا ہے کہان ہے ۔ بڑا کذاب تو ای گندہ جان ہے
نہین عقل و حیا تجکو ذرا ہے ۔ کہ ہوتا جس سی کچہہ خوف خدا ہی
قیاس اپنا اگر باندہا ہے تو نی ۔ تو اندر کو کہان چہوڑا ہے تو نی
کہ صدہا جسکے فرجین ہین بدن پر ۔ دلیل صدق نہین اوتارین پر
ابہی سننا تو اوسکا ذکر ہے ۔ ذری دو چار باتین اور سن لے

کہان وہ مہر گفتار محمد ۔ کہان خورشید آثار محمد

کہان شمس حدیث شاہ ابرار ۔ کہان خفاش ظلمت گاہ کفار

نظر مشکات پر تیری کہان ہے ۔ کہ جسمین یہہ چراغ چشم جان ہے

یہہ مسلم کی روایت ہے اوسمین ۔ نظر کر باب اسمار النبی مین

سند کی انتہا مین ہین وہ جابر ۔ کہ ہے صدق و عدالت جن کی ظاہر

وہ کہتے ہین یہہ دیکہا ہے جلوہ ۔ کہ تہی مہر نبوت مثل بیضہ

وہ تہی ہمرنگ حضرت کی جسد کی ۔ ہوا اثبات اس عالی سند سے

کہ تہی ہمرنگ تن مہر نبوت ۔ نہین کچہہ داغ کی سی اوسکی صورت

مگر اک آب و تاب و ہمرنگ مین تہی ۔ کہ دیدہ مومن ہی دیکہے

نظر خفاش کو خورشید کیا آسکے ۔ اگر دیکہی ادہر تو آنکہہ جل جائے

کہان تیری نظر سے منکر حق ۔ کہ تجہکو ہی نظر آئی وہ رونق

وہ آنکہین اور ہین جو دیکہتین ہین ۔ نگاہین اور ہین جو دیکہتین ہین

روایت ہے کہ اس مہر سے تہا ۔ بیان توریت اور انجیل مین تہا

یہی اقوال تہی اون انبیا کے ۔ تبشر ہی جو بعثت مصطفے کے

کہ اونکی پشت پر مہر نبوت ۔ نشان ہوئیگا اسی اقرار امت

وہ تہا اوس مہر مین اک نور تابان ۔ کہ جس سے خیرہ ہوئی چشم انسان

بشکل بیضہ آئی ہین جو نقلین ۔ فقط یہہ اس لیے ہے تاکہ عقلین

مشابہ ظاہر اشیا سے سنکر ۔ کرین ادراک حال مہر سرور

وگرنہ وہ ہے وہ مہر نبوت ۔ کہ ہے سر عظیم اوسکی حقیقت

علامت ہے وہ جس راز نہان کی ۔ سوا اللہ کے کیا جانے کوئی

پھر

فقیر اب پھر وہی دل کی غذا دی | غزل اک مدحِ احمد مین سنا دی

حسنِ عملِ تحریرِ غزل

ہین رسولِ عربی مُہرِ نبوت والے | ایسی ہوتی ہین ولا ختمِ رسالت والے

مُہر ہے وہ فلکِ صدق پہ مہرِ انور | واہ کیا مُہر ہے اور واہ علامت والے

دستِ قدرت سے لگی ہے وہ فترِ اعجاز پہ یون | جسطرح مُہر لگاتی ہین کتابت والے

تاکہ تغییر سے تبدیل سے محفوظ رہے | خلل انداز نہو جائین عداوت والے

کیون نہ تکذیب سے محفوظ رہے وہ معصوم | ہوئین قدرت کی نشان جسکی حفاظت والے

عالم الغیب کے جس دفترِ دینی پہ ہے مُہر | اوسکی تصدیق کا لبِ دل سے کوئی فتوا لے

ختم اللہ علی قلبِ اثیم تو کفور | بادۂ کفر سے وہ ہوگئی سب متوالے

تو وہ دل ہوگئی جب مثلِ دلِ اندرمن | ہو لی ختمِ نبوت کی صداقت والے

دل سے مومن ہوئی جو حضرتِ احمد پہ **فقیر**
اس جہانمین وہی ہین خیر وسعادت والی

اندرمن

جدا ہی تن پہ رکھتی ہین بہت داغ | رکھی ہے داغ دل پر لالۂ باغ

بجا ہے کہیے گر اہلِ رسالت | کر رکھتے ہین بہت مُہرِ نبوت

رکھین ہین سب مسلمان مرد اور زن | جبین پر داغ سجدہ مثلِ سوسن

بلاشک یہ ہی ہین صاحبِ رسالت | کہ پیشانی پہ ہے مُہرِ نبوت

کہون کیونکر تمہارے نبی سے | جسے سمجھو نبی امنین وہی ہے

تیغ زن

لگایا تونے وہ زور اس بیان پر — کہ آئے گندگی تیرے زبان پر

قیاس بے سند ہین تیری باطل — یہہ سب اقوال بدہین تیری باطل

یہہ ہین بالکل مع الفارق قیاسات — کہان کاذب کہان صدق دراسات

تو جہوٹا اور تیرے اقرار جہوٹے — تیرے سب بید اور اوتار جہوٹے

کہ جن سی جہوٹ کی ہے تجکو عادت — اری کذاب تجکو اتنے جرأت

ابے احمق جو بحث علم دین ہے — وہ تیرا سانگ ہولی کا نہین ہے

سفاہت ختم تجہپر ہو چکی ہے — کہ تیری بات جو ہے بی تکی ہے

بیان اسنادسی کر وہ روایت — کہ ہے ہر داغ کی یہہ شان و شوکت

وگرنہ تونے ہمسے داغ کہایا — کہ ہمنے تجکو وہ داغے بنایا

جہان جائیگا تو رو کی زمین پر — یہہ داغ کذب ہی تیری جبین پر

چہپائے گو وہ قشقہ کہینچکر تو — مگر ہے ہر طرح کذاب ہندو

نہ دیکہی کچہہ جو تیرے سچ کے اسباب — سمجہتے ہین تجہے ہندو بہی کذاب

نہین دیتے وہ یون ظاہر مین الزام — کہ ہے خوف نشان اہل اسلام

کہ ہوئینگے اگر ہم بہی شک انگیز — نشان طعن انکے ہوئینگے تیز

جو بید بے ثمر کو پہل لگا تو — بڑا افسوس ہے داغی ہوا تو

کیا کر لاکہہ اپنا گرم بازار — نہو ہیگا کوئی تیرا خریدار

جو یہہ آتش بیانی میری سن پای — عجب کیا خون تیرا جوش کہا جای

وہین ہو جای تو داسغے جذامے — گرے وہ زشت رو داسغے جذامے

اجی لالہ مسلمانوں سی بڑھکر
کہاں مٹتا ہے اب یہہ داغ لالہ
مسلمان سجدہ رب العالمین کو
ادا کرتے ہیں حکم مصطفےٰ سے
نہیں منظور اس دعوی کی قدرت
مگر بیشک یہے ہیں وہ اہل طاعت
اگر تہمت لگائیں انکو کافر
نہیے ممتاز مخلوقات حق ہیں
مماثل اونکا ہو کوئی ہوسناک
ہیں اوتاروں ہی کی عادات بدوہ
وہ مرسل کیا خدا بن بیٹھتے ہیں
وہ استکبار میں جو جو کہ ہتی غرق
بیان ہوجائیگا اونکا ہی احوال
تعجب ہے ہیں یہہ لالہ صاحب
تو سلگائی وہان کچھہ نار مضمون
وہان کچھہ داغ ڈھونڈھی جا بجا ہی
مقابل آفتاب دین کی لائے
لگائی کیا کوئی اوس شمس کو داغ
کہاں شمس الضحے کا نور غالب
مگر جو داغ ہمسے متصل تھے

عبث تمنے یہہ کہا یا داغ دل پر
کہ ہے پر داغ ہر دم باغ لالہ
ہمیشہ خاک پر رکھہ کر جبین کو
تو ہمکو اون غلامان خدا سے
کہ داغ سجدہ ہے مہر نبوت
کہ پیشانی پہ ہے مہر سعادت
وہی ناپاک ہیں اور یہہ ہیں طاہر
محمد مورد آیات حق ہیں
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کہ بن جاتی ہیں مرسل بے سندوہ
خدا آپہی جدا بن بیٹھتے ہیں
سبہی فرعون کی بہائی ہوئی غرق
ذرا کچھہ اور بہی سن لیجے نکال
ہوئی تم ظلمت تکبت میں غائب
اور اوسکی داغ ہی دل ہوگیا خون
اوٹھا کر ادہنکو راہ افترا سے
حقیقت میں وہ آپہی داغ کہائی
مخالف جو ہوا اوس سے کہائی وہ داغ
کہاں اوسکے مقابل داغ کاذب
قنادیل عبادت گاہ دل تھے

وہ کیا یعنی فروج جسم اندر
کہ دل سے چہتی ہو تم اہم اندر

نظر سے کر دیے کیا ایسے غائب
کہ اندہے ہو گئے وہان لالہ صاحب

ستم سے صادر و واردسی الفت
جو ہتی چار خلیطا اون سے نفرت

جو پوچہو تم یہ رمز حال کیا ہے
ذرا تفصیل ہو اجمال کیا ہے

تو جو گذرا ہے یہان میری نظر سے
وہ لکہتا ہون کتاب معتبر سے

قصۂ زنای اندر دیوتا با زوجۂ گوتم و پیدا شدن ہزار فرج بر تنش ازان امر مہتم

ہوئی جب اندر و چندر موافق
بنی وہ زوجۂ گوتم کے عاشق

وہ دونو باکراہت ایسی ہتی نیک
بنا ہمشکل مرغ اونمین سی خود ایک

جو دلمین تہا وہ شوقِ وصلِ طنّار
دلِ شب مین نکالی اپنے آواز

تو گوتم رکہہ نے اپنا سر اوٹہایا
کہ گذری رات وقتِ صبح آیا

سبب کیا ہے کہ مرغا بولتا ہے
رہا یہہ دامِ شب سی ہو چکا ہے

ز کہار کہہ نے پہر بالین پہ سر کو
چلا جلدی سی گنگا تٹ ادہر کو

اگرچہ گنگ گنگا کے زبان ہی
مگر سامر تہیون سی پر بیان ہی

کہا اوسنی ابہی کیون آئی گوتم
ابہی تم ایسی کیون گہبرائی گوتم

نہین آیا نہانیکا اسے وقت
کہ ہے یہہ پہر کی جانیکا ابہی وقت

چلی ناچار گوتم وہا سنی پہر کر
کہ پہر کچہہ سو رہین بستر پہ گر کر

قدم رکہا جو گوتم رکہہ نی گہر مین
تو آیا او رہی جلوہ نظر مین

کہ چندرمان جو انکا دیوتا ہے
اہلیا کا وہ دربان بن رہا ہی

ہمہ تن چشم ہے گہر کا نگہبان
نہ کیون بہتر ہو بستر کا نگہبان

اگر شاغل ہے مشغول قرین ہے
اور اندر دیوتا ہے گھر کے اندر
چڑہا ہے دیوتا پر دیوِ شہوت
وہ لذت گیر ہے وہان ایک سی ایک
جو بر مین غیر کے دیکھی وہ دلبر
تو وہ جو بات مین تہا مرگ چہالا
اور اوسکی حقمین پہر یہہ بددعا کی
نجائیگا یہہ داغ جرم آہو
وہین اوسکی جبین پر پڑ گیا داغ
سیاہی چاند مین یہہ جو عیان ہے
جو دیکھا اسطرح وہان حال چندر
گیا اندر سی یعنی پہر تو اندر
ہوا نارِ غضب سے اوسکے بیتاب
تو گوتم رکہہ نی اوسکو بہی ندا کے
کہ کیا اک فرج کی ہتی ایسی لذت
عیان ہو جائینگے تیری بدن پر
ابہی یہہ بات ہتی گوتم کی منہ مین
بہت بیتاب عشقِ فرج تہا وہ
بدن پر زخمِ عشقِ فرج کہا کر
لقب اندر کا اب یہان وہ روا ہے

تو مشعلچے سے ہے دربانِ امین ہے
بنا تے ہین وکام اندر کے اندر
پری پر دیوتا ہے محوِ لذت
کہ مل کر ہوگئی جان ایک سی ایک
ملال آیا ہے گوتم رکہہ کی دلپر
غضب سے منہ پہ چندرمان کی مارا
کہ ای کمبخت جا تو نی خطا کے
ہمیشہ کے لیے داغی بنا تو
بشکلِ میخِ آہن گڑ گیا داغ
اوسی روزِ سیہ کا بس نشان ہے
تو نکلی وہ جو ہتی اندر کے اندر
وہ بہاگا نوکِ دُم گوتم سی ڈر کر
اوڑا یون جسطرح آتش سی سیماب
ندا کیا کی سراپا بددعا کے
اوٹہا کی جس لیی تو نی یہہ محنت
ابہی فرجین ہزار ای شخص خودسر
ہوئین پیدا تنِ اندر پہ فرجین
ہمہ تن فرج اب یون بن گیا وہ
چہپا تالاب مین خفت سی اندر
شہید فرج کا جو ترجا ہے

کنول کی پہول مین جاکر چہپے آپ — وہین پوشیدہ مدت تک رہے آپ

کنول کہلتا رہا دل کا ہمیشہ — مگر کہلتا ہے رہتا کیا ہمیشہ

کبہی خندان تہا دل اب تن ہی خندان — کہان رہتا ہے یکسان حالِ انسان

ہوا پژمردہ دل خندان ہوا جسم — کنول کی شکل اب تو کہل گیا جسم

اوسی کہلنی مین ہمجنس اپنا پایا — کنول کے پہول نے آخر چہپایا

ہوئی یہہ رقتِ جنسیت آخر — ہوئی تاکہ عیبِ جنس ظاہر

ہوئی پہر بشن کی اونپر عنایت — وہ فرجین بن گئین آنکہون کی صورت

تو نکلی سرخرو اندر وہان سے — ہوئی محظوظ پہر ملکِ جہان سے

مگر اب تک ہزار آنکہین ہین موجود — نشانِ عشق کب ہوتی ہین نابود

جو دو آنکہین ہتین تب تو یہہ غضب تہا — ہزار آنکہین بلا لائین گی کیا کیا

بلا لائین گی سب پنڈا انیون کو — بلا لائین گی سب للائیون کو

جہانکین جو بہگتنی ہو گی ہر کے — رہیگی نذر اندر کے نظر کے

جدہر کو جائینگے افواجِ غمزہ — تو فرجین ہوئینگے تاراجِ غمزہ

خفا اس بات سی ہمپر نہونا — کہان یہہ اور اندر کا بچہونا

تمہارا دیوتا ایسا ہے اندر — کہ یہہ فرجین ہوئین ہین پاک بستر

کہان عقل و حیا ہے ای خطاکار — بنایا شاہِ خلد ایسا زناکار

رہی معبود روشن پہر وہین چاند — نہو داغِ زنا سی یہی کیسے ماند

بیان تحفۃ الہند اس طرح ہے — وہ سچا ہے بیان ہی جسطرح ہے

بہت سچی ہین شاہ تحفۃ الہند — بہت سیدہی ہے راہِ تحفۃ الہند

اگر یون معترض تو بدگمان ہو — کتاب معتبر سے یہہ بیان ہو

یہہ لو موجود ہے امداد اوسکی		تو میری بابن ہے اشاد اوسکی

اثباتِ اصلیتِ قصۂ زنای اندر دیوتا راجۂ بہشت منقول از زیرکران سویم جوگ بششٹ

یہہ ہے جوگ بششٹ معتبر مین ۔ ذرا بہی شک نہین اسکی خبر مین
کہ دل کو راجۂ اندر نے جبدم ۔ بنایا عاشقِ جانانِ گوتم
وہ سلطانِ محبت غالب آیا ۔ اہلیا کا وہ دل سے طالب آیا
گیا صبر و توان کا ہاتہہ سی ملک ۔ گیا بالکل جہان کا ہاتہہ سی ملک
جو دل ہر دم رہی دلبر کے غم مین ۔ کہان پہر مسند و افسر کے غم مین
غلامِ دلربا ہوتا ہے عاشق ۔ اگرچہ ہوئی سلطانِ خلائق
مگر تہی زوجۂ گوتم نکوکار ۔ مطیعِ زوج تہے اور تہی حیادار
کہ تہا آخر ریاضت کش وہ گوتم ۔ رہِ عقبے مین محنت کش وہ گوتم
رکہیشر تہی سب اوسکی کفش بردار ۔ کہ تہی ذی منصب اوسکی کفش بردار
نہ ہات آیا جو اوسکو وہ گلِ تر ۔ رہا خارِ تمنا دل کے اندر
گیا اکدن کہین گوتم رکہیشر ۔ مگر کیا جانتا تہا یہہ وہ بی شر
کہ مرغِ باغ جنت زاغ ہوگا ۔ خزان سی باغ مثلِ راغ ہوگا
غنیمت جانکر اندر نے اوسدم ۔ بنائی اپنی صورت مثلِ گوتم
گیا بی اذن گہر مین حق فراموش ۔ ہوا جانانۂ گوتم سے ہمدوش
نشانہ پر لگا تیرِ تمنا ۔ ہوئی مدت مین تسخیرِ تمنا
پہرا بیچارہ گوتم جب وہان سی ۔ تو پایا یہان چمن ویران خزان سے

کہ جوشِ صرصرِ اندر ہے رہزن ۔ گرا ہے بیخ و بن سی سروِ گلشن
چمن مین لگ رہی نارِ ستم ہے ۔ گلِ تر مین چہپا خارِ ستم ہے
جو دیکہا ڈر سی بلّی بن گیا وہ ۔ وہین اندر سی بلّی بن گیا وہ
چلی بلّی بہی ستر چہ ہی کہا کر ۔ کہ ہونگی پاک گنگا جی نہا کر
بنا وہ گربۂ مسکین و لیکن ۔ وہ گوتم تہا نہایت صاف باطن
جو اصلِ حال کی صورت وہان تہی ۔ عیان آئینۂ دل مین یہان تہی
پہر اوسپر آفتِ بد کی دعا کی ۔ ظہورِ فرج وہ ضد کی دعا کے
کہ تو ایسا اگر ہے شاغلِ فرج ۔ رہیگا جسم تیرا قابلِ فرج
ہوئین فرجین ہزار اوسپر نمایان ۔ کنول مین وہ رہا خجلت سی پنہان

اثبات دیگر در قصۂ زناے اندر گرفتارِ نفس و شہوت با زنِ دیوسرما برہمن با وجودِ حفاظت بعد ظہورِ ہزار فرج برہمن آن بی غیرت از فصلِ سوم سانگ پرب مہابہارت

مہابہارت مین قصہ ہے بہت طول ۔ اوسی قصی مین یہہ قصہ ہے مشمول
کہ وہ جو دیوسرما تہا برہمن ۔ اور اوسکی گہر مین تہی ایک نازنین زن
یہہ کی شاگرد کو اوسنے وصیت ۔ کہ رکہنا میری عورت کی حفاظت
تعلق رات دن اس گہر سی رکہنا ۔ بجا کر اسکو تو اندر سے رکہنا
کہ بد اعمال ہے مکار ہے وہ ۔ بڑا زانی ہے بدکردار ہے وہ

بہت دشوار ہی اوس سی حفاظت ❊ کہ وہ اپنی بدل لیتا ہے صورت
بجالایا وہ شاگرد امرِ اوستاد ❊ رہا اوسکا محافظ حسبِ ارشاد
وہ اکدن دیکہتا کیا ہے کہ اندر ❊ اوسکو تاکتی ہین گہر مین آکر
بہت باتین بناتین نازنین سے ❊ کہ شاید بات بنجائی کہین سے
بہت امید سے اندر رہا گرد ❊ پر اوسپر چہا گیا افسونِ شاگرد
نبولی اپنی منہ سے پر نبولے ❊ زبان اپنی نکہولے پر نکہولے
نہ سمجہو وہ نبولی ہو سلے پن سی ❊ کہان دلبر ہین خالی مکر و فن سے
مگر افسون کا یہہ اوسپر اثر تہا ❊ کہ منہ پر مہر بنکر کارگر تہا
وگرنہ التماس کا مرا سے نے ❊ بہگتنی کو بہی تہا تسکین جانے
بہگتنی ہو مین ہین ایسی سخی ہان ❊ کہ پیشِ سگ بہی رکہدیتین ہین خوان
ہہو تا ڈر تو پہر انکار کیا تہا ❊ کہ یہان اندر تو شاہِ دیوتا تہا
ہوا آخر وہین موجود شاگرد ❊ کہا ای بد روش کیون ہو گیا گرد
بنا تو بادشاہِ دیوتا یان ❊ پسند آئی ہی پہر کیون راہِ شیطان
تجہی گوتم نے دی یہہ کچہہ سزا ہے ❊ گیا دلسی نہ تیری یہہ مزا ہا سے

روایت دیگر منتخب از معتبرات دہرم پرب ❊

سنا اک اور لکہتا ہون روایت ❊ کہ انکی معتبر ہے وہ حکایت
کہ جاہل سب ہے اگر ہوئی برہمن ❊ بزرگ اور نیک ہی وہ پہر ہمہ تن
اوسکے ذیل مین لکہا ہی یہہ بہی ❊ زنِ گوتم پہ اندر سے جو گزری
کہ اندر دیوتا نے وہان جفا سے ❊ جو کالا منہ کیا فعلِ زنا سے

تو پہر کی بد دعا گو تم نے اوسپر
ہوا پہر سراپا فرج اندر

کہلا اوسکا وہ بہید اوسکی دعا سے
بنا وہ چہید چہید اوسکے دعا سی

جو جہانکے غیر کے روزنسی گستاخ
نہو جای وہ کیون سوراخ سوراخ

یہہ قصد وصل زوج برہمن سے
ہوا تہا اسکی بعد اوس سحر فن سے

کہ وہ پر فرج پہلے ہو چکے تہے
مگر کب یہہ مزا جاتا ہے دل سے

عجب ثابت قدم ہین دل لگی مین
کہ ایسی ہوتے کم ہین دل لگی مین

سراپا بنگئی ہمشکل معشوق
تو ساری دل لگی والی ہین مسبوق

مزے لینی مین سابق ہین تو یہہ ہین
اگر لذت کی عاشق ہین تو یہہ ہین

کہ جون جون ہی مصیبت پر مصیبت
زیادہ ہی یہان لذت پی لذت

یہہ آیا تیغ زن موقع غزل کا
کہ دل مشتاق ہی تیری عمل کا

اگرچہ آخر ہر داستان مین
غزل تو بہیجتا ہے ارمغان مین

مگر اک مختصر یان بہی سنا چل
تجہے کب روکتی ہین ہم چلا چل

غزل بوصف اندر دیوتا شاغل زنا

کیون باعث تحیر مخلوق ہوگیا
عاشق اگر بصورت معشوق ہوگیا

اپنا ہی جسم ہوگیا مانند جسم یار
کچہہ غم نہین جو یارسی مفروق ہوگیا

پہنچا دیا نشانۂ جانان پہ اپنا تیر
اندر بہی گو نشانۂ بندوق ہوگیا

ہوتے ہین امر خارق عادت مگر یہان
یہہ بوالعجب تو آپ ہی مخروق ہوگیا

سابق ہے یہہ درازی شہوتمین اسقدر
شب کا دراز لنگ بہی مسبوق ہوگیا

تیغ فقیر ارقی ہے کافرونکی شہر
گیا حربہ اسکا صولت فاروق ہوگیا

مانند بُت ہی گنگ زبان ہندوئی ببر | شہور خلق جب سی یہہ منطوق ہوگیا
آیا جو گومتی پہ تہی کیا سختی کمان | جو تیر جا لگا لب معشوق ہوگیا

ای تیغ زن دقایق مضمون گرم کر
اندر کو وہ تپ آئی کہ مدقوق ہوگیا

ذکر این معنی کہ این اول شیشہ ہنود نیست کہ اندر دیوتا
بر آن سنگ زنا انداخت بلکہ بیشتر ہا بر خرمن عصمت
زنان برق اندازی ساخت و در فصل موچہدہرم مہابہارت
در قصہ چیز نگار سپر گوتم تفصیل این حال است و ہر چہ

تیغ زن می نویسد ملخص و اجمال است

کیا جب ایکدن اندر نے آہنگ | برہمن بنگیا وہ اک سیہ رنگ
بنائی یون کنہیا جی کے صورت | کہ پائی یہہ بہی کچہہ اونکی سی لذت
عجب ہے انکی کالون مین اثر ہے | یہہ کالا سانپ ہر کوئی مگر ہے
کہ جسکو اپنا پہن مارسے ذری دہ | بہگتنے بہہ نہین دم مارسے وہ
اگرچہ جان و دل ہوجائین بیتاب | مگر ہے نوش جان کالے کا زہراب

القصہ وہ مہمانِ گوتم ــ دخیلِ خلوتِ جانانِ گوتم

ہوئی اوسکی بہت مہمان نوازی ــ کہ عادت جان کی ہی جان نوازی

ہوئی گوتم سی وہ تعظیمِ مہمان ــ کہ جیسی چاہیی تکریمِ مہمان

جب اوس مہمان کا وقتِ خواب آیا ــ تو اوسے خوابِ غفلت نے سلایا

بلایا اوسکو اپنی گھر کے اندر ــ سلایا اوسکو اپنی گھر کے اندر

وہین ارام گاہِ میہمان تھے ــ جہان آرام مین ارامِ جان تھی

تو اوسنی شب کو اپنا داو پایا ــ جو تھا مدت سی دل کا چاو پایا

ہوا مہمان وہین ہمدوشِ جانان ــ نکالی خوب اپنی دل کے ارمان

یہ اندر کے ستم کے بات مانے ــ مگر کیون چپ رہی وہ کس مرانی

اگر چہ تھی ہی اوسکی غل مچاتی ــ تو ایسی بات پہر کیون ہوتی باقی

مگر سچ ہی حیا والی تھی بہو سے ــ جو گزری جان پر جھیلی بہو سے

ریاضت کش کی آخر دلربا تھے ــ جفاکش تھی وہ گو خود پر جفا تھے

یہان بس صادق آئی وہ حکایت ــ بہت مشہور ہی جسکی روایت

حکایت زوجہ روغن گر در شرم و حیائی ہمسر

حکایت ہی کہ اک تیلن کہین تھے ــ گیا پردیس اکدن اوسکا تیلے

پدر شوہر کا اوسکے گھر مین آیا ــ بہو سی آنکر سسر نے پوچھا

کہ گھر کے مرد ای لڑکے کہان ہین ــ جو گھر مین اب فقط گھر والیان ہین

چھپا کر منہ کو گھونگٹ مین حیا سے ــ نبولی منہ سی اوس پیر دوتا سے

نبولی پر کیا بول اوسنی آکر ــ گئی پہر اوٹھی بہانہ اوسکو دکھا کر

یہہ سمجھا پیر دانا وہ اشارہ
کہ دریا پار پہنچا اسکا دولا

جو پوچھا کیون گیا ہی کام کیا تہا
تو نکلی ہو گی سب پوچھا دکہایا

تو سمجھا او سنی جو تہی ایسی شدہ
کہ کولہو کی لپی چکر مین ہے وہ

مراد ان سے ہی اُس مزسی ہی
کہ نکلا مرد کولہو کے لیے ہے

جو پوچھا کیا ہوا کولہو کے جان
تو آگی سی دکہایا ہو کے عریان

تو سمجھا اس سے یون ہان یہہ ہوا تہا
کہ کولہو گہر کا بالکل پہٹ گیا تہا

نہی جو کہولی کے شی وہ کہولے
مگر منہ سی حیا والی نبولے

اہلیا کی ہی وہ شرم حیا ہی
کہ کان شرم تو بالکل لٹا کے

ملایا منہ تو ساری رات منہ سی
مگر نکلی نہ آدہی بات منہ سے

یہہ کہا کان حیا تو صاف لٹہا ی
حیا سی بات ہی منہ تک کیون آئے

حیا کیا ہی سکوت شوق تہا وہ
ہوی لب بند جس ہی ذوق تہا وہ

ہوا القصہ جب گوتم خبردار
کہا فرزند سی اوٹہو چیرن کار

اہلیا کو ابہی تم قتل کر دو
ابہی اس بیجیا کو مار ڈالو

مگر تا خیر کے فرزند نے کچہہ
تو سوچا پہر تو دانشمند نے کچہہ

کہ ایدل تو عبث یہان خشمگین ہے
اہلیا کا قصور اسمین نہین ہے

نتائج این حکایات و روایات برای ارباب دراسات و درایات

عیان ہی انکے بید و شاستر سے
کہ جو ہین دیوتا اوتار ان سے کے

تو وہ ہی خلق نیک افعال کا نام
نہین بدکار و بد اعمال کا نام

یہہ اندر دیوتا کس قسم کے ہین
کہ سلطان جہان جو اہم کے ہین

جو نیک افعال ہین جنت کے اندر
یہہ اندر دیوتا حاکم ہین اون پر

غضب ہی فاسق و فاجر زناکار
بہشتون مین بنی سلطانِ ابرار

یہہ کیا جون جون سزا پاتا ہی اندر
زناہی مین مزا پاتا ہے اندر

نہین جاتا سرِ شہوت پرستے
وہی ہی سر مین بس سودائے ہستے

بنا ہے شاہِ نیکان ایسا افجر
کہ ہین کل جگ کی فاجر اوس سی بہتر

بنانا ایسے بد کو شاہِ ابرار
حماقت ہی حماقت اے خطاکار

مقرر جگ مین جگ اوسکے لیئے ہے
یہہ قتلِ گاؤ تک اوسکے لیے ہے

دہرم مورت یہہ کتنی کچہہ خطا ہے
کہ قربانی پئے غیرِ خدا ہے

یہہ جان وہ ہے کہ یہہ قربان اگر ہو
فقط جانِ آفرین کے نام پر ہو

تمہاری کیسی بید اور شاستر ہین
کہ جو لوگ ایسے زانی فتنہ گر ہین

اگر رہبر بنایا ہے تو اون کو
اگر داور بنایا ہے تو اون کو

تمہاری پیشوا ہین تو یہے ہین
تمہاری مقتدا ہین تو یہے ہین

کنول کے پہول مین جب چہپ گیا تہا
تو اندر کو کچہہ خوفِ خدا تہا

بدن پر شرمگاہین ہوگئین تہین
تو انکہین دوستو ایسی شرمگین تہین

وہان وہ چہپ رہا تہا اس حیا سے
نہ تہا عزلت گزین خوفِ خدا سے

ہوی جب آپ یون پنہان کنول مین
تو کارِ سلطنت آیا خلل مین

ہوے ارکانِ دولت ایسی ناظم
کیا اک دوسرے اندر کو قائم

ہوی اوس سے بہی جب ایسے افعال
زمینِ سلطنت مین آیا بہو چال

تو ڈہونڈا اندرِ اول کو آخر
بنی اوسکی تجسس مین مسافر

چہپا بیٹہا ہوا اندر جہان تہا
وہین سی ڈہونڈکر اوسکو نکالا

ہوئی جب وہ وہان دوچار اوس سی — کیے حالات استفسار اوس سے
خجالت گو بیان کرنیسے آئے — مگر سب سرگزشت اپنی سنائے
کہلے جب دیوتون پر یہہ حقیقت — ہوئی گوتم سے خواہان شفاعت
کہ ابتو عفو ہو تقصیر اندر — بہت کچھہ ہوچکی تعزیر اندر
کہا گوتم نے جو کچھہ ہوچکا ہے — بدل سکتا نہین یہہ عذر کیا ہے
مگر جو ہین بدن پر اسکے فرجین — بدلکر یہہ تو ہوسکتے ہین آنکھین

استفتای تیغ زن از مفتی شریعت بید و شاستر یعنی اندر من

یہی مشہور عالم ہے کہ عورت — زیادہ مردسی رکھتی ہے شہوت
تو جب اک فرج والی کا ہی یہہ حال — کہ گر دیتی ہی شہوت اوسکو پامال
ہوئین فرجین ہزار اب جسکو حاصل — تو خواہش اوسکی ہوگی کتنی کامل
اگر عورت کو نو حصی ملے ہین — تو حصی نو ہزار اوسکے لیی ہین
ملا شہوت کو اوسکی فوج کا زور — سمٹے مین اوسکی ہی اک موج کا زور
نہی ایسی عجیب اندر ہے عورت — کہ اوس سی ہر کوئی کمتر ہی عورت
وہ تہا اندر براب ہی اندرانے — وہ ہی بیمثل و بی مانند رانے
علامات زنی ایسی مبین ہین — کہ فرجین ہی بدن پر ہر کہین ہین
نہین ہین جا بجا گویا وہ فرجین — وہ ہین تانیث کی محضر پہ مہرین
یہی محضر ہے اسکو بہی کفایت — کہ سرتاپا ہے وہ لبریز شہوت
نکاح اوسکا جواب ہوئی تو کیون کر — وہ تخم آرزو بوئے تو کیون کر
بیان کیجیے کہ فتوے دہرم کا ہے — خیال اس شرع مین کیا شرم کا ہے

فتوای اندرمن مفتی بید و شاستر بزبان حال

بتوکیل و وساطت قلم تیغ زن حدید المقال درامر نکاح

اندرانی با حسن و جمال

نکاح اوسکا ہزار انسی باندہو
کہ بالتصریح بید و شاستر سے
وہ قصہ ہی جو پانچون پانڈون کا
کتابو نمین ہماری ہے اباحت
ہزارون کی نہین گو خاص جزئیے
جو پہر بہی شک رہی کچہہ ای مسلمان
ہماری پیشوا تہی سات عابد
تو اونکی تحت مین بہی ایک زن تہی
پراچین شاہ کے جو دس پسر تہی
کہ تہی ایک نازنین اون دسکی زوجہ
تو تحقیق یہہ قیاسی مسئلہ ہے
نہین کچہہ بہی قباحت اسمین اصلا
بدیہی مسئلہ ہے ای مسلمان
اگر وہ پانچ تک پہنچا تو کیا ہے

کہ کچہہ تسکین جان مضطرب ہو
جواز اسکا گزرتا ہے نظر سے
کہ تہی پانچون کی عورت ایک تنہا
نہین اس فعل مین ہرگز قباحت
مگر یہہ مسئلہ ہوگا قیاسے
نظیرین اور بہی ہین تو یقین جان
بڑی زاہد تہی ہر ہربت کی شناجد
وہ اک جان وقف ور ہفت تن تہی
تو قانع دس کی دس وہ ایک پر تہی
فزون وادی سی تہا وہ چند ہو جہ
کہ تینون اصل پر اسکی بنا ہے
کہ شرع بید مین جائز ہے ایسا
کہ گزرا ایک سی جب کار انسان
اگر وہ سات تک گزرا تو کیا ہے

جو نوبت دس کو پہنچی کیا عجب ہے ‏ ‏ ‏ اگر صدہا سی گزری کیا عجب ہی

جو آب بحر گزرا سر سے اونچا ‏ ‏ ‏ تو اک نیزہ دو نیزہ پوچھنا کیا

ہزار ایسی بہت سی ہین کہانی ‏ ‏ ‏ کہ ہین وہ ایک پر بس تین نقطے

بھلا ان تین نقطون کا ہی کیا بوجھ ‏ ‏ ‏ برابر ایک کے ہی تین کا بوجھ

کہ ہوتا ہین نقطون کا الف ہی ‏ ‏ ‏ تو وہ جو ایک ہی گویا الف ہے

اگر نقطے برابر ہین الف کے ‏ ‏ ‏ تو وہ ہموزن ہمسر ہین الف کے

الف اور الف مین ہی کیا تفاوت ‏ ‏ ‏ کہ ہی مکسور و ساکن کا تفاوت

بیان مکسور و ساکن کا جو آیا ‏ ‏ ‏ تو جنسیت ہوئی اک اور پیدا

تحرک سی سکون یہان ہی قرین ہے ‏ ‏ ‏ تحرک سی سکون وہان ہی قرین ہے

کہ ہی زوجین مین تحریک و تسکین ‏ ‏ ‏ کوئی مضطر ہی کوئی اہل تسکین

یہہ دیکھو کسقدر کامل ہے تشبیہ ‏ ‏ ‏ کہ تسکین دل سائل سے ہے تشبیہ

دلیل نقل ہی بس لکھہ چکے ہم ‏ ‏ ‏ دلیل عقل ہی بس لکھہ چکی ہم

کیا صرف ریاضت ہمنی اس مین ‏ ‏ ‏ ریاضی سی بھی لکھین اسکی شکلین

یہی ہی اسکی تلخیص عبارات ‏ ‏ ‏ ہزار اور ایک مین یہان ہی مساوات

یہہ فتوی لکھہ چکی ہم بس مدلل ‏ ‏ ‏ ذرا گوتم کے پاس اسکو بھی لیچل

کہ تمنے محضر اندر سبھا کی مہر ‏ ‏ ‏ تو اسپر ہی لگا دیجی وہ ہے مہر

ہماری دین مین یہہ برملا ہے ‏ ‏ ‏ بہت ہی اعتبار اس مہر کا ہے

ہماری دیوتا اوتار جو ہین ‏ ‏ ‏ بہت ہی مانتے اس مہر کو ہین

نظر آجاتی ہی یہہ مہر جسپر ‏ ‏ ‏ عبادت نامہ اونکا ہے وہ دفتر

فقط اسکے لیے یہان تک ہوا تھا ‏ ‏ ‏ کہ برہما چار منہ والا بنا تھا

جدھر پہرتا رہا با مہر دفتر
نکالا دیکہنے کو اوس طرف سر

ہزارون تہین کتابین کشن جی کے
کہ تہین اس مُہر کے باعث سب ایسے

کہ سوتی تہے اونہین چہاتی پہ رکہہ کر
بہت مقبول تہی وہ دین کے دفتر

ملا اندر کو جب فرمان مہرے
حکومت مل گئی سب جنستون کی

جو لکین مُہرین ہزار اوسپر سمجہہ کر
لگائین دو ہزار اسپر تو بہتر

کہ تا ہو جاوے اوسکو معتبر یہہ
کہ سچی ہے ہماری ہر خبر یہہ

لطیفۂ تیغ زن برای تفریح نفوس خصوص بہر تضحیک اندرمن عبوس

اگر اندر بہی تہا اہل کرامت
تو اوسکی ایسی کیا آئی تہی شامت

کہ اپنے جسم پر صدمہ اوٹہایا
بشکل شرمگاہ اوسکو چہپایا

نہ آپ ایسا دیا ہوتا کہ گوتم
نہ ایا خرزہ بن جاتا مجسم

جو تہین فرجین ہزار اس خستہ تن پر
ذکر ہوتے ہزار اوسکے بدن پر

اگر روپوش بہی ہو جاتے دونون
تو لطف زندگانی پاتے دونون

فرا بہی پہر عناد اونمین نہوتا
وہان جز اتحاد اون مین نہوتا

وہان ایک ایک کا ہوتا دل آرام
ذکر ہوتا ہے انثی کا دل آرام

اگر ایسے نہ تہی اسنتے جہان مین
ذکر بہی ایسا کب ہوتا جہان مین

نملتے اونکو جب اپنے موافق
وہی ناچار بن جاتے موافق

نہ تہا ظاہر بہتے رہنی کا پہر اندوہ
کہ مثل حشن ہی ہر مرگ انبوہ

جو ہوتا ایک وہ بدنام ہوتا
جو دو ہوتے تو کیا الزام ہوتا

جو تہا ای تیغ زن وعدہ غزل کا
سنادی کچہہ تو اوس سے جی ہو ہلکا

کہ اندرمن کا دل بہاری بہت ہی	اوسی صینی سے بیزاری بہت ہی
عجب کیا جو وہان تک یہہ غزل جاے	کہ کچھہ ما تھے کا اونکی بل نکل جائی

غزل

اندرسی گوتمی ہی مقرر لگی ہوی
کیون مجبس کنول مین ہر یج و غم فراق
کیا دل ہی جا لگا جو زن بہمن سی ہی
دختر روا ہی مذہب ہند مین دیکھہ لو
بنکر خدا ہی بندہ شہوت اگر نہ تہا
سیتا ہی جس سی اون دیت اپنی زخم عشق
رک جای کیون نہ دونون جہانسی دل کرشن
بخامین کیون نہ اندر رحم صانل کی شکل
اندر کا دل نثار قد گوتمی ہی یہہ
تصویر یار ہو تن اندرسی کیونکہ محو
اندرسے پوچھو اسکا وثوق اور اعتماد
ای کاش دیکھین اندر وہندو جو یہہ غزل

خلوت مین جس سے مہر تہی منہ پر لگی ہوے
سب جسم پر ہے صورت دلبر لگی ہوے
آگ ہی ہی گو کہ تہی اوسی ہو کر لگی ہوی
برہما کی آنکھہ جانب دختر لگے ہوی
سیتا سی رام کی رہی کیونکر لگی ہوی
سوزن وہی ہی رام کی سر پر لگی ہوے
ہی رکمنی کلیجے کے اندر لگی ہوے
ومنی کی آنکھہ نل ہی بمجہکر لگی ہوے
یا دار پر ہے شکل صنوبر لگی ہوے
ہے ضرب سکہ سرا سر لگے ہوے
یہہ مہر ہے جہان سر دفتر لگے ہوے
رہ جائی اونکی آنکھہ اسی پر لگی ہوے

کس دشمن خدا سی لڑائی ہے تیغ زن
رہتی ہی تیغ سان پہ اکثر لگے ہوے

رجوع تیغ زن بمدعای اصلی برای انتباہ اندرمن غبی سے

ہم آئی اپنی اصلی مدعا پر — کہ یہان کچھ اور ہی تجھکو سنا کر

رہی اور اور کچھ پھر جرأت نے — کہ کارِ تیغ زن ہی ضربہ برانے

یہہ رکھکر اتنی مہرین دل کی اندر — لگائی تو نے ایسی مہر اون پر

اچھوتی سب ہین دستِ زبا سے (مذکورہ ۱۲) — نہ نکلی ایک مہر اوس مُہر دانسی (یعنی دل ۱۲)

کیا ہوتا ذرا اون کا ہے مذکور — کہ ہوتین ہر نظر کو دلسے منظور

یہہ مانا ہمنی تیری دل پہ ہی مہر — وہ کیا اب دلسی منہ تک آگئی مہر

فتوت دیکھہ اس فکر رسا کی (کفر نے ۱۲) — کہ کیا کچھ اسنی وا مادی ادا کی

تری اک مہر کو باقی نچھوڑا (جوانمردی ۱۲) — وہ گو مختوم تہین پر سبکو توڑا

ذرا اب اون شکستونکی خبر لے — کہ کیا گزری ہی ضربِ تیغ زن سے

خبر لے ہو گئین مخدوش مہرین — تری دلمین جو تہین منقوش مہرین

مگر تو دل کی آنکھونکا ہی اندہا (زخم رسیدہ ۱۲) — تجھی مخدوش کا ہی کیا ہی خدشا

سنبھال اپنی ہی مہرین ای خطا کار — مگر تو ذکر مہرِ شاہِ ابرار

کہان اس ذکر کے قابل ترا منہ — کہی تو اوسکی باتین تیرا کیا منہ

نہو وہونی ہی منہ تیرا کبہی پاک — کہ دہو کر اسنی کی ہی گندگی پاک

مگر ہان لا ہی نفی شرکِ بارے (خدا ۱۲) — بنا کر پاک تجکو اسے بچارے

بنائی ذاکرِ مہر نبوت (کلمۂ لا اله الا الله ۱۲) — تو پھر تو دیکھہ اپنی دلکی قوت

کہ مہر کفر اپنی توڑ ڈالے — تو مہرین کافرونکی توڑ ڈالے

جو ہیان اہلِ بصیرت چشمِ دل ہے — تو وہ مہرِ نبوت چشمِ دل ہی

رسول الله کے مہرِ نبوت — نبی ہی مردمِ چشمِ بصیرت

درود الله کا اون پر ہمیشہ — سلامِ کبریا اون پر ہمیشہ

(تمام)

اندرمن

وہ کب علم و ادب مین تہا یگانہ	کہان ہی متفق اسیر زمانہ
مدارج مین لکہا ہے ای غلط گو	کہ موزون شعر پڑہ سکتا نہ تہا وہ
نہ موزون غیر موزون تہا سمجہتا	وہ جاہل اور امی سربسر تہا

تیغ زن

وہ تہی علم و ادب مین وہ یگانہ	کہ ہی آگاہ اسیر سب زمانہ
جو کافر ہی نہوئین تو نہوئین	نہین پرواہ اسکی گو نہوئین
عسل ہے ہر طرح میٹہا مزیدار	اگرچہ ہوئے صفراوی کو انکار
بیان اسکا کچہہ اول ہو چکا ہے	کہ امی پر جو عون کبریا ہے
وہان تو دیکہہ ای مردود جاہل	تیری اقوال ہین یک لخت باطل
یہہ غیظ آتا ہی تجہپر ای غلط گو	کہ گو کا قافیہ لاتا ہے وو
مگر یہان وو ہی وو تیری زبانمین	کہ علتینی تجہہ ہی یو تیری زبانمین
تیرے اشعار ہین پر عیب بالکل	جو اون عیبون کو لکہون بی تامل
کتاب اونکی جدا ہوئی مرتب	مگر یہان اتنی فرصت ہمکو ہی کب
کہ بحر فکرت اپنا جوش مین ہے	نگار تجو کفر آغوش مین ہے
جہان یہہ سیر دریا ہو میسر	اور او ہمین ہو ہم آغوشی دلبر
وہان پہر کیا نظر آتا ہی کچہہ اور	سوا دلبر کے کب بہاتا ہی کچہہ اور
ستم ہی جاہل و بے عقل کافر	سراپا عیب اپنی منہ سی ظاہر

که جسکا قافیہ ہے تنگ — بلند اوس پست کی ہین ایسے آہنگ
لگاتا ہے یہہ اوس بی عیب کو عیب — معلم جسکا ہی خود عالم الغیب
نہ سکھلائے خدا نی اس لئے شعر — کہ اونکی شان کی شایان نتہے شعر
مشرف کیونکہ ہو شعر اوس بیا نے — دنی ہی شعر اوس شان زبان سے
کہ جو شاعر ہے فکر غیر مین ہے — بہت غافل ہے ذکر غیر مین ہے
یہان منظور تہا بس فکر اپنا — زبان مصطفےٰ اور ذکر اپنا
یہان منظور تہا الزام کفار — کہ وہ قرآن کو کہتے تہے اشعار
یہان منظور تہا اظہار اعجاز — کہ امی کو دیے اسرار اعجاز
غرض منظور جو جو کچہہ یہان ہے — کوئی منظور حق ایسا کہان ہے
بنایا عیب اسکو تو نے بد ذات — کہ اونمین یہہ نہین کچہہ عیب کی بات
اگر بالفرض وہ شاعر ہی ہوتے — تو کفار عرب کی شکل سمجہے
مسلمان آج سنتے اس خبر کو — کہ تو نے بک دیا عیب اوس ہنر کو
یہہ ہوتی آج یعنی تیری بک بک — کہ ہی شاعر کی باتو نمین مجہے شک
وہ ایسے ناظم اقلیم دین ہین — کہ نثرین اونکی رشک ناظمین ہین
ہوئی وہ نثر قرآن اونپہ نازل — نثار اوس نثر پر ہر گوہر دل
جو نظم ہر دو کون اس نثر مین ہی — وہ اب کس نظم مین کس نثر مین ہے
حروف اس نثر کے ہین در منثور — ستارے ہین سبہی الفاظ پر نور
عجب ہی اوسکی روشن آیتین ہین — کہ گویا سب قمر کی منزلین ہین
منور ہے وہ ہر سورت کی صورت — بروج مہر کو ہے اونپہ غیرت
یہہ معجز ہے فصیحان عرب کے — یہہ مسکت ہر زبان دان عرب کے

عجب ہی نطق نثر مصطفےٰ ہے (یعنے حدیث شریف) | کہ ہر شاعر کی جان اوسپر فدا ہے
اسی قرآن سے شاعر بکے | بشکل بت ہین سب خاموش کب کے
نہین دم مار سکتی اسکی آگے (قرآن کے آگے) | ہوی مبہوت ساری اسکے آگے
کہان اہل عجم کا دخل یہان ہے | کہ گنگ و لال خود اونکی زبان ہی
غضب ہی ایک دہوتی بند اُلو | نسمجھے جو کہ نظم و نثر اردو
زبان لال اپنی وہ بہی کہولے | بہت لالہ زبانکے لال بولے
کہ موزون غیر موزون کا نہتا فہم | جو فہم مصطفےٰ ہی تجلو کیا فہم
ہوا رحمان کا جب لطف واحسان | محمد کو سکہایا اوسنے قرآن
ملا اونکو وہ فہم علم فتوح | فہیم اون جیسا کب ہی کوئی ذی روح
فصیحان عرب کو جو نسمجھے | وہ موزون غیر موزون کو نسمجھے
تو وہ بیعقل ہے اور بیحیا ہے | حیا کو تیری صورت سے حیا ہے
ابے کم تولنی والے دوکاندار | بہت کہا دغا کا گرم بازار
ہمیشہ وزن مین تونے دغا کے | لیا کچہہ اور دیا کچہہ کیا جفا کے
فقط اتنی ہے موزونی ہی تیرے | تو کیا جانے تو موزونی نبی کے
صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہمیشہ | درود خاص و عام اون پر ہمیشہ

اندرمن

جو وہ مرغوب و محبوب خدا تہا | جو وہ مقبول و مطلوب خدا تہا
تو کیون کفار دیتے اوسکو ذلت | احد مین دانت پر آتی کب آفت
خدا اوسکی مدد کیونکر نکرتا | نکیونکر بیکسی پر اوسکے مرتا

تیغ زن

جو ہین مقبول و محبوب الہی
وہ ہین مغموم و مکروب الہی

وہ ہین مجروح تیغ عشق مولی
وہ ہین مذبوح تیغ عشق مولے

وہ عالم مین ہین اہل صرف ہمت
ہمیشہ دیتی ہین داد شجاعت

جبانت ہی نہ اونکو منہ دکہائے
اگرچہ جان بہی جائے تو جائے

بہت ہین امت احمد مین ایسی
نہوتی کیون رسول اللہ جیسی

جہانمین جو کہ خاصان خدا ہین
کب اونسی عام تکلیفین جدا ہین

مگر جو درد جسمانی سے ہے اونکو
سراپا راحت جانی ہے اونکو

جو مورد ہین عطای کبریا کے
نشانی ہین وہی تیر بلا کے

علامات مدارج یہانتک ہی ہین
کہ ہردم رنج و محنت مین بنی ہین

تمہاری دین مین بہی ہے یہہ موجود
یہہ یک بک توعبث کرتا ہی مردود

نقل روایت از اسکندپوران و بہاگوت ہندوان

یہہ ہی اسکند مین اور بہاگوت مین
ثبوت اسکا ہی نیکون کی صفت مین

کہ پوجا ہر کے جو کرتا ہے اکثر
تو ہوجاتا ہی وہ بالکل در بدر

جو مانگے کوئی اپنی دیوتا کو
اوسی بی مال اور محتاج سمجھو

جدہشٹر سی کہا تہا کشن نے یون
کہ جسپر مہربان یکبار مین ہون

تو ہولی ہولی کہو دیتا ہون سب مال
کہین رہتا ہی اوسکی پاس کب دہن

ذرا اپنی کتابون پر نظر کر
ابی توطعن کچہہ تو سوچکر

آمدم مقصود پر نفع و سود

ہوا تقسیم غم جب ما سوا کو ۞
خصوصًا جو کہ ہین سلطانِ ابرار
پر اونکو فی سبیل اللہ غم ہے
اونہین دنیا کے کب رنج و الم ہین
خوشی بہی اونکو مولی کی لیے ہی
کسو سی وصل کرتی ہین تو للہ
جو خوشدل ہین تو ہین راہِ خدا مین
جو وہ خندان ہین تو حسب رضا ہین
محبت ہے تو بس للہ فی اللہ
جو راحم روز و شب ہین ہین تو للہ
وہ بیداری و خواب اونکا ہے للہ
وہ اونکو طاعتِ امرِ خدا ہے
ہمیشہ روز و شب ہر لحظہ ہر آن
غذائی جان ہی للہیت اونکو
مطیع نفس و شیطان وہ نہین ہین
مطیع نفس و شیطان تہی وہ اوتار
کیا جنگ و جدل راہِ زنا مین
بنا چاہِ فنا ہر چاہِ غبغب ۞

ملا اوّل گروہِ انبیا کو ۞
ملا غم اونکو حیثیت کی مقدار
ہمیشہ حسبۃً للہ غم ہے
لوجہ اللہ سب رنج و الم ہین
غمی بہی اونکو مولی کی لیی ہے
کسو سی فصل کرتی ہین تو للہ ۞
جو قاتل ہین تو ہین راہِ خدا مین
جو وہ گریان ہین تو حسب رضا ہین
عداوت ہے تو بس للہ فی اللہ
اگر غیظ و غضب مین ہین تو للہ
سکون و اضطراب اونکا ہے للہ
کہ ظلِ سیف ہی ظلِ ہما ہے
رضائی کبریا مین ہین وہ شادان
بلائی جان ہی نفسانیت اونکو
یہہ وہ فنون خود وہان طاعت کرین ہین
کہ جو بدکار تہی فساق و فجار
گری وہ سر کے بل چاہِ زنا مین
فنا فی الفرج گویا ہوگئے سب

بیان اونکا بہی ایگا مفصل ؛ [ان شاء اللہ تعالی ۱۲] — ذرا وصف محمد حسن لے اول

صلوۃ اونپر سلام اونپر ہو یارب — تری رحمت مدام اونپر ہو یارب

قتال مصطفے اعدای دین سے — نتہا کچہہ حظ نفس و راہ کین سے

نفس ایسا ہے نفس اوس شاہ دین کا — نہین وہان وہم کوبہی وہم کین کا

نہ بہر نفس وہ کچہہ منتقم تہے ؛ — فقط دین خدا کے منتظم تہے

نظر آتا جو ہتک حرمت اللہ ؛ — تو اوسکی منتقم ہوتی تہی وہ شاہ

فقط مد نظر اعلاے دین تہا — کہ اونکو حکم رب العالمین تہا

شرور کفر کو تا ہوئے پستے — نمایان ہوئے راہ حق پرستے

رہین تا حق پرست امن و امان مین — سلامت دین و ایمان ہو جہان مین

نتہی کچہہ اور اصلا نیت اون کی — نتہے واللہ نفسانیت اونکے

ہوئی جنگ احد مین گو اذیت — مگر خالص ہے ویسی ہے نیت

اوٹہائی راہ جانان مین جو تکلیف — جو دلکو چین ہے کب ہے دو تکلیف

کہ اک دیدار جانان کے مقابل — نہو گی عمر بہر کی کلفت دل

ہوئی اوس دن شکست اونکی تو کیا ہی — کہ وہ راضی ہین جو امر خدا ہے

نہین فتح و شکست اونکی عمل سے [روز احد ۱۲] — کہ وہ ہوتین ہین حکم لم یزل سے

نتہا کچہہ اختیار فتح اون کو — شکستون کی بہی کچہہ مالک نتہی وہ

ہوا وہ جو ہوئی مرضی خدا کی — رہی اونکو طلب ہر دم رضا کی

اوٹہائین محنتین راہ خدا مین — رہی راضی رضای کبریا مین

عجب مرتاض وہ خیر الورا ہین — سراپا آپ تفویض رضا ہین

جو فتحون مین ثبات اونکی لیی ہے [مقبول ۱۲] — شکستون مین ثبات اونکی لیی ہے [وہی ہے ۱۲]

شکستون

شکستون سی شکسته دل نهتے وه
قوی دل جیسے تهی هر فتح سے وه

وه تهی یون مطمئن رنج و تعب مین
که جیسے هوتی هین عیش و طرب مین

کبهی وه بهوک کے درد و الم سے
جو تهر باندہ لیتے تهے شکم سے

سرِ کفار پهر بهی توڑتے تهے
وه انکهین کافرون کی پهوڑتے تهے

رہے وه رامی بر تودهٔ کفر
که توڑی سر بسر قارورهٔ کفر

خدا اون سی نهونی کیونکی راضی
وه هین مغفورِ استقبال و ماضی

عجب راهِ خدا مین تهی دلیری
که جوع و فاقه تهی گویا که سیری

کمالِ هر صفت اونکی لیے هے
علوِ مرتبت اونکی لیے هے

که جوع و فاقه سی گو مقترن تهی
مگر راهِ خدا مین مطمئن تهے

اگرچه جسم پر درد و الم تها
مگر هر لحظه الله هی کا غم تها

تمنای فقیر کثیر التقصیر

وه سنگ اهی کاش ملجائی کهین سے
جو تها وابسته اوس بطنِ مبین سے

که وه وابستگی سے رستگاری
که مربوطِ شکم هے رستگار سے

بناؤن اوسکو اپنا سرمهٔ چشم
کهان ملتا هے ایسا سرمهٔ چشم

وه روشن هوئی اوس سے چشمِ دل بهی
که هو دنیا هی حاصل سیر چشمی

نظر آئی مصیبت اوس سی راحت
نظر آئی محبت اوس سی محنت

نظر آجائی پهر هر زخم دل کا
لبِ خندانِ معشوقِ تمنا

نظر آئی مجهے پهر جوع سیری
بنے آرام هر تکلیف میری

آمدم بمدعا باعث سرور دلها

ہوئی جو حضرت خیر الوریٰ سی
جہاد و جنگ اعدائی خدا سے

وہ عین خیر ہی واللہ باللہ
کہ ہی عقل سلیم اس سر سی آگاہ

رہا ہے ہر شریعت مین یہہ مشروع
کہ شر ہر خیر سی ہی اس سی نوع

بہت یہان تابع امر خدا ہین
بہت یہان بندۂ نفس و ہوا ہین

نہ بالکل ہین مطیع امر تشریع
نہ بالکل ہین اسیر دام تشنیع

کہین یہہ ہین کہین وہ ہین سبھی ہین
کہین سب تابع نفس دنی ہین

کہ اونپر نفس امارہ ہے غالب
رضائی نفس کی ہین سب وہ طالب

ہمیشہ فتنہ انگیز اونکے جان ہے
جہانمین اک بلاخیز اونکی جان ہے

بلا و آفت اعظم ہے ہر ایک
شر و فتنۂ عالم ہے ہر ایک

کہ ہر دم کفر سے ہوتا ہے اونسی
بہت شرک جلی ہوتا ہے اونسی

وہ ہوتی ہین بڑی فساق و فجار
تو ہو جاتی ہین وہ بی شبہ کفار

پہر اونکی اس فساد و شر سے اکثر
پہنچتا ہے اثر نیکون کے اوپر

فتور آتا ہے اونسی اہل دین مین
قصور آتا ہے اونسی کاملین مین

تو یہہ ہے مقتضائی مصلحت پہر
مسلط ہوئین جس جس جائی کافر

کہ اون پر جائی دین کی فوج سفاک
کہ روث کفر سی ہوئی جہان پاک

خطاب و لین ہے وعظ و تذکیر
اگر تذکیر سی ہو جائے تطہیر

تو اونسی پہر تعرض کچھہ نہین ہے
کہ مومن سی تناقض کچھہ نہین ہے

اگر پہر بہی نہ اوترا زنگ دل کا
رہا ویسا ہی کالا رنگ دل کا

تو پہر تلوار ہے اور اونکا سر ہے
کوئی ہے زیر اور کوئی زبر ہے

خدا دی جسکو چاہے فتح و نصرت
عزیز امر ہے وہ رب عزت

اگر دیجاتی مہلت کافرون کو | تو ہو جاتی مصیبت مومنون کو
ہوا اعدای دین کی گر یہہ پستے | تو اوٹھہ جاتی یہہ امن وحق پرستے
ثبوت اسکا ہے قرآن مبین سے | ثبوت اسکا ہی ہریک شرع و دین سے
ثبوت اسکا ہے بیدا و شاستر سے | نگذرا ہوتی گو تیری نظر سے

روایت مہابہارت در ثبوت جہاد با اہل کفر و شرارت

مہابہارت مین ہی بہیکم پربا مین | کہ اک راجہ کو جن لپٹا غضب مین
بہت بدشکل تہا جن آفت جان | کہ جسکو دیکہکر ڈر جائی انسان
جو باعث راجہ مجنون نی پوچہا | کہ ای جن اس لپٹنی کا سبب کیا
جواب اسکا یہ دیتا تہا وہ عفریت | کہ ہی مقصود میرا تیری تبکیت
تو اپنی ملک مین کرتا ہی انصاف | تو ہی ہر کار و بار اس مین جو صاف
تری نزدیک ہے ایک ور سلطان | کہ اوسکی ملک مین ہوتا ہی عصیان
وہان فسق و زنا ہوتا ہے اکثر | کہ ملک اوس سے فنا ہوتا ہے اکثر
وہ سمجہانی سی باز آئی تو باز آئی | وگرنہ پہر تو اوس سے جنگ ہو جای
تو اوسکو قتل کر اور چہین لے ملک | کہ تا عصیان کے ہاتہون سے بچے ملک
نہین تو اور بہی ہوینگے گمراہ | یہہ تیرا ملک ہے کہوئینگے گمراہ

(Interlinear glosses: عفریت — خبیث؛ انصاف — ازتی غدر...؛ عصیان — یعنی رعایای ملک کا؛ فنا — زنا سے؛ ہوینگے — اور لوگ بہی)

آمدم بمطلب یعنی ذکر فخر عرب

وہ گو پہنچے مصیبت مصطفے کو | بجا لائے وہ امر کبریا کو
تو ہر محنت ہی انکو عین رحمت | وہ ہر زحمت ہے اونکو عین رحمت

اگر مقبولِ جانان ہی یہہ تکلیف
سراپا راحتِ جان ہے یہہ تکلیف

نہین تکلیفِ دُنیا اونکی ہارج
کہ عالی ہوتی ہین اونکے مدارج

جو دنیا آئی تو فرحت نہین کچھہ
اگر وہ جائی تو حسرت نہین کچھہ

ملی ہین اونکو وہ عالی مقامات
نہین ہے کچھہ بہی اونکو حزنِ مافات

یہہ جو کچھہ ہین جہان کی رنج و راحت
اونہین یکسان ہین یہانکی رنج و راحت

اونہین ہے رنجِ دنیا بلکہ بہتر
کہ ہوئی راحتِ عقبے میسر ؛

روایت بہاگوت از ادہیای ہشتاد و ششم برای احکام اہلِ تکلم

یہہ لکہا ہے نظر کر بہاگوت مین
بیانِ کشن نیکون کی صفت مین

جسے بیراگ یہان حاصل ہوا ہے
تو وہ دشمن جن کی مایا چہوڑتا ہے

ز اثرِ موہی (عشق الہی) ہو کر جب وہ انسان
لگاتا ہے بہجن مین میرے دہیان

تو وہ پرتاب سی میری بہجن کے
اچل تربان پد پاتا ہے جلدی

جو کرتا ہے پرستش دیوتا کے
کہ گویا وہ پرستش ہے خدا کے

تو بس من کامنا ہوتی ہے پوری
نہین ملتے نہین ملتے مکت ہی

نہین بیبیشِ نظر اپنے کتا بین ؛
تو پہر بکتا ہے کیون بیہودہ باتین

خبر جب کچھہ نہ اپنی ہوئی تجکو
خبر کیا دوسرکی ہوئی تجکو ؛

بیانِ تیغ زن برای انتباہِ اندرمن

یہہ اہلِ دین و ایمان کا ہے مذہب
یہی ہر یک مسلمان کا ہے مذہب

کہ عیشِ دنیوی فانی ہے بالکل
حیاتِ اُخروی باقی ہے بالکل

حقیقت

حقیقت جبکہ دنیا کے فنا ہے ؛ ہوئی یہان عیش و عشرت ہی تو کیا ہی
کہ ہے ہونا نہونا اونکا یکسان کوئی اس زندگی پر کیون ہی نازان
یہان جو انبیا اور صالحین ہین ؛ خصوصًا جو کہ ختم المرسلین ہین
نہین آسکتے (علیہم السلام) دنیا پاس اونکے نہایت پاک ہین انفاس اونکے
کبھی ہوتی نہین وہ اسپہ مائل بنے کتنی ہے یہہ زیبا شمائل
نہ اسکی وصل سے اونکو خوشی ہے نہ اسکی فصل سی اونکو غمی ہے
دل اونکے مائلِ حسنِ قدم ہین تو اسکی ناز و غمزی کالعدم ہین
یہہ ہے ہر عقلِ سالم کو مسلّم ؛ کہ (دنیا کے) دنیا کے سبب ہے کون اکرم
یہہ دنیا جب ہوئی تانیثِ ادنی تو اوسکی اہل کب ہونگی اعلے
متاع و مال و جاہِ دنیوی مین نہین ہوتی بزرگی آدمی مین
بہت سی ہو چکی ہین شاہِ دنیا بنا چاہِ ہلاکت جاہِ دنیا
نکوکاری سی اسے انسان مکرم غمِ جانان سی ہے یہہ جان مکرم
ثبوت اسکا تمہاری دین سے ہی ہے مگر سمجھے وہی جو آدمی ہے ؛

انتخاب روایات از فصلِ سیوم سانت پرب مہابھارت

نہین انسان کو کچھہ زر سے بزرگی کہ (کیونکہ) ہے طاعاتِ داورسی بزرگے

عودِ مقصود قاتلِ حسود

مگر ہان حبِ دنیا کیش جو ہین بڑی ناعاقبت اندیش جو ہین ؛
یہہ جیسے آج کل ہندو مین موجود ؛ کہ فکرِ آخرت سے اونکے نابود ؛

توا ونکو لذت دنیا سے مطلب
یہہ دولت ہی تو ہے ایک انکے معبود
بشکل سیم و زر جو ہر کہین ہے
ذرا اپنے کتابون مین تو دیکہین
بہلا جو ہوئین ہندی سیم و زر کے
جو تارا ونکے نگاہ چشم کا ہے
گلی کوچون مین پہرتے ہین بہت سے
زری گوٹا پرانا مانگتے ہین
دعا دیدی کی لی لیتی ہین گوٹ
بہلا ان ہندؤن کو ہوئی کیا غم
دوکانون پر اگر بیٹہے ہین کتنے
جو کچہہ کرتی ہی ہین سمرن کا جپنا
سکون و حرکت انکے ہین تو دنیا
عبادت ہے تو دنیا کے لیے سے ہے
کیا کرتی ہین دنیا کے لیے تپ
یہہ محض اسکے لیے مشغول جگ مین
وہ جگ کے جگ لگا انکا مدعا ہے
سعادت انکی ہے دنیا کا آنا
ہے گر زندگی بہر عیش و آرام
اگر ہے وصلت دنیا خوشی ہے

ہمیشہ دولت دنیا سے مطلب
کہ جسکو لچہمی کہتے ہین مردود
بڑی دیوی ہے سیم و زر نہین ہے
کہ سچ کہتے ہین ہم یا جہوٹ باتین
کہان غفلت ہے یا ہین اونکی نظر کے
زری گوٹی کا تانا بن رہا ہی
کہ ہی کوئی زری گوٹا ہمین وہی
وہ ہندی لچہمی کے بن رہی ہین
خوشی سی رہتی ہین بن کہائی ہوئے
بغلمین لچہمی رہتی ہے ہر دم
اوٹہاتی ہین دغا بازی کی فتنی
تو کرتی ہین پرایا مال اپنا
جو رنج و محنت انکے ہین تو دنیا
ریاضت ہے تو دنیا کے لیے ہی
کہ چڑہتی ہے خدا کے نام سی تپ
نہو دنیا تو جگ سے ہی الگ ہین
کہ قتل کا وہی جگ مین روا ہے
شقاوت انکے ہے دنیا کا جانا
سمجھتے ہین یہہ اپنا حسن انجام
اگر ہے فرقت دنیا غم سے ہے

نہ ایمہ مین

یہہ ہین ساری غریق حبّ دنیا — کہ انکا دل ہے بس اور حبّ دنیا
عجب کیا ہے کوئی انمین سی بیمار — پیئے جو شربت دینار یکبار
پہر اوسکو اس سبب سے قی ہی ای — کہ باٹرا مانگ لایا ہے کہین سے
کہ پہر لی قی اوسی شیشی مین لیکر — وہ گنگا جل بہرا ہے جسکے اندر
وہ شیشہ گو کہ ہے گنگا جلی کا — اثر اس قی مین ہی ہی ہچھی کا
جو دو معبود ہو جا بینگے شامل — تو پہر تاثیر ہی ہو سکیگی کامل
عجب کیا ہے ہی جب کوئی جلاب — یہہ اوسکو سنتی ہی ہو جائین بیتاب
کہ دست آتی ہین اوسکو آج ہر دم — بہت مغز فلوس آیا ہے یہہ ہم
اوٹھا لائین وہین وہ طشت سہال — کہ ہی مغز فلوس اوسمین بڑا مال
زبان حال سے پہر ہوئین گویا — ملا یہہ وہ کہ ہم تہی جسکے جویا
کسیکو مال کا پہلکا لگا ہات — ہمین یہہ مال کا مغز آگیا ہات
کرین اوس طشت کی پہہ کیون پوچھا — ظہور آخر ہے یہان ہی ہچھی کا
کہ ماتا جیمے کی ہے جہان مین — یہہ ساری جوت اوسکی ہی جہانمین
وہ پچھہ صورت بنائی ہی وہ معبود — بشکل خوک آئی ہی وہ معبود
معاذ اللہ تو ہے یہ بیباک — صفات حقمین کیا بکتے ہین ناپاک
خدا سی کام کیا ہے ہندؤن کو — خدا سی کیا غرض ان کافرون کو
تراشتی ہین خدا لاکہون انہون نے — کہی ہین ایسی کفران کافرون نے
معاذ اللہ یہہ دنیا کی بندی — سراپا اوسکی ناپاکی ہین گندی
یہہ کیا جانین گی اوس عر ارتقا کو — جو باقی سمجھے ہین دار فنا کو
جنہین ہو مال سی ایسی محبت — کہان ہو سکیگی پہر اونمین شجاعت

کہ دنیا مال کا مشکل ہے جنکو — تو جان و دین کا کب دل سے انکو
جو غزوات محمد پہ ہے طاعن — علیہ اللعنۃ ہین کل لاعن
جو ہر دم ہین غلام عیش و آرام — تفکر و انتظام عیش و آرام
تو تکلیف غزا ہوا وسنے کیونکر — خدا پہ جان فدا ہوا وسنے کیونکر
جو ہر دم تابع نفس و ہوا ہین — وہ کب قربان راہ کبریا ہین
کسی شی کی نہین یہہ جانی اصل — کہ جز آرام دنیا سب ہے بی اصل
اسی باعث جسی پاتی ہین خوشحال — کہ وہ دنیا مین ہی ذی جاہ و مال
سمجھتے ہین خدا کا دوست ہے یہہ — وہ با عرفان معز و پوست ہے یہہ
کہ جو مقبول مولی سے تو یہہ ہے — اگر مشغول مولی ہے تو یہہ سے
یہہ جسکو پاتی ہین دنیا سی بیزار — سمجھتے ہین بڑا مجرم گنہگار
نہین جسکا پس یہان دنیا کی رونق — اوسی عاصی سمجھتے ہین یہہ احمق
ملا اسکو نہین جو حشمت و زر — تو یہہ دشمن خدا کا ہے مقرر
سمجھہ رکھنا ہی باعث ہے اسکا — کہ جو جو تھی وہ ذی اموال و جاہ
سمجھتے ہین یہہ اون کو جو نکو معبود — وہ گو سب ہو گئے دنیا سی نابود
عجب ہے با وجود جاہ و حشمت — کہ ساری ہو گئے یکلخت غارت
ہوئی غارت گئے غار فنا مین — تعارض ہے فنا مین اور غذا مین
ملی سب خاک مین خاکستر اونکی — خدائی سب ہوگئی وہ ابتر اونکی
ہوی وہ مال و دولت اونکی برہم — ہوئی سب درہم و دینار درہم
مگر پھر بھی نہین کچھہ انکو عبرت — جہالت ہی جہالت سے جہالت

انتباہ اندر مین بدخواہ روسیاہ

جواس مرے یقین سے ہے حیرت ۔ کہ احمد کو ملی کیونکر نبوت

جو وہ ہوتے حبیبِ ربِ عزت (جل جلالہ ۱۲) ۔ تو کیون کفار دیتے اونکو ذلت

جواب اسکی بہت کچھہ سن چکا تو ۔ اگر پہر بہی وہین حیران رہا تو

تواب ہم اور بہی یہہ تیر دو چار ۔ لگاتی ہین تری آنکھون مین یکبار

سنان اونکی کچھہ آنکھون مین چبھی گی ۔ تو حیرانی تری جاتی رہیگی

تیر اندازی تیغ زن بسوی چشمِ حیران اندرین

تیرِ اول از بہرِ دفعِ حیرتِ دیدہ مغفل

بہت ہی ہمکو استعجاب و حیرت ۔ کہ کچھہ بھی ہندوان کو آئی غیرت

بنائی جب انہون نی اپنی معبود ۔ مری راہِ زنا مین جو کہ مردود

اگر آپ ہی خدا تہا کشن چندر ۔ بناس دیو کا نطفہ وہ کیونکر (نام پدر کشن ۱۲)

اگر معبود تہا خود برتری مین ۔ تو کیون اوترا وہ بطنِ دیوکی مین

شکم مین خونِ حیض (کشن ۱۲) اوسنی پیا کیون ۔ وہ حوضِ حیض مین رہ رہ جیا کیون (نام مادر کشن ۱۲)

عجب مان باپ تہی تری خدا کی (دیوکی کا نام ۱۲) ۔ کہ تہی وہ بت پرست اور بت کی بندی (بجائے حمل ۱۲)

عجب یہہ ہے کہ بیٹا خود خدا ہو ۔ ہمیشہ بت خدا مان باپ کا ہو

ہوا پیدا براہِ فرج (کشن ۱۲) کیون وہ ۔ ہوا پامال ہرج و مرج کیون وہ

طفیلِ نند مہرا اوسنی بہت دن ۔ چرائین گائین کاٹی روز گن گن

چرائی شیر و دوغ (نام شخصی ۱۲) اوسنی وہان کے ۔ چرائی اوسنی مکھن ہر مکان کے

یہی باعث ہی جو نزدیک و دور ۔ ہوا ہی کشن ماکھن چور مشہور

ہزارون اہلِ شوہر گوپیان تھین / کہ کرتین اوس سے سب اٹھکہیلیان تھین
یہی اشغال وہان آٹھون پہر تھی / کہ وہ اٹھکہیلیان کرتا تھا اونسی
زنانِ برج سی زانی رہا سیام / زنا کا برج مین بانی رہا سیام
وہ جوبن گوپیونکا دیکھتا تھا / خدائی اپنی یون بہولا ہوا تھا
کہ جیسے دیکھکر آئینہ اطفال / رہا کرتی ہین محوِ عکس و تمثال
بہت فسق و فجور اوسنی کیا ہے / زنا ہی بالضرور اوسنی کیا ہے
وہ خود کہتا ہی یہہ صاف اپنی منہ سے / نہین معبود مین جو کوئی پوجے
نہ کہو میری تعظیم و عبادت / مگر کب مانتی ہین اہلِ غفلت
عجب بیرحم تہا کالا سیہ دل / کہ اپنی خال کا خود ہی وہ قاتل
بوزنِ خالِ رخ اوسمین تھا رحم / سیہ رو کو سیہ دل کو ہو کیا رحم
برنگِ خال جو ظالم ہو کالا / کہان ہو خالی رحم اوس سے خرابی پیدا
تو قتلِ خال اوس سے کیا عجب ہے / کہ وہ مغضوب سراپا غضب ہے
ہوئی مقتول کے جا سے مقابل / تو تہا کا نوک دم وہانسی سیہ دل
کہ جسنے مارنیکو کچھہ اوٹھایا / تو پہنچا کوہ پر اوڑکر وہ کوا
وہان اوسکو وہ سی بھی وقت پاکر / وہ پہنچا دوارکا پوری مین جاکر
کیا سامانِ جمعیت وہان سی / ہوا خوشدل قتالِ دشمنان سی
دکھایا کوہ پر بھی مکر و فن کو / کہ ڈالا اوسنے اپنے پیرہن کو
کسی اک شخص پر جو برسرِ کوہ / کہین سوتا تہا وہ بیخوف و اندوہ
ہوا باعث وہ قتلِ کال جون کا / بیان کیا ہوئی حال اوس پُر فسونکا
پھر اوسنے دامِ مکر ایسا سنوارا / کہ ایسی اک شجاع انسان کو مارا

نہ کچھ بھی جس بہادر کی خطا تھی — فقط اک ہیبت اوسکی جان گزا تھی

کہ ڈرتا تھا کرشن اوس سے ہمیشہ — چلایا مکر سے یون اوسپہ تیشہ

ہوا ایسا ان سے جنگ و جدل جب — براہ گوز نکلا مکر دفن سب

شکست ایسا ان سے وہ سخت کھائی — مصیبت زخم کی جان پر اوٹھائی

کہ عقل و ہوش اوسکی اوڑ گئی سب — سونگھائی نکلجی اوسکو وہان تب

چلا اور خاک بھی اپنی نجھاڑے — چلادی اپنی گھر کو وہانسی گاڑے

ہمیشہ کو بھی دی ترغیب باطل — کہان باطل سے ہوتا ہی بیا طل

اگر معبود تھا پھر کیون کیا عجز — کرن کی آگی کیون کرتا رہا عجز

اگر معبود بن بیٹھا تھا وہ دون — تو نامردی ہوئی کیون اوس سے پھر یون

کہ منت سے کہا دسنی کرن کو — جو مرضی ہو اوٹھا اون مین چرن کو

رہون مین یعنی خدمتمین شب روز — حکومت مین اطاعت مین شب و روز

جو تھا معبود وہ قوم دنی کا — تو عاشق کیون ہوا پھر رکمنی کا

اگر معبود اندرمن کا تھا کشن — تو کیون ہترا کا بندہ بن گیا کشن

کہ جسکے عشق نی اوسپر جفا کے — نہ کچھ بھی قید کچھ شرم و حیا کے

بلند ایسی ہوئی شہوت پرستے — کہ شان سیام جی کو آئی پستے

ہوا وہ جو ہونا تھا پھر اوس سے — ہوا خون ایک عالم کا پھر اوس سے

کیا جب بزم میخواری کا سامان — وہ تھا بالکل جفاریکا سامان

ہوا قتل عظیم اوسکی سبب سی — کہ خود بھی مرگیا رنج و تعب سے

ہزارون جی کی جی مین ہائے افسوس — رہین وہ حسرتین ای وای افسوس

لگا زخم سنان تیر صیاد سے — ہوئی قید بدن سی جان آزاد

جو ہر دم گوپیون کی کہیر کہا ئی
غضب ہے وہ سنانِ تیر کہا ئی

ذرا بہرِ خدا انصاف کرنا
کہ جبکا ہوئی اس ذلت سی مرنا

وہ مردہ بہی ہی معبودی کی قابل
وہ بد ہوئیگا اس خوبی کی قابل

یہہ جیسے عام فاسق ہوتی ہین اور
نتہا یہہ فاجرِ عاشق بہی بدطور

یہہ تہا خاصِ خواصِ قومِ فجار
کہ اُسکے مثل کب ہی کوئی بدکار

نہین باندہا ہے جہوٹ اسمین سرمو
کتا بین دیکہہ اپنے کہول کر تو

تیرِ دوم باسنانِ تیزِ برای کوریٔ چشمِ فتنہ انگیز بلا خیز

بہت ہتی تیرِ اوّل مین درازی
نہی تیر افگنی ہتی نیزہ بازی

جو دو تین اور باقی ہین بلاخیز
یہہ سب ہین تیرِ اوّل سی بہت تیز

الٰہی تیری رحمت سی یقین ہے
الٰہی تیری قدرت سی یقین ہے

کمانِ تیغ زن کا تیر ثانے
نکالے چشم اندر من کا پانے

وہ برہما اور ہماری بشن بہگوان
عجب معبود تہے محکومِ شیطان

نہ اپنی نفس و شہوت پر ہتی قادر
نہ دشمن کی ہلاکت پر تہے قادر

بنی جب وَچہہ کی حامی سری بشن
بنی صہبا ئی آفت سی سڑی بشن

نشانہ ہوگئے تیرِ بلا کے
ہوئی مقتول شمشیرِ بلا کے

لگا بیرِ بہَدر کا جو کہٹو انگ
لیے ہوش و خرد اک ضرب نے مانگ

زبان پر اوسکی اک شور و فغان تہا
خدا کا ہیکو تہا جو نیم جان تہا

گرڑ نے جب گڑا مین اپنی ٹہونگین
سراپا جب لگا مین اپنی ٹہونگین

ہوا نا چار منت کش گرڑ کا
کہ تہا ٹہونگون سے مرجانیکا دہڑکا

خدا اوسکو بنایا کس نظر سے ٭ کہ جو ڈرتا ہے یون اک جانور سی
بس ایسا ہی وہ برمہا ناتوان تہا ٭ کہ مغلوب ہوا و دشمنان تہا
نتہا دونون کو ہیلی گیان کچہہ بہی ٭ علوم اور معرفت کا دہیان کچہہ بہی
ہوا اونکی لیے اک لنگ ظاہر ٭ کہ تا ہو جائین وہ ہر شی سی ماہر
سکہایا لنگ نے ہر بود و نابود ٭ بنا ان دونون معبودونکا معبود

استنباطِ تیغ زن از کردارِ اوتاران اندرمن

کسی حالت مین ہوئی جو کہ جاہل ٭ نہین ہرگز الوہیت کی قابل
خدا ایسی کو جو جانی وہ کافر ٭ الٰہ ایسی کو جو مانی وہ کافر
کہ عین کفر ہے ایسا عقیدہ ٭ الٰہی ہو لئی اوسکا سر بریدہ

آمدم بمدعا بہر سرورِ دلہا

بنے جب لنگ کی شاگرد دونون ٭ رہے وہ اوسکی گرداگرد دونون
رہی وسکی طلب مین بوالہوس ہان ٭ کہ گذری دس ہزار اونکو برس ہان
نپایا لنگ کا پر انتہا کچہہ ٭ تو یون سمجہا یہہ ہی کیا جانی کیا ہے
جب اوسکا انتہا نابود سمجہے ٭ تو اپنا اوسکو وہ معبود سمجہے
بنانا عاجز و جاہل کو معبود ٭ غضب ہے اے ہنود ای قومِ مردود

روایت ادہیاے سیوم شب پوران بنا بر اثبات ہندوان

یہہ شب پوران مین لکہا ہوا ہے ٭ جب اونکو درشن لنگکا ہوا ہے

تو تہا اوس لنگ مین وہ راز پنہان ۔۔۔ کہ جسنے بشن و برمہا کو دیا گیان

ہوئی گایتری کی اونکو تلقین ۔۔۔ ہوئی رازِ خفی کی اونکو تلقین

وہ جو کچھہ لنگ نے باتین سکہائین ۔۔۔ سب اوس رازِ نہانی کی جتائین

وہ تہا رازِ نہان کیا او ہمین بی ریو ۔۔۔ نہان ہتی لنگ مین آپہی مہادیو

ظہور اس شکل مین اپنا کیا تہا ۔۔۔ تو یہہ یہہ دہیان گیان اونکو دیا تہا

اگر اس بات مین ہمسی خفا ہو ۔۔۔ تو لو یہہ نظمِ شنکر ہمسے سُن لو

اگرچہ ہے وہ ہم مذہب تمہارا ۔۔۔ مگر کیونکر ہو امرِ حق کا اخفا

نہین سب ایسی بی انصاف ہندو ۔۔۔ کہ جیسا آج بی انصاف ہی تو

کہ کہتا ہے مگر جاتا ہے کہکر ۔۔۔ کہ جیسے کوئی ڈرجاتا ہے کہکر

نظمِ شنکر دیال صدق مقال مترجمِ پوران از بہر تفضیحِ ہندوان

کہا ہم مالکِ زیر و زبر ہین ۔۔۔ کہین مخفی کہین پر جلوہ گر ہین

سری برمہا ہون خلاقِ زمانہ ۔۔۔ کرین بشن انتظامِ حاکمانہ

ہمین سر رشتۂ کارِ عدم ہو ۔۔۔ شگفتہ ہمسے گلزارِ عدم ہو

رہین گی پیچھے ہم پہلوی بشن ۔۔۔ غمِ فرقت نا ئیگا سوئی بشن

ہمین سارستی مرغوب ہونگی ۔۔۔ سری گوری ہمین منسوب ہونگی

تیغ زن

عجب ہے گیان ہی و ردہیان یہہ ہے ۔۔۔ کہ بہرتا دلمین وہ ارمان یہہ ہے

بنے جس سے غلامِ فرج دو نون ۔۔۔ ہوئی وہ وقفِ ہرج و مرج دو نون

جب

جب ایسی شکل میں اہلِ عروج آئین — تو دلمین کیون نہ اسرارِ فروج آئین
سری لشنو خدا جو خود بنا ہے — مہا دیو اوس خدا کا بہی خدا ہے
یہہ اندر من تری کیسے خدا ہین — خدا اپنے لیے رکہتے جدا ہین

مضمونِ ادہیایِ ہژدہم شب پوران بہرِ زلش بندوان

ہوی جب عقدِ گوری جی کی محفل — ہوی جب گرم اوس شادی کی محفل
تو برمہا بہر رہے تہے وہان مسرور — غمِ گوری مین رنگِ چہرہ تہا زرد
کہ لیجائیگا گوری کو مہادیو — یہہ کس نازک پری کو لیچلا دیو
کہین پرولسی نکلے دیکہہ پای — وہ گوری جی کی انگشتِ حنائی
ہوا گویا یہہ اونگلے کا اشارا — کہ اپنا دل ہمین دی ڈال برمہا
کہ ہے شکلِ بنان شکلِ الِ ایک — ہوا رمزِ سرِ انگشت اسمین لیکن ایک

ابیات مترجم پوران صادق البیان

سری گوری کی انگشتِ حنائی — سرِ دست انجمن مین دیکہہ پائی
گرا تخم سری برمہا زمین پر — مجسم ہوگیا قطرہ وہین پر
جو دیکہا شہوت چشم عشق — زمین پر گر پڑے برمہا ادب سے

تیغ زن

ہوا اسپر یہہ کچہہ شوق دلبند — کہ برمہا جی ہوئی دہوتی مین پابند
اگر خلوت شہوت مین تو یہہ ہین — غلام نفس لذت مین تو یہہ مین

نہ سمجھا یہہ ہجوم مرد و زن ہے | یہہ کچھہ خلوت نہین ہے انجمن ہے
نہ سمجھا غیر کی عورت ہی گوری | کہ رکھتی مجھسے کیا نسبت ہے گوری
جو ہی جلوت مین اتنا جوش شہوت | تو ہو خلوت مین کتنا جوش شہوت
نہین شہوت پرستی یہہ تو کیا ہے | یہہ کیسا بندۂ شہوت خدا ہے
پدم پوران مین ہی یہہ ہی فسانہ | کہ وہ جو منتظم ہین حاکمانہ
برہندا کے محبت مین فنا ہین | ہمیشہ اوس سی مشتاق زنا ہین
سری شتنو رہے یون زندگی بہر | کہ تہی بخواب ہمخواب جلندہر
اگر کچھہ اور بہی ہی شرح درکار | تو دیکہا کر ہمیشہ سوط جبار
یہہ اندرمن ذرا سب یاد رکہنا | جو مین یہہ ہی میری مطلب یاد رکہنا
کہ ہین کسکی رضا جو تیری اوتار | جو سچا ہے بہت تو تیرے اوتار
تو پہر کرنا مطابق اس رضا کو | رضا جو ہی تو شان مصطفے کو
اگر انصاف کا آجائی کچھہ دہیان | تو پہر تو بہی تامل ہو مسلمان

تیر سیوم تیغ زن بر آن دیدۂ رمد رسیدۂ اندرمن

یہہ شیو پوران سی لکہتا ہون قصہ | کہ دو دان اہل نظر کو کچھہ تو حصہ
کہ گوری جی ابہی ناکتخدا تہین | ابہی وہ وصل شوہر سی جدا تہین
گئین کیلاس پہ درشن کو اکدن | قدم رکہتی ہوئین اترا کی گن گن
لیے کچھہ پہول اوس گلرو نی سوغات | دئی گل نی گلو کہ ہات مین ہات
دو بالا ہو گئی وہان بوئی شہوت | سراپا بن گئین جادو کی شہوت
نگاہ نازی شب جی کو دیکہا | تو ہر پتلی بنے جادو کا پتلا

کہ شب جی و سنیہ مقتوان ہو گئی وہان ‌‌ ‌‌ پئے کارِ دیگر گون ہو گئے وہان

استشہاد باشعار شنکر دیال شیرین مقال

سری گوری قصارین مین آئین ‌‌ ‌‌ برنگِ بوی گل گلشن مین آئین
لیے کچھ پہول سونہاتِ چمن پہر ‌‌ ‌‌ حضورِ شب گئین سیوارابن پہر
جو مارا کام نے پہولونکا اک بان ‌‌ ‌‌ تو شب کو وصلِ گوری کا بندہا سمیان
کہا یہہ حلقہ کیو غضب ہی ‌‌ ‌‌ تمہاری جنبشِ ابرو غضب ہے
نہین بیا اعتنائی چاہیے ہے ‌‌ ‌‌ کلام آشنائی چاہیے ہے
ذرا دل کہول کر گرمِ سخن ہو ‌‌ ‌‌ ابہی دم بہر شریکِ انجمن ہو
مگر ہنس کر کہا گو دل رنگین وہ ‌‌ ‌‌ پیا اندیشہ کامل رنگین وہ
کہا صحبت یہہ پہر شادی نہین خوب ‌‌ ‌‌ عبث یہہ فتنہ ایجادی نہین خوب
رہِ بد مین قدم دہرنا برا ہے ‌‌ ‌‌ خلافِ شاستر کرنا برا ہے
دلِ شب سی وہین جاتا رہا جوش ‌‌ ‌‌ سنبہل بیٹہے دوزانو آگیا ہوش

تیغ زن

کہان قائم ہوا جوشِ مہادیو ‌‌ ‌‌ ابہی دیکہو وہی جوشِ مہادیو
گئی کیلاس پر شب داؤ پاکر ‌‌ ‌‌ رکہونکی عورتون مین پہنچی جاکر
پہرا اوپر اپنا پیچ ایسا چلایا ‌‌ ‌‌ کہ ہر پیچیدہ موکو وہان گرایا
قدم اوس پہلوان نی ایسا گاڑا ‌‌ ‌‌ ہزارون نازنینون کو پچہاڑا
نہین جو میری کہنی کا یقین کچہہ ‌‌ ‌‌ تو باطل نظمِ شنکر تو نہین کچہہ

بیان مترجم و ناظم پوران

بیان کرتے ہین یون سعۂ نکو ذات | سنو یہہ اتفاق وقت کی بات
رکہیشر ایک جا خلوت نشین تہے | سر کیلاس پر مسکن گزین تہی
غرض اکدن وہ ارباب پرستش | گئے کچھہ لینے اسباب پرستش
ہوا شنبہو کے دلکو جوش مستی | ہوا آمادہ عشرت پرستی
زنون کی پاس بیتابانہ پہنچے | کہ جیسے شمع پر پروانہ پہنچے
ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش | ہزارون نی شراب وصل کے نوش

تیغ زن

شراب وصل وہ بیشک منی تہی | جو خم شہوت شب مین بنی تہی

مترجم پوران شنکر دیال

بیابان سی رکہیشر پہر کی آئی | شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائی

تیغ زن حدید المقال

ہوا دیان ہر گل تر کو جب انزال | تو ہو جائین نکیون پژمردہ پامال

اقوال لالہ شنکر دیال شاعر ذی کمال

ہوئی غواص دریای قلق مین | دعا یون کی سدا شیو جی کے حق مین

کہ لنگ شب گری لنگر زمین پر
نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبین پر

اوسی دم لنگ شنکر گر پڑا صاف
جدا قالب سی ہو کر گر پڑا صاف

مگر اوس لنگ نے آفت مچائی
قیامت دیوتون کی سر پر آئی

غریق بحر خون بیتاب تہا وہ
طپش مین صورت سیماب تہا وہ

اوچہلتا تہا دل بیدل کی صورت
تڑپتا تہا پڑا بسمل کے صورت

قرار اوسکو نتہا دم بہر کہین پر
زمین پر تہا کبہی عرش برین پر

برنگ شعلہ تہرائی ہتی خلقت
حرارت سی جلی جاتی تہی خلقت

رکہون نے فرط غمسے ہوکی لاچار
حقیقت کی سری برمہا سی اظہار

سری برمہانی فرمایا کہ ہیہات
بڑی تمسے حماقت کی ہوئی بات

بنے مہمان شیو سنکر تمہارے
ہوئی خود رونق افزا گہر تمہارے

تمہین شیرین زبانی چاہیی ہتی
ادائی میہمانی چاہیے تہے

قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے
جگہہ شنبہو کو سنکاسن پی دیتی

عوض اوسکی یہہ تمنی بددعا کی
جہالت کی حماقت کی خطا کے

تیغ زن

نکیونکر عقل مین ہوئین یگانہ
کہ خود برمہا ہین خلّاق زمانہ

جہانمین مستشار ایسے کہان ہین
مشیر نیک کار ایسی کہان ہین

اودہر شب بادہ شہوت کی خمار
ادہر یہہ مستشار اک مست سرشار

عجب ہے سرزنش کی واہ برمہا
کہ آخر ہو رکہون کی شاہ برمہا

ادا کیا اور ہوسے میہمانے
جب اوسکو دی چکیے ہمخوابہ جانی

جو تہین وہان گلعذارین سنبلین مو ۔ نہین وہ سب فراش خار ستنبہو
مگر ہان تہا یہہ مہمانی سے باقی ۔ کہ رکہہ مفعول بنتی اوسکی خود ہی

اوا[illegible]
یعنے اغلام کرواستے

شنکردیال پرفن

کرو جاکر سری گوری کو خوشنود ۔ کہ ہو کچھہ آشکارا شکل بہبود
کرین تکلیف خود بہر ضرورت ۔ مہارانی بنین آرکہہ کی صورت
غرض سب رکہہ ہوی مصروف طاعت ۔ کہ آخر تہی وہ سب مالوف طاعت
ہوا گوری کو جو سن مہر بلسنے ۔ بنین خود صورت آرکہہ بہا لی
ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار ۔ ہوی خلقت می عشرت سی سرشار

تیغ زن

بہلا کیونکر نہوتا مستقل لنگ ۔ کہ مدت تک تاتہا خستہ دل لنگ
سولی اپنی جہان گوری جی خود لاکہ ۔ تو کیا پہر ہی نہ زخم شب سی جاتین

سوزن

شنکردیال شیرین سخن

پرستش سب نے کی آنکہون سی سر سے ۔ زمین پر آسمان سی پہول برسی
کیا پہر یون سداشیوجی نی ارشاد ۔ کرین سب لنگ پوجن بادل شاد
اسی سی حاصل آرام ہوگا ۔ لبس مردان بخیر انجام ہوگا

سنان بیان تیغ زن

کالہ

لگا یہہ تیر شنکر کے کمان کا ۔ نہین اصلا یہہ تیر اپنی کمان کا
مگر یہان ہمکو وہ یون ہات آیا ۔ کہ گویا گمشدہ اپنا ہی پایا
خفا مجہپر نہونا اے دل افگار ۔ کہ ہین شنکر و یال اسکے کماندار
ذرا تو یاد رکہنا یہہ ہی باتین ۔ کہ شیو شنکر رہے کس کس مزے مین
نکالی جو اونہون نے دل کے ارمان ۔ وہ تہی راہِ خدا یا راہِ شیطان
اوٹہایا جب وہ زخم لنگ جان پر ۔ تو کیا باعث ہوا تہا اوس مکان پر
سراپا گر نتہے وہ عاشقِ فرج ۔ ہوئی پہر داوسی کیون سارقِ فرج
اگر وہ ہوکی زخمی جان کہوئی ۔ تو کیا اچہی شہیدِ فرج ہوتی
یہہ جیسے کاٹتی ہین چور کی ہات ۔ کہ چوری ہات سی کرتا ہی بدذات
تو یہان بہی تہا جو آلہ رہزنی کا ۔ رکہون نی بس اوسیکو جڑسی کاٹا
وہ یعنی جو کہ تہا چوری کا اوزار ۔ اوسیکا کاٹنا بس تہا سزاوار
جو بر مہانی کہا تمنے جفا کے ۔ جہالت کی حماقت کی خطا کے
کہو کسکے لیے یہہ زخم کہائے ۔ یہہ کسکی راہ مین صدمی اوٹہائی
رکہون نی اوسکو ذلت کسلیے دی ۔ یہہ تم بہی جانتی ہو جس لیے دی
یہہ اوس فردِ امانت کی سزا تہی ۔ یہہ سب اوسکی خیانت کی سزا تہی
یہہ سمجہو تو اگر ہوتا خدا وہ ۔ تو کیون ایسی بلائین جہیلتا وہ

تیر چہارم باپیکانِ صد تصادم بر جانِ خستہ تنِ بیچارہ اندرین

نہایت تیز ہے یہہ تیرِ چارم ۔ کہی یہان آب پیکان پُر تلاطم
یہہ تقسیم سہام آئی درست آج ۔ کہ یہہ ہین چار اور وہ دو ہین آج

ملے حصے مین بے تقصیر دو دو
وہ ایک ایک انکھہ اور یہہ تیر دو دو

یہہ تیر اونکی صفت مین سب یکلخت
جنھون نے توڑ ڈالی تہے کمان سخت

کہ جنکو رام جی کہتے ہو تم لوگ
لگا ہے جنکا سیتا جی سی سنجوگ

تمھاری رام چندر جی خدا ہین
مگر کیا تابع نفس و ہوا ہین

کہ سنکر شہرۂ سیتا جنک مین
وہ اور ٹکرا گئے گویا جنک مین

ہوا دیدار گلرو سیر گل مین
ملی بوی سمن بو سیر گل مین

نظر اونکو جب آئی جانکی وہان
بنی وہ جان انکی جانکی وہان

اب آگی مین نہین کرتا بیان کچھہ
جو اونپر عشق مین گذرا وہان کچھہ

کہ تمکو بدگمانی ہے مری ساتھہ
یہہ لو لکھتا ہون مین نظم جگناتھہ

کہ جسنے نظم راماین لکھے وہ
جو تلسی داس سے بہاکہا مین تہی وہ

اشعار صداقت خزاین از جگناتھہ ناظم و مترجم راماین

خرامان صورت کبک سبک سیر
گئے سیتا بصد فرحت سوی دیر

خواصین اک خوبرو ہمراہ سیتا
گئے سوی چمن بہر تماشا

نظر آئی وہان پر رام و لچھمن
بشکل آفتاب و ماہ روشن

جو دیکھی باغ مین وہ سرو و شمشاد
شتابان سوی سیتا آئی دلشاد

کہا سیتا سی کر او سنئے شادان
کہ ای سردار خیل پاک نسوان

خرامان ہین عجب دو سرو و شمشاد
جا بان چمن مین با دل شاد

خدا جانی ملک ہین یا بشر ہین
بظاہر صورت شمس و قمر ہین

سوا سیتا پی جب یہہ آشکارا
ہوی سو دل سے مشتاق نظارا

زلیں وہ ہمنشین ہی شوخ گستاخ — دکہائی دو تو گل در پردۂ شاخ
نظر آئی جو رشک گل وہ رخسارہ — ہوئی مانند بلبل عاشق زارہ
جو دیکھی اوسنے روئی شوخ طنار — تو آنکھین بشکل نرگس ہگئین بار
نظر آئی جو قد بی ساختہ وہ — ہوئی قمری صفت دل باختہ وہ
ہوئی سیتا جو روئی رام سی شاد — نکی جنبش وہان سی شکل شمشاد
ادہر سی رام نی سیتا کو دیکہا — ہوئی سوجان و دلسی لی وسیہ شیدا
جو گل ہتی ہوگئی مانند بلبل — جو بلبل ہتی ہوئی وہ صورت گل
ہوئی سیتا خود اور سیتا ہوئی رام — ہوئی اوسدن سے سیتا رام سرنام

تیغ زن

کہان ہے پاکدامن ایسی عورت — کہ جو ہے اسطرح بدست شہوت
کہ اک لونڈی کا کہنا ایسا مانا — ذرا قدر عبادت کو نجانا
وہین لنگ اور بت وبتخانہ چہوڑے — لڑائی آنکہہ اگرا جنبے سے
لڑاتین جو نہ آنکہین جانکی جی — تو صلح نفس سرکش کیونکی ہوتے
لڑایا آنکہہ کو دل کو ستایا — کہ صلح کل نہین ہے کار دانا
یہہ کہتے ہو کہ ہے سبکا خدا رام — خدا کا ہیکو ہے یہہ نفس کا رام
غلام نفس امارہ ہے جو شخص — بنا کیونکر خدا کہیے تو وہ شخص
جو دم بہر مین ہوا شیدا سیتا — رہا مصروف ہو ذاتی سیتا
کہ ہے عیب و نقصان سے خدا پاک — جو ایسے ہوتی ہین ہوتی مین ناپاک
ذرا کچہہ اور بہی سن لیجیے اب یہان — جو گذری بعد شادی کی غمی وہان

راستی قرائین ناظم راماین

رہی صحرا مین سیتا جبکہ تنہا — میانِ ہالۂ مہوش جلوہ آرا
یکایک گوشۂ صحرا سے راون — ہوا ظاہر وہان شکلِ برہمن
لگا صندل جبین پر تا بنا گوش — کمر تک رشتۂ زنار بر دوش
ملی تن پر جبین سی تا قدم خاک — تنِ لاغر مین پہنی جامۂ چاک
حضورِ جانکی آیا جفا کیش — دعا دیکر کہا ای عصمت اندیش
کئی دن سی ہو ئمین بی دانہ و آب — نہین ہی بہوک کی اب ہمدم مجہی تاب
مین آیا سنکی تجہکو صاحبِ جود — عطا کر مجکو ہو جو کچہہ کہ موجود
ہوا جب اسطرح سائل برہمن — اوٹہی لیکر ثمر وہ پاک دامن
جنتی نی یون کہا تب ای نکو ذات — نہین لیتا ہو ئمین و البتہ خیرات
اگر اس دائری سی باہر آکر — کری مجکو عطا تو ہے نکوتر
جو تہی اہلِ کرم وہ غیرتِ ماہ — ہوی مکرِ عدو سی کچہہ نہ آگاہ
برنگِ ماہ ہالی سی نکل کر — لگی دینی برِ فو وہ سیمن بر
بغلمین جانکی کو لیکے راون — سوِ لنکا اوڑا ناگاہ دشمن
چلا سیتا کو لیکر یون وہ بی پیر — غزالِ ناتوان کو جسطرح شیر
بہت سیتا نی کی فریاد و زاری — بچشمِ تر بہت کی اشکباری
فراقِ رام مین جز نالہ و آہ — نتہا غمخوار کوئی اوسکے ہمراہ
وہ جاتی تہی چلی با رنج و اندوہ — نظر آئی کئی میمون سرِ کوہ
وہان سیتا نی از بہرِ نشانے — دوپٹا اپنا پہینکا زعفرانے

اوڑا کر الغرض سیتا کو راون ‌‌ ہوا داخل حصارِ زرمین رہزن
میانِ باغ سیتا کو بٹہا کر ‌‌ کئی پریون کی چوکی کی مقرر

تیغ زن

اوڑائی ہوئینگی پہر تو مزی خوب ‌‌ بہت مدت مین ہات آیا تہا محبوب
اسیرِ غم رہین جسکے دل وجان ‌‌ نکالے کیون نہ اپنی دلکی ارمان
مکانِ بی خلش ہو اور ہو یار ‌‌ تو پہر وہان بخلش رہنا ہی دشوار
وہ گو تہین رامجی کی من کی بہاون ‌‌ مگر تہا عشق سے مجبور راون
وہ راون دیت تہا گو دیو صورت ‌‌ مگر غالب ہی سب پر دیو شہوت

ناظم رامائن

ہرن کو مار کر جب شاہ والا ‌‌ پہرے لیکر اودہر سے مرک چہالا
ہوئی لچہمن سے رستی مین ملاقات ‌‌ کہا شاہ دو عالم نے کہ ہیہات
کہان سیتا کو چہوڑا تمنے تنہا ‌‌ یہان دیوون سی ہی دشوار بچنا
مجہے اندیشہ ہے ہیہات ہیہات ‌‌ نہوگی جانکی سے اب ملاقات
کہا لچہمن نے ای شاہ نکوکار ‌‌ کیا سیتا نے بیتے عذر سو بار
نمانا مجکو بہیجا آپ کی پاس ‌‌ نلائین آپ آپنی دلمین وسواس
نہین ڈر ہے اوسی یون سے ای شاہ ‌‌ وہان مارے مین ہے وہ صورت ماہ
غرض اس گفتگو مین رام ولچہمن ‌‌ شتابی آکی پہنچے سوی مسکن
نپایا جانکی کو اوس جگہہ پر ‌‌ ہوئی اندوہگین دونون برادر

بہت جنگل مین ہر سو خاک چھانی
کہین پائی نہ سیتا کی نشانی

بہت ڈھونڈا میان دشت و گلزار
نپایا پر سراغِ بلبلِ زار

بہت ڈھونڈا تہ ہر سرو آیا
نشانِ قمریِ شیدا نپایا

بہت ڈھونڈا میانِ سبزہ ہر سو
نپائی پر کہین اوس گل کی خوشبو

بہت کہسار مین کی جانفشانی
نپائی اوس ہما کی کچھہ نشانی

غزالون سی کبہی کہتے تہے رو رو
کہین دیکھا ہے تمنے جانکی کو

کبہی کہتے تہی مرغانِ چمن سے
خبر سیتا کی لاؤ جا کی بن سی

جو دیکھا شہ نی سوئی دشت و صحرا
فراقِ جانکی مین یہہ تماشا

ہوئی غمسے زبس بی صبر و طاقت
چبہے غم کی جگر مین خارِ کلفت

بہت کی مثلِ باران اشکباری
بہت کی رعد کی مانند زاری

ہوئی بیتاب غمسے صورتِ برق
ہوئی سیلِ سرشکِ چشم مین غرق

غرض اسطرح سی تا موسمِ ابر
رہے بیخواب بی آرام و بی صبر

تیغ زن

اب آگی رامچندر کا فسانہ
اور اونکی جستجوئے جانانہ

وہ میمونون سی استمداد اونکی
وحوشِ دشت سی فریاد اونکی

وہ جو جو کچھہ کہ روپ اپنے بنائی
تلاشِ یار مین بندر نچائے

کہ ملجائی تماشا گاہ مین کاش
جو میری جانکی ہو جاؤن بشاش

وہ اونکی آہ و زاری بیقراری
وہ اونکی دلفگاری اشکباری

وہ اونکی دیت راون سی لڑائی
پئی سیتا تہمتن سے لڑائے

وہ برسون تک مصیبت کا اوٹھانا
وہ دیوؤن سی ہمیشہ زخم کہانا

بہت چھمن نے بہی صدمی اوٹھائی
پی سیتا بدن پر زخم کہائے

وہ اوس جنگ و جدل کے جانفشانے
کہ ملجائی کہین سیتا بہانے

وہ اونکا رنج و غم درد و مصیبت
وہ اونکی سربسر تحقیر و ذلت ؛

وہ قصی ہین سبہی ایسے بہت طول
کہ آ مال اونکے ہین جیسے بہت طول

اگر مطلوب ہے تفصیل حالات ؛
تو رامائین کو اپنی دیکہہ و نرات

مقام غور ہے اور جائی انصاف
مگر کرتا ہے کون اب مائی انصاف

کہ گذرا اونپہ غم راہِ خدا مین
وہ سیا طاعتِ نفس و ہوا مین

خدا گو آپ بن بیٹھے ہتی وہ لوگ
ہوائی نفس کے بندی ہتی وہ لوگ

وہ حالاتِ رسول اللہ دیکہو ؛
مقاماتِ رسول اللہ دیکہو ؛

وہ اخلاصِ رسول اللہ واللہ
غمِ خاصِ رسول اللہ واللہ

سراسر ہتی وہ للہیت اونکی
نہتی یکذرہ نفسانیت اونکی

صلوٰۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم
درودِ خاص و عام اونپر ہو ہر دم

یہہ احوال اپنے معبودونکے دیکہو
یہہ اعمال اپنے معبودونکے دیکہو

یہہ مین کہتا نہین میرے بیان سی
تم اپنی ہی کتابون کی بیان سی

جو ہو منصف تو کہدو تم ہے بیباک
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

یہہ زخم ای تیغ زن پیہم لگائی
اب اچہا ہے کہ تو مرہم لگائی

علاجِ زخم اندرمن ہی جو پایا ؛
غزل ہے مرہمِ کافور گویا ؛

مرہم ہی غزل بزخمہای اندرمن از تیرہای قلمِ تیغ زن

ہمیشہ کیون نہ جیسے کشن حب الہ ہوی
سنان تیری سی کیون مر کی خاک راہ ہوی

کیا ہے گوشۂ داماں سے بحر عصیان خشک
کرشن جی سی ابہی کچہہ نہین گناہ ہوی

ہزارون ہو گئین جسمونکی جیتی جی رانڈین
وہ گوپیون کی پیا جب موئی تباہ ہوی

کیا تہا اونکو بہی کیا فتنہ منی نی تباہ
جو رکمنی کی وہ یون کشتۂ نگاہ ہوی

وہ جیسی خود بہی سیہ روسیاہ دل تہی سیام
تو زہر مار سیہ سی وہ روسیاہ ہوی

ہوا جو فرح اہلیا کا عشق اندر کو
تو خود بہی وہ ہمہ تن مثل شرمگاہ ہوی

وہ کہائی عشق اہلیا مین مرگ چہال کے ضرب
کہ روسیاہ سدا کو جناب ماہ ہوی

خدا ہی تہی مہادیو جی ہین کیا بی صبر
کچہہ اور قصد ہی گوری سی بن بیاہ ہوی

رکہونکی گہر یہ وہ چڑہکر تو خوش ہوتی بہت
گرا جو لنگ بہت پر فغان و آہ ہوی

غضب سے گر گئی ہی دیوونکا زور اسمین ہا
کہ اوسکی قہر سی سب دیوتا تباہ ہوی

حیا ہی آئی کہ نانا تہی دیوتا سورج
جو کنتی اپنی نواسی سی وصل خواہ ہوی

جو بادشاہ تہی برمہا وہ چاہ ذلت مین
غریق اپنی ہی بیٹی سی کرکے چاہ ہوی

گدا ہمیشہ رہے آپ فرح ممتا کے
برسپت ایسی بڑی گرچہ بادشاہ ہوی

ہوی فراق مین سیتا کی رام کیا مجبور
کہ بندرون سی وہ خود طالب پناہ ہوی

فقط زبان سی ای تیغ زن یہہ تیغ زنی
تم ایسے قاتل کفار سے سیاہ ہوئے

مبارک باد تیغ زن بجناب لالہ اندرمن

یہہ مرہم تمکو اندرمن مبارک
شفائی جسم جان وتن مبارک

مبارک التیام زخم تمکو
نہو پہر اہتمام زخم تمکو

ہوئی آنکھونکو بس صحت مبارک　　گئے بیمار سے حیرت مبارک

ہمہین ای کاش حیرانی نہو پہر　　کبھی یہہ درد روحانی نہو پہر

جناب سید کونین سی تم　　بہت حیرت مین ہتی اور ہوش تہے گم

گئی اب شکر ہے حیرت تمہارے　　اب آئی ہوش کی نوبت تمہاری

اب آئو ہوش مین دیکہو تو کیا ہی　　عجب شان جناب مصطفے ہی

ذرا اب اور سنیے لالہ صاحب　　خدا کی راہ کی رنج و مصائب

اگرچہ آپ کی نزدیک بد ہین　　مگر مقبول اللہ الصمد ہین

مگر وہ ہین شعار اہل ہمت　　وہ ہین عز و فخار اہل ہمت

کہان وہ ہمت ہیسز و مخنث　　کہان وہ جرأت قلب موئنث

کہ دی ڈالی خدا کی راہ مین جان　　رضائے مرضی اللہ مین جان

مگر ہان آپ کی عزلت گزینی　　ہمیشہ مثل بت خانہ نشینی

بہت آرام کی شی نفس کو ہی　　کہ راحت ہمین جو ہی نفس کو ہی

ہہین اطوار یہہ کچہہ آپ کی ہین　　یہہ ساری ہندوانیسی ہی رہی ہین

شعار انکا جبانت ہی جبن ہی　　ہمیشہ ہار کہانا انکا گن ہے

یہان بس صادق آئی وہ روایت　　جو ہی مشہور بنیی کے حکایت

حکایت بقال شجاعت کردار با سرہنگی بر اسپ سوار

سوار اکدن کہین ہوکر سپاہی　　ہوا تہا جانب مقصود راہی

تو کی رستی مین گہوڑی نی شرارت　　یہہ جیسی ہوتی ہی گہوڑوں کے عادت

کہین وہان ایک لالہ جی کہڑی ہتی　　تماشا دور ہی سی دیکہتی تہی

سپاہی پر جو اونکو رحم آیا ۔ | تو اپنا ماجرا اوسکو سنایا ۔
نہی وہ کچھ فقط اپنی حکایت | نصیحت تھی پئے اہل درایت
وہ تھی اپنی حکایات کی حکایت | سپاہی کو نصیحت کی نصیحت
شنو شاحب سپاہی بھائی کی سون | دہائی رام کی مین سچ کہون ہون
تم اک بدیا تواب ہماری ہی مانو | جو نا مانو تو شاحب آپ جانو
اسی دستا مین ہماری عمر بیتے | کہ گہوڑا لادتی سے عمر بیتے
شناجی پر مکہا بھائی کی سون ہم | کبھی گہوڑا اسی ناٹکی تلے دنم
سپاہی نی کہا کیسے مہاراج | کہ ہم بھی سیکھ لین تمسے مہاراج
تو لالاجی بہت خوش ہو کے بولی | شناہی جی شنو یا بات مین سے
کہ راکھویا کی دونو کان پر دسیان | گہڑی تم جون ہی کی یکھویا کی دو کان
تو تہون سے کو دگہوڑا اسی الگ ہو | جو کودی پہاندی تو پاسی الگ
پہرا ہی کو دکی شتاری کا شارا ۔ | گھڑی دو ایک مین ہو جیون ڈسیلا
سپاہی سنتی ہے غصّے مین آئی | تو لالاجی کی دو کوڑی لگائے
کیا پہر اپنے گہوڑی کو بھی مہمیز | وہ گہوڑا بھی وہانسے اوڑ گیا تیز
بدن سیلاتی لالاجی رہے وہان | ہکا کلجگ ہے سچ ہے میر بھگوان

اندرمن

دروغ و کذب بہتان سر بسر ہے | کہ اوسکا معجزہ شق القمر ہے
غلط ہے ماجرا شق القمر کا ۔ | سراسر لغو ہے اور بے سروپا
اگر احمد سے ہوتی یہ کرامت | تو کرتے ہر جگہ اوسکی روایت

اس

کہین ہوتا ہے جب دم آسمان پر | تو ہوتا ہے عیان سارے جہان پر
تعجب ہے کہ ہو کار نمایان | نہو واقف کوئی غیر از مسلمان
نہون واقف یہودی و نصارا | نہو یہہ رمز سب پر آشکارا
نکیون ہو دلکو یہہ سنکر رکاوٹ | کہ ہے حضرات کے یہہ کل بناوٹ
کہانتک دون نہین اس تقریر کو طول | تو دیکہہ ابطال کو ہوتا کہ معقول

تیغ زن

وہ ہی شق القمر اظہر من الشمس | کان المومنین راوہ بالامس
خبر کیا تجکو اے بطال کذاب | ارے او مغوی جہال کذاب
ابی او جہوٹی معبودون کے بندے | ذلیل و ناتوان بندون کی بندے
دروغ بی فروغ آخر کہان تک | بنام شیر دوغ آخر کہان تک
یہہ دیکہہ اب کہل گئی تیری حقیقت | عیان باطل ہے باطل کی حقیقت
جو حق ہی جانتی ہین اہل کینہ | تو اس ہیبت سی شق ہوتا ہے سینہ
جو ہم شق القمر کے ہو ہین قایل | شقاق اہل مذہب ہوئی حاصل
ہوا یہہ شق اول سے ہویدا | کہ بے عقلے ہے امر حق کا اخفا
عصوبت ہے دلیل شق ثانے | تعصب ہے خدا کی بہی نمانے
کہان ڈہونڈہی پہر اپنا ٹہکانا | جو ان دو ٹکڑی باتون کو نمانا
شقوق اعتراض ای معترض یہان | کہی دیتی ہین تیری منہ سے خود ہان
کہ بس ابطال کا باعث یہی ہے | خفا اعجاز حق سی میراجی ہے
کہ گو یہہ سب جہان کو ہو مسلم | تعصب سے نمانین گے مگر ہم

تو ہو سکتا ہے تو کب مُبطلِ حق	مُطیعِ چرخ پر ہے محملِ حق
حسد سے تجکو وہ رنج و قلق ہے	کہ تیرا سینہ شق ہے رنگ فق ہے
ابہی جو غم سے تیرا سینہ پہٹ جای	تو کیا شق القمر کے حق مین شک آی
کہان وہ پاک دامن شاقِّ ماہ	کہان ای تیرہ دل تو دست کوتاہ
تری بات اور دامانِ محمد	کہان تو اور کہان شانِ محمد
اگر خورشید سے ہو ذرّہ منکر	ضرر خورشید کو پہر کیا ہی آخر
جو استدلال تو کرتا ہے جاہل	وہ دیکہہ اب کسطرح ہوتی ہین باطل
اگر تیری کتابون سی ہو اثبات	کرین شق القمر کو بی منافات
تو کہہ ہو جائیگا پہر تو مسلمان	ہوئی جیسے بہت ہندو مسلمان
اگر ہوتی حیا اور عقل و انصاف	سمجہتا تو ہماری نقل و انصاف
مگر جو کچہہ ہے تو معلوم ہے بس	کہ تیری کفر کے اک دہوم ہی بس

ثبوت شق القمر معجزۂ جناب رسالت از فصل سوہہدہرم مہابہارت

بنے تم بو العجب بہیا کہے باوا	تعجب سے جو کرتی ہو یہہ دعوا

اندرمن

تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان	نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

یہہ دیکہہ اس بیتے مین ہندو بہی واقف	مہا بہارت سی ہی کچہہ تو بہی واقف

تو انکھین کہول دیکھین دیکھہ کیا ہی
کہ بالتصریح یہہ لکھا ہوا ہے

جہانمین ایکوقت ایسا ہوا تہا
کہ شقِ ماہ تابان کر گیا تہا

گرا تہا چاند کا حصہ مقرر
مگر پہر مل گیا وہ اسمین جاکر

پر اسمین ہندؤنکا قول یہ ہی
کہ شقِ ماہ بسوا متر سی ہے

ہوا باطل ترا انکار بالکل
کہ تو جو یہہ سمجہتا ہے بہت غلط

اندرمن

غلط ہے ماجرا شق القمر کا
سراسر لغو ہے اور بے سروپا

تیغ زن

غلط ہے ماجرا تیری بیان کا
تری باتین ہین لغو اور بے سروپا

ترا فن لغو گفتاری ہے بالکل
ترا شیوہ غلط کاری ہے بالکل

یہہ استدلال تیرا ای مخل ہے
کہ اپنی کذب سی تو مستدل ہے

جہان کچہہ تیری دعوی کا بیان ہے
دلیل اوسکی فقط کذب زبان ہی

ہوا شق القمر ہر طور ثابت
ہوا تو بہی وجود شق سی ساکت

نزاع اسمین نہ اب باقی رہا کچہہ
مگر ہان یہہ تو باقی رہگیا کچہہ

کہ تہا وہ معجزاتِ مصطفے سے
ہوا تہا یا کہ بسوا کی دعا سے

تو لازم ہی اپہی ہوکر فراہم
دلیلین لائین حسب مدعا ہم

مگر ہوئین تواتر سے وہ اخبار
کہ ہو جن سی ثبوت اعجاز مختار

ہوا شق القمر قرآن سے ثابت
کلام اللہ عالی شان سی ثابت

بدیہی امر ہے جسکا تواتر
کہ کوئی لائی تو ایسا کہین سے (قرآن کا)
ذرا تو شکل انشق القمر دیکھہ
یہہ وہ مسلول سیف قول حق ہے
جو کافر ہے قیامت کا ہے منکر
اگر تفسیر آیت ہوئے مطلوب
ذرا تو دیکھہ ہے کیسا بیان وہ (وانشق القمر)
کہان شان کتاب اللہ غفار
اگر مطلوب ہین اخبار صادق
تو اول سن بخاری کی روایت
مگر تیرا انجار اوتری تو کیونکر
اگر تجکو ندامت سی عرق آئی
مسلسل یون حدیث اوسنی بیان کی
کہی ہے یہ حدیث اوسنی یہہ سند (بخاری نے)
وہ عبد اللہ کہتی ہین کہ یونس
تو پھر یونس یہہ کہتے ہین کہ شیبان
یہ شیبان کہتی ہین عالی درایت
قتادہ کہتی ہین مجکو انس سے
انس کہتے ہین صدق و راستی سی
کہ اعجاز اونکو دکھلائین محمد

ہمین ہے جس تواتر سی تفاخر
کہ ہمسر ہو کوئی قرآن مبین سے
کہ ہے وہ فارق ہر خیر و شر دیکھہ (تواتر حقیقی)
کہ ہر باطل کا اس سے سینہ شق ہے
وہی یہان اس بداہت کا ہی منکر
تو ہر تفسیر مین مذکور ہے خوب (انشق القمر کا)
مگر احمق کہان تو اور کہان وہ (بیان انشق القمر کا)
کہان بقال اک دلال بازار
اسی تصدیق کے آثار صادق
بخار کفر کو ہے جس سے وحشت
یہہ مدت کا بخار اوتری تو کیونکر
بخار کفر تیرا ہی اوتر جائے
سند کی سلسبیل ایسے روان کے
جو عبد اللہ ہین ابن محمد
خبر دیتی ہین ہمکو خیر النفس
خبر دیتی ہین ہمکو حبر ذی شان (یعنی عبد اللہ کو) (یعنی یونس)
کہ ہی مجکو قتادہ سی روایت (یعنی شیبان کو)
روایت ہے بڑی صافی النفس سے
کہ اہل مکہ سائل تھے نبی سی (یعنی انس) (کفار)
کوئی راز اونکو دکھلائین محمد ﷺ

دکھایا

دکہایا یہہ محمد مصطفے نے
یہہ اونکو معجزہ شق القمر کا ٭
(کفار مکہ کو ۱۲)
بخاری اس حدیث مصطفے کو
اسیکے نقل مین یعنے بطور
(حدیث ۱۲) (مسلسل ۱۲)
مسلسل ہین جو اسناد بخاری
اگر لکہون رواۃ ہر روایت
(جمع راویان ۱۲)
نمونہ کو کفایت بس یہی ہے
بخاری سی جو تب پڑہتی ہی تجکو
اوسیمین دیکہہ لے تفصیل احوال
کہ وہ تیری لیے طعن سنان ہے
کہ وہ ہوا اور تیری اوسپر نظر ہو
جو دیکہی تو تری آنکہین کہان ہین
ابو عیسی خبر دیتی ہین ہمسے
طریق اونکے روایت کے ہین خمسہ
وہ لاتی ہین اسی سچی خبر کو
طریق بعض سی یہہ ہی عیان ہے
کہ جب کفار مکہ نے یہہ دیکہا
تو کہتی تہی وہ کذاب و غلط گو
مگر تہا بعض کا اقرار یہہ ہی
اگر جادو ہی یہہ افسانہ ہوتا

حبیب کبریا خیر الوری نے
اشارہ جب ہوا خیر البشر کا ٭
مصدق اوبہی کرتی ہین دیکہو
مسلسل چار ہین اسناد وہان اور
(طرق رواۃ ۱۲)
حیات صدق کی نہرین ہین جاری
تو تجکو طول کی ہوگی شکایت
مفصل جو بیان اب ہوچکی ہے
تو سوط اللہ تیری پاس گر ہو
مگر کب دیکہتا ہے تو بد افعال
تجہے یارا ہی سوط اللہ کہان ہے
تری تسکین اوسکو دیکہکر ہو
وہ تیری فہم کی باتین کہان ہین
کہ جو ہین ترمذی مشہور عالم
حواس خمسہ پائین جن سی رتبہ
رسول اللہ سی شق القمر کو
(یعنے)
وہ یعنی ترمذی سی جو بیان ہے
کہ ظاہر معجزہ ہے مصطفے کا
محمد نے کیا ہمپر یہہ جادو
نہین جادو یہہ ہے امر حقیقی
تو ہر یک کو اثر اسکا نہوتا ٭

اسی حقیقت شق القمر مین
حدیث مسلم عاسے مروایت
اگر مبسوط لکھون اونکی اسناد
محدث اوربہی ساری نکوکار
صحیح اسناد مین سبکے ہیطور
تواتر سی جہان آئین یہہ اخبار
ہوا شق القمر جب مصطفے سی
تو اہل ہند نی دیکہا اُسیدم
یہہ تاریخ فرشتہ مین لکہاہی
بہت اغیار نے دیکہاہے اوسکو
عداوت سی چہپا جائین توکیاہی
(اغیار اور کفار)
یہہ اعجاز نبی ضرب المثل ہے
کیا اب جسطرح اثبات ہمنے
ثبوت اسکا تواتر سی کیا یہان
کہ یہہ شق القمر امر خدا سے
بہلا ایسی سند لائی تو کوئی
بس اب ہندو بہی جبتک اپنی اسناد
کہ ہم لائی ہین اسناد اپنی جسطور
تو دعوی نسبت شق القمر کا
دلیل انکی فقط قول زبان ہی

اسی حقیقت خیر البشر مین
طریق ستہ عشرہ سی ہی روایت
تو تجکو طول سے ہو یگی فریاد
صحیح اسناد سی لاتی ہین اخبار
نہین انکار ہوسکتا کسی طور
وہان پہر کسکو ہے یاراے انکار
رسول اللہ ختم الانبیاء سے
ہوا وہ مہر سان مشہور عالم
بہت اقوال سی ثابت ہوا ہی
بہت کفار نے دیکہاہے اوسکو
وہ کچہہ باتین بنا جائین توکیاہی
ابہی تجکو تعجب کا خلل ہے
حدیثین لکہین اور آیات ہمنی
بہت داد ثبوت اسمین دیا یہان
سوا بی شبہ و بیشک مصطفے سی
مقابل مین ذری آئی تو کوئی
تواتر سی نلائین مثل نقاد
نلائین گے اگر ہندو بہی اسطور
رہیگا سوی پسوا منتر جہوٹا
(نام عام ہنود)
دروغ و کذب جسکا ہمنان ہی

مسلسل لائیے ایسی روایت — کہ بسوامتر ہو جسکے نہایت
نلاؤگی تو یہہ ہے شرطِ انصاف — کہ فرمانا مسلمانون پہ الطاف
ذرا پہر دین انکا مان لینا — یہہ اپنا دین جہوٹا جان لینا
کہان سے لائینگے یہہ امر عالی — کہ انکا دین ہی اس غم سی خالی
(یعنے روایت مسلسل معتبر ۱۲) (یعنے غم حفاظت روایت)
کہان ان ظالمون مین ہوی انصاف — کہان سنگین دلون مین ہوی الطاف
یہہ نقادِ زر و سیم و گہر ہین — نہ نقادِ نقودِ خیر و شر ہین
بیان جو کچہہ ہی بالکل بے سند ہی — سراسر ہر نقائل بی سند ہے
(تا یعنے ہندون پاس)
حیاتِ دنیوی ہی دین انکا — ثباتِ دنیوی ہے دین انکا
جو انکا دین ہی لہو و لعب ہی — سند جو انکی ہے وہ مضطرب ہی
(غیر مستقل ۱۲)
بس انکا دین ہی زین و تفاخر — یہہ جاہ و مال دنیا کا تکاثر
(زینت ۱۲) (کثرت ۱۲)
سمجھتے ہین یہہ اولاد اپنی بنیاد — بنی ہی انکی دل کی آس اولاد (امید ۱۲)

اندرمن

تعجب ہے کہ ہو کارِ نمایان — نہو واقف کوئی غیر از مسلمان

تیغ زن

بہت کچہہ سن چکی ہو اس عجب پر — تعجب مٹ گیا ہوئیگا اکثر
(یعنے)
ذرا سنیئے ہماری بہی تعجب — بیان کرتی ہین ہم جو بی تعصب
جواب اونکی ابہی بہجواؤ جلدی — کہ ہر دم ہی فزون حیرت ہماری

تعجب اول ؂

تعجب ہے تمہاری کشن جس رات | رہے تھے گوپیون مین محو لذات
ہوا اوس رات کو ششماہہ کا طول | جواب اسکا ذرا دیجے تو معقول
منجم تھے ہزارون ہند مین جب | کہ تھی ہر دم مطیع کشن وہ سب
تعجب ہے کسو نی کچھہ نلکھا | تو ظاہر ہے کہ یہ قصہ ہے جھوٹا
جو آئی ایسی شب آشوب عالم | تو رہتا اوسکا غل تا حشر ہر دم
ضرورت طول شب کے اونکو کیا تھی | اونھین حلت زنا کی بر ملا تھی
اونھین کیا تھی لباس شب کی حاجت | وہ تھی دنھین کہلی خود وقف شہوت
جو لی بہاگی تھی کپڑی ننگیون کی | بڑی عاشق تھی ننگی گوپیون کے
مگر کچھہ یہہ تو کہہ سکتے ہو تم ہان (نہانیجون کے) | زمان برج برج عیش تھین وہان
تو برج عیش مین کچھہ بہی نہ دیکھا (جواب مین) | کہ نکلا مہر تابان یا نہ نکلا
ہوئی ایسی مئی لذت سی اندھی | بنے شب کور شہوت سی اندھے
نظر آیا نہ کچھہ بہی تا بشش ماہ | رہی مشغول لذت کشن ذی جاہ
عجب اندھیر عصیان سی ہوا تہا | کہ دن بہی رات گویا بن گیا تہا
یہہ قصہ دیکھہ اپنے بہاگوت مین | کہ کیا کچھہ ہے کنہیا کی صفت مین

تعجب دوم

تعجب ہے کہ تیری جم نے یکبار | کیا ترک ہلاک خلق جاندار
وہ یعنی مارنی سی تہک گیا تہا | جہا نمین جو کہ جانین مارتا تہا
مرا کوئی نہ مدت تک جو جاندار | ہوئی اوسنی زمین از بس گرانبار
جہان دیکھو وہین انسان انسان | جہان دیکھو وہین حیوان حیوان

مگر اسکو نہین لکھا کسو نے
ثبوت اسکا نہین پایا کسو نے

فقط یہہ جہوٹ تیری گہر سی نکلا
نہین ابتک کسی دفتر سے نکلا

مورخ سب کے سب یہان متفق ہین
یہان سب اہل دیان متفق ہین

کہ گذرا ہے نہین ایسا زمانہ
جو ہو منقول اوسکا یہہ فسانہ

کہ مدت تک رہے سب زندہ اوسمین
ندیکہی ایک جان ہی مردہ اوسمین

سراسر یہہ غلط ہے بی سند ہے
کہ جسکے یہہ غلط ہے بی سند ہے

یہہ قصہ جوگ مین منقول ہے دیکہہ
بشسشٹ اس جہوٹ مین مشغول ہے دیکہہ

تعجب سیوم

تعجب ہے کہ سورج دیوتا آپ
زمین پر آئی کنتی سی کیا پاپ

اگرچہ آپ ہین کنتی کے نانا
یہہ اونکی دیو شہوت نی نمانا

اگرچہ مثل دختر ہتی نواسی
مگر شہوت تو رہتی ہو کی پیاسی

تو خود اوسکو نواسی ہی کیا سیر
اوسی وہان بہوکی پیاسی کیا سیر

مگر اصلا نہین منقول یہہ بات
ہوئی معلوم نامعقول یہہ بات

تعجب ہے کہ ایسا حادثہ ہو
زمین پر ذات خورریون ساکنہ ہو

ہوئی مین اسکے پہر دفتر کے دفتر
کہ یون خورشید آیا تہا زمین پر

کہان ہی عقل اہل کفر سالم
کہان ہی نقل اہل کفر سالم

اگر خورشید یون آتا زمین پر
تو سرفی روح جل جاتا زمین پر

اب اتنی دور ہے اور اتنی گرمی
جو آجاتا تو ہوتی کتنے گرمی

نہین مخفی ہے کچہہ یہہ شی بدیہی
یہہ باطل ہے یہہ باطل ہے بدیہی

مہابھارت مین دیکھہ اسکو بھی جلدی — اوسمین لکھی ہی یہہ بات جہوٹی

تعجبِ چہارم

تعجب ہے کہ اوتری ماہ تابان — اہلیا کی محبت مین شتابان

گئے ہمراہ اندر گہر مین اوسکے — محافظ تھی زنا پر گہر مین اوسکی

مگر یہہ بھی ہین مشہورِ عالم — نتہا یہہ قصۂ خورشید سی کم

تعجبِ پنجم

تعجب ہے بندراچل کوہ یکبار — بلند ایسا ہوا بالا سے کہسار

کہ خود چرخِ چہارم تک وہ پہنچا — وہان خورشید کو چلنی سی روکا

جہان دن تہا تو بس دن ہی رہا وہان — جہان شب تہی رہی شب ہی نمایان

رہا جبتک کہ یون خور کا زمانہ — تو بس یون ہی رہا سارا زمانہ

مگر امرِ عظیم ایسا عیان ہو — نہ آشوبِ زمین و آسمان ہو

یہہ گو اسکندپران مین لکہا ہی — مگر بالکل غلط یہہ ماجرا ہے

تعجبِ ششم

تعجب ہے کہ یہہ خورشید روشن — سرِ کاشی پی ہوکر پرتو افگن

ذرا چلنے سی رہجاتا ہے ہر روز — وہان یہہ جلوہ دکہلاتا ہی ہر روز

وہان رہتا ہے گویا محوِ کاشی — کہ دل ہے ہندوؤن کا محوِ کاشی

مطیع ہندوان گویا ہے خورشید — جو شیدا انکی معبد کا ہے خورشید

بز

خبر اسکند پوران کی ہی یہہ ہی
مگر بالکل خبر جہوٹی ہے یہہ بہی

بہت ہین ایسے اخبار وحکایات
ہہین کچہہ اونکی غایات ونہایات

نمونہ کو یہی کافی یہان ہین
ابہی باقی بہت سی کچہہ بیان ہین

آمدم بعبارتِ سرورِ دلہا

تعجب ہے کہ یہہ کارِ نمایان
ہوئی اور رہ گئے مخفی و پنہان

جو اوتار وشنی ہوتین یہہ کرامات
تو ہوتین ہر جگہہ اونکی روایات

تمہین سبکو دکہاتی اور سناتی
بہت سورج مکہی پر اوسکو گالی

تعجب تجکو ہے شق القمر کا
یہان تجکو تعجب کیون نہ آیا

مگر سچ ہے تعجب اپنی کیا ہے
کہ تو بہی اپنی دلمین جانتا ہے

کہ سب جہوٹی ہین قصی ہندون کے
کہ آیا جہوٹ حصے ہندون کے

اگر سچ ہے تو ہان شق القمر ہے
اسیمین دل ترا زیر وزبر ہے

تو منکر ہے تعجب سی کبہی تو
چہپاتا ہے تعصب سی کبہی تو

یہان بات تو لسنی کیا ہوتا ہے احمق
سراپا غمسے گر ہوجائی تو شق

تو افزون رونقِ شق القمر ہو
حسد سی گرچہ شق تو سربسر ہو

ہنوئی رونق افزون اوسکی کسطور
کہ حاسد جسکی شق ہوجائین اسطور

یہہ افکار زمین و بحرِ اشعار
سفر ہے بحر وبر کا مجکو ہربار

تمنا ہے کہ لکہون اس سفر مین
غزل بہی مدحتِ شق القمر مین

غزل

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر
کیونکہ روشن ہے باوجہ آسمان شق القمر

نور انشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے
ہے ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر

ہر جبین با داغ سجدہ محض تصدیق ہے
کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

ہے رسول اللہ سی شق القمر کی شبہ و شک
کب ہے ہسوا منکر سی آئے بدگمان شق القمر

سینۂ کفار شق سو بار ہو جائے تو ہو
کسطرح وہ وہ حسد مین ہو نہان شق القمر

تہی کرامت کسنے یہہ توجشن برج مین
سمجھے ہے مشتقون سے نواصبی زبان شق القمر

ہو گی خاکستر اوڑین گو سبب کافر لاکہہ بار
کسطرح ہو جائے کی نام و نشان شق القمر

لفظ لا الا بکتی تہی انکے منہ کو ہہٹ گئی
ہے یہان تو جامع قلب و زبان شق القمر

جلکے ہو جامین ہوا ہیں سب تو چہپ سکتا نہین
یہہ غرور مانی کہان ہین اور کہان شق القمر

ہین مہ شق صدر سے مہر سپہر سر حق
کیون نہ وہ کہلائین رسول الثقلین جان شق القمر

جو یقین جانی تو مومن ہوئے ہر مجروح کفر
التیام زخم کافر ہے یہان شق القمر

دو زبان حق بیان بنکر جہان مین گر گیا
صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر

قلب اندر من نہو کیونکر دو نیم اسی تیغ زن
اوسکی دلبر شاق ہے مثل سنان شق القمر

اندر من

سراسر کذب گو ہے یہہ ہیولا
کہان سے ہندؤنکا یہہ مقولا

نہین اسطور ہندو جانتی ہین
خدا کو اسطرح کب مانتے ہین

نہین اسی معترض ضعف بسر گر
تو کہول عین الیقین چشم خدا بین

عبارت ہی ادسی سی نرگسین باغ
سمجہہ غافل حدیث صاف ما زاغ

ذرا تو دیکھہ اپنا سورۂ روم		خدا کا منہ تجھے ہویگا معلوم

تیغ زن

یہہ الفاظ اور یہہ اسلوبی نظم
عجب تقدیم اور تاخیر الفاظ
کہ ہر دم قید پای نطق ہیں وہ
تو اک بنیا ہے وہ ہوئی بند صورت
نہین یہان فرصت اصلاح اصلا
کہ کیا کچھہ ہیں ترے اشعار پر عیب
بڑا کذاب ہے تو اے ہیولا
خدا کو جانتے ہیں سب مجسم
خبر ہوتی کچھہ اپنے بید کی ہے
یہہ اپنے بید کا اشلوک دیکھو
کہ وہ خود دیکھتا سب کے طرف ہے
اوسی اشلوک میں لکھا ہوا ہے
جو اوڑتی ہیں پرندی رات دن میں
یہہ اندر اور برن جو بچ رہی ہیں
ہمیشہ ہیں اوسی دریا کے پیاسی

تمہین پر ختم ہے ہر خوبی نظم
مسلسل ہے عجب زنجیر الفاظ
سبب ہے تعقید ہای نطق ہیں وہ
تجھے اور بندش مضمون سے نسبت
وگرنہ ہم دکہا دیتے تماشا
کلام و بندش و گفتار پر عیب
یہہ بیشک ہندوؤنکا ہے مقولا
خدا کو کہتے ہیں ہمشکل عالم
تو کیون کرتا تو ایسی یاوہ گوئی
چہوتا ہو نہیں جسکے نوک دیکھو
اور اوسنے منہ کیا سب کے طرف ہے
کہ اوسکی ہاتہہ ہی ہیں جو خدا ہے
اوسیکا زور بازو ہے یہہ اگنین
اوسی دریا کی پانی سی بنی ہیں
یہہ نسبت سے کہتے ہیں گویا خدا سے

روایت اسرا اینکہ در حجر بید معتبر منود رکید

بہت سر ہین اور آنکھین بہت ہین وہ انگشت بلندی پر جو دل ہے	اور آنکھین وسکی باطن کی بہت ہین وہ اوسمین ہے مقیم اور متصل ہے

عبارت مار سکل اینکہہ تجر بید

وہ خود کہتا ہے بید بے ثمر مین یہہ تو اشکال اپنے بید کا دیکہہ کہ کتنی صورتین اوسکے لیے ہین یہہ بید بے ثمر مین جا بجا ہے ہوئی ہین اوسکے دم سی بید پیدا	مری ہین دس ہزار او پانچ شکلین معاذ اللہ اشکال خدا دیکہہ جو نسبت کرتی اوس بی کیف سے ہین کہ جب اوس کبریائی دم لیا ہی ہوئی ہین تب عدم سی بید پیدا

نر سنگہ انتر جامی در اینکہہ اتہربن بیدی نویسد و تیغ زن انرا مدیہ ہنود میفر سید

کبہی جسم کثیف اوسکی لیے ہے کثافت اوسکی ہے ہمشکل عالم اگر وہ آمتا یہہ بات چاہے تو اوسمین سی برآمد ہوئی عالم وہ کر سکتا ہے یہہ بہی جب وہ چاہی جلا ڈالی وہ اور مل ڈالی اوسکو اگر اپنی تئین اوسکو کہلا وی وہ وہ نر سنگہ ہے جو آتما ہے	کبہی جسم لطیف اوسکی لیے ہے لطافت اوسکی ہے بی کیف و بی کم کہ سب عالم مری اندر سی نکلے نظر مین سبکے ممتد ہوئی عالم کہ کاروبار سے خود بات کہینچے اگر وہ چاہے تو کہا جای اوسکو تو ہو سکتا ہے یہہ بہی آتما سے کہ اوسکی پیٹ مین سارا جہان ہے

درکولی

دکہولی انکہا تہرن ہدایت و این معتقد و مصدق کفار پیداست

یہہ جو جیو آتما اور آتما ہین ؛ | یہہ دونون ایک ہی ہین کب جدا ہین
سکونت اوسکی ہے سوراخ دلمین | اقامت اوسکی ہے اس کاخ دلمین
مقید ہے وہ اعضا مین چہپا ہے | مقید کون ہے خود آتما ہے ؛
بہت ہین ایسی تصریحات اوسمین | بہت ہین ایسی توضیحات اوسمین
کہ ثابت جنسے یہہ ہوتا ہے پیہم | کہ ہے خلاق عالم خود مجسم
اگر وہ بید انکہد سی لکہی جائین | اگر ایک ایک وہ یہان پیش کیجائین
توکم سی کم ہزارا مین وہ توضیح | بیان ہی جنمین جسم حق کی تصریح
عبث تو جانتا ہے ہمکو باطل | تو اپنے دین سی جاہل ہے غافل
اگر تو جانتا بیدون کی باتین | نکرتا اسطرح اندہون کی باتین
تری ذلت ہوئی اب دیکہہ کیونکر | تری جوتی لگی تیرے ہے سرپر
کوئی دیکر تری سب جسم پر داغ | بنائی لالہ پر داغ کا باغ ؛
یہہ پوچہی کیون جی بیدکی ثمر سی | یہہ گذری اب تو جسمیت نظر سے
کہین جسم لطیف اوسمین بیان ہے | کہین جسم کثیف اوسمین بیان ہے
جو ہی قید کثافت سی بیان جسم | نہ تاؤل ہو نہین سکتا یہان جسم
پہر اوس پر قید شکل کل عالم | ہوئی سد رہ تاویل محکم
یہی ہی ضرب نعل اب تجہہ پہ سیری | کہان ہی اج وہ تحریر تیرے
جو مضمون تحفۃ الاسلام کا ہے | کہ تونی آپ ہی اوسمین لکہدیا ہے
جہان ہین ایسی الفاظ واشارات | کہ ثابت جنسے ہے جسمیت ذات

ہنین اپنی حقیقت پر وہ محمول ۔ ہوا اونکے حقیقت مین تو مشغول

خطا ہین پھر سبہر معنئے الفاظ ۔ نہ رکھہ مد نظر معنئے الفاظ

یہہ کیا جو آگیا یون شاستر مین ۔ سراپا کذب و ناشایستہ تر مین

تو معنئے حقیقے وہان خطا ہین ۔ مگر قرآن مین آئین تو روا ہین

یہہ کیا قرآن مین آئین ایسی آیات ۔ تو معنئ حقیقی کا ہے اثبات

یہہ کیا جو ہین حدیثو مین یہہ مضمون ۔ تو معنئ حقیقی ہی ہین مقرون

یہان شغل حقیقت کیون روا ہی ۔ دلیل اسکی ذرا کہہ بہی تو کیا ہے

یہان بہی خوض جسمیت خطا ہی ۔ یہان بہی فکر کیفیت خطا ہے

تماشا ہے جب اپنے بید سی تو ۔ ثبوت شکل و دیدار و ید و رو

ثبوت پا ثبوت چشم ہووے ۔ زبانکا بہی ثبوت اوس سی ہوید

جو پاتا ہے تو یہہ کہتا ہے اونکو ۔ ظہور اوتار کا بس انہین سمجھو

تعجب ہے کہ جب یہہ چشم و اعضا ۔ ہوئی ممنوع پہر حق تعالے

کیا پہر کیون ثبوت جسم یزدان ۔ یہہ اعضا ہین ظہور اوتار کا یہان

معاذ اللہ توبہ ہے کہ وہ شان ۔ منزہ جسم و صورت سے ہی سرآن

معاذ اللہ کہان اوتار منحوس ۔ کہان لی کیف و کم وہ ذات قدوس

معاذ اللہ کہان اوتار بد کار ۔ کہان مشکل و وہ سبوح و قہار

معاذ اللہ غلام نفس و شہوت ۔ نہین اعضا و جسم رب سے ثابت

معاذ اللہ معاذ اللہ توبہ ۔ یہہ گستاخی ہے یا اللہ توبہ

جو اندر مین کا مذہب اس نمط ہے ۔ تو اوتارونکا ہونا بہی غلط ہے

کہ اسکے قول سے یہہ لازم آیا ۔ کہ ہین اوتار اوس بیچون کے اعضا

وہاں ہے وہم بھی اعضا کا ممنوع | ہوئی اوتار بھی ممنوع و مدفوع

کہ ہے مستلزم ممنوع جو شی | تو خود ممنوع ہے باطل ہے وہ شی

عجب ہے تو کلام اللہ سُنکر | ید اللہ اور وجہ اللہ سُنکر

لقاء اللہ و عرش اللہ سُنکر | وہ اوسکے کرسی ذی جاہ سُنکر

دلیلِ جسم (خدا) ٹھیراتا ہے اونکو | حقیقت کی طرف لاتا ہے اونکو

سفاہت ہے حماقت ہے خطا ہے | جہالت ہے ضلالت ہے جفا ہے

مناظر ہو جو ایسا شخص والے | وہاں تشریح آیاتِ الٰہے

عبث ہے بے محل ہے ناروا ہے | کہ وہ آیات کو کیا جانتا ہے

بیان ایسا ہے نااہل و بد گو | گلوئی خوک میں ہے سلکِ لولو

(یعنی بیان آیات و حکمت)
مگر ہیان ہم اوسیکا بات لیکر | لگاتی ہیں ابھی وہ ہول وسکی مونہ پر

کہ اوس کافر کا جس سے منہ بھی پھر جائے | سبھی بارِ تکبر سر سی گر جائی

سیلیِ تیغ زن بر دہانِ اندرمن مفتری بر خدائے ذو المنن

ائے سن تو بھی او سفلۂ دون | ثنا میں اپنی تو کہتا ہے میں ہوں

اندرمن

سخن سنج و سخن فہم و سخندان | سخن گو و سخن جو و سخن ران

تیغ زن

سخن کو تو نے کیا سمجھا مجسم | بٹون سے تو لتا ہے جسکو ہر دم

ذرا اپنی سخن رانی جتا دی — سخن کو پانو سی چلنا دکھا دی

یہہ کہہ سکتا ہے تو کہہ ای خطا کار — سخن کا جسم ہے اور پائی رفتار

کہان اوسوقت تہی یہہ عقل تیری — گئی برباد جس سے نقل تیری

سخن سنجی سخن رانی سے ناظم — سمجہتا تہا کہ جسم آتا ہے لازم

توکیون لایا وہ ایسا ذکر اسمین — کہ تہی منظور بحث جسم جسمین ؛

سخن اونا ہی مخلوق خدا ہے — تحیر تجکو اسکے جسم کا ہے

کہ کیا لکہون سوال اہل حق پر — کہ او یہہ ہی سخن محسوس و مبصر

پہر اوسپر ذات حق مین ہی تکلم — ای کیون عقل تیری ہوگئی گم

عجب کیا ہے اگر یہہ دہول کہا کر — ذرا انکہین تری کہل جائین اندر

مگر کیونکر کہلین آنکہین کہ تم تو — بڑی ہی سور داس اب شگئی ہو

کہ آنکہین بند ہین اور منہ کہلا ہے — دہانِ خوک ہی جرکین غذا ہے

اگر تم خوک ہونی سی خفا ہو — تو کیا معبود سی اپنی جدا ہو

جسے کہتے ہو تم سب خوک کی شکل — تیز ناخن ہین اور موہ ڈوک کی شکل

معاذ اللہ یہہ ناپاک صورت ؛ — حلول کبریا کو اوس سی نسبت

اگر پہٹ جائین سب گردون بجا ہے — کہ منتی یہہ ہی تشبیہ خدا ہے

زمین پہٹ کر لپٹ جای تو زیبا — کہ یہہ توہین اور وہ شان مولی

پہاڑون کو گرا دے کیا عجب ہے — یہہ گستاخی ہے امر سہل کب ہے

جو میرا قول ہے مشکوک و متروک — تو اپنی بہاگوت کو دیکہہ ای خوک

روایت معتبرۂ بہاگوت منظوم از منشی جگنناتہہ موسوم

زمان

زمانِ پاستان مین جی بجی نام ۔ نگہبانِ جہان دو شخص ہتے عام
دعائی برہمن سی دونون بی ریو ۔ ہوئی پیدا جہان مین صورتِ دیو
برادر سی جو تہا ظالم وہ ہرناچہہ ۔ زمانہ کا ہوا حاکم وہ ہرناچہہ
کیا دنیا مین اوسنے جور آغاز ۔ فرشتون پر کیا دستِ ستم باز
زمین کو لی گیا سر پر اوٹہا کر ۔ رساتل مین اوسی رکہا چہپا کر
ہوئی بیتاب سب جاندار ارضی ۔ جنابِ پاک مین تب لکہی عرضی
لیا تب ذاتِ حق نی قالبِ خوک ۔ تبر ناخن تہی ٹونٹہی صورتا دوک
ملایا خاک مین دیوِ لعین کو ۔ اوٹہا کر دانت پہ لائی زمین کو
زمین پر پہر کیا دنیا کو آباد ۔ ہوئی انسان و حیوان و ملک شاد

تیغ زن

اگر جیتا ہے یہہ ناظم خدایا ۔ کر اسکو کفر سے نادم خدایا
مسلمان اسکو کر یاربِ عزت ۔ ہماری کام آئی اسکی محنت
اگر یہہ مر گیا ہے کافر افسوس ۔ تو پہر کس کام کا ہے یہان پہر افسوس
دعائی مغفرت ممنوع ہے یہان ۔ کہ رحمت کفر سی مرفوع ہے یہان
جو زندہ ہی خدا ایمان اوسی دے ۔ عیوب مین ہندو اوسی کہولے
یہہ مین کہتا ہنین میرا کہا مان ۔ جو تو ہندو ہی ہندو کا کہا مان
عداوت تجکو سے تو ہی مری ساتہہ ۔ مگر محبوب سے تیرا جگنا تہہ

اندرمن

حدیث پاک مین جو کچھہ لکھا ہے … سوا اوسکا اس طرح پر مدعا ہے

کہ اک شب سالمین آتے ہے پُرنور … اوسی شب شاہد جلوہ گر طور

فرود آتا ہے چرخ دنیوی پر … جہان کی سیر کرتا ہے سراسر

کیا ہے عالمون نے صاف اثبات … کہ وہ شب پندرہوین شعبان کی ہے رات

بالحاق برات اوس شب کا ہے نام … کہ ہے معروف اور مشہور انام

لگا مابعد شب لفظ برات اب … صریحا نام ظاہر اوسکا ہو تب

مگر یہہ شرط ہے وہی کسر شب کو … نہ لا اسمین پس و پیش یکسر ہو

مین لکھہ سکتا تہا ظاہر نام اوسکا … مگر اس بحر مین موزون نہین تہا

اگرچہ شب برات ہوتا ہے موزون … دلی فک اضافت سے ہے دل خون

نہین مین معترض کی طرح نادان … جو لاتون شعر مین بے وجہ نقصان

تیغ زن

جواب مسئلہ تو ہو چکا ہے … مگر یہان مجکو اب مقصود کیا ہے

کہ لکھو نمین ذرا نقصان اشعار … دکہا دون کچھہ تو کسر شان اشعار

یہہ کیا بکتا ہے پُر نقصان تو شعر … یہہ کیا کہتا ہے بے ایمان تو شعر

تن ہر شعر ہے یون جان سے خالے … کہ جیسا تو ہی خود ایمان ہی خالی

ترا ہر شعر ناموزون سراپا … کہ ناموزون ہے تو اہی دون سراپا

کشاکش ہای ہر بندش تو دیکھو … ذرا الفاظ کی کاوش تو دیکھو

عجب ہے آپکا موزون سخن ہے … کہ آدہا زاغ ہے آدہا زغن ہے

فرود آتا کو تو کہتا اوترتا … تو غار نقص مین کیون گرکی مرتا

اب

شب شعبان لکھدیا اگر تو — تو کافی تھا کہ ہے مشہور ہر سو
اگر تو باندھتا ای غرق طغیان — شب برؑ و براتِ اہل ایمان
اگر منظوم ہوتا تجھسے ای خام — شب خیر و براتِ اہل اسلام
نہوتا تجکو فکرِ شعت اشعار — نہوتا تجھپہ مشکل بار کہسار
نگرتا کاہ جان پر کوہ جانکاہ — نہوتا تجکو یہہ اندوہ جانکاہ
دو حرفی لفظ لفظِ بر ہے دیکھو — سہ حرفی خیر خود ظاہر ہی دیکھو
ہوئی اُنسی تری اشعار منسوخ — وہ یعنی ایکدو اور چار منسوخ
یہہ دو نون لفظ یہان کیا کچھہ قرین تھے — مگر وہ تیری قسمت کے نہین تھی
کہان ہی کافر و تمین برّ و تقوی — کہان ہی اہل شر مین خیر عقبے
جو کافر صاحب بر ہو تو کیونکر — قرین خیر کافر ہو تو کیونکر
بجا فک اضافت سی تو بیشک — مگر یہان ہوگیا تو آپ منفک
عیوب شعر پر کب ہے نظر یہان — دگرنہ تجکو ہوجاتی خبر یہان
کہ ہین ہوی نہانی تیری اشعار — چھپاتا تو اگر ہوتا حیا دار

اندر من

صحاح ستہ اپنے دیکھہ نادان — حدیثین اوسمین لکھی ہین اس عنوان
حشر کا روز جب ہوگا نمایان — خدا آئیگا پیش اہل ایمان

تیغ زن

یہان بھی ہی وہ بحث جسے مقصود — بہت کچھہ ہو چکا یہہ قول مردود

مگر ہان یہان بہی سُن کچہہ عیب اشعار — سراسر جو غلط ہین ای غلط کار
گرایا عینِ عنوان تونی احمق — سخن سنجی نکی یہان تونی احمق
تری ہر امر کا عنوان غلط ہے — تو بالکل امر تیرا ہان غلط ہے
حَشَر جو حشر کو یہان تونی باندہا — یہہ تحریک اسکی ای احمق ہے بیجا
کہان ہی حشر پر ایمان تیرا — صحیح آتا تو کیونکر نام اوسکا
وہی تو شاعرِ ہندوستان ہے — وہی تو ہی کہ سحبانِ زمان ہے
ابی احمق گئی کیون عقل تیری — کہ رسوائی ہے تیری نقل تیری

اندر من

ہے گویا ابن حنبل اسطرح پر — کہ موٹا جسم ہے اوسکا سراسر
یہہ بارِ جسم ہے سنگین و محکم — کہ جیرا آتا ہے سب عرشِ معظم

تیغ زن

ہمیشہ مُفتری کذاب ہتا تو — مگر یہان افترا خود بن گیا تو
اری شیطان یہہ بہتان ہے کیسے — کہان ہی اوس روایت مین یہہ مرقوم
کہ جسم و فربہی ثابت ہو جس سے — یہہ شان اللہ کی ثابت ہو جس سے
جو تجہپر گیرودارِ اہلِ دین ہے — کتابون سی تری لکہتی ہین ہر شے
یہہ کیا باعث کہ تو لکہتا ہے گمنام — تو ثابت ہی کہ تو جہوٹا ہے ای خام
مگر یہان تجکو شاید ہو گیا سہو — مٹا دیتا ہون الکدم مین ترا سہو
سبب کیا ہے کہ تو بنیا ہے بہولا — جو تو نی منہ سخن سنجی مین کہولا

ارادہ بات کا تو نی کیا کچھہ ؛ تو ہولی پن سی منہ پر آ گیا کچھہ
خدا تیرا جو ایسا ہے وہ ہی لنگ کہ جسکا جسم موٹا ہے وہ ہی لنگ
درازی دیکھہ اوسکی کسقدر ہے کہ برہما بشن کے جیکو خبر ہے ؛
ہزاروں سال تک وتون نی نا پایا مگر کچھہ انتہا اوسکا نپایا ؛
بھلا جسکے درازی اتنی ہو گی تو اوسکی فربہی بھی کتنی ہو گی
بھری تو گردہ اوسکی فربہی کے تو تیری عمر تک طی ہو نہ تجھسے
نظر کر تو ہی اوسکی فربہی کو کہ تا تسکین ہوئی تیری جی کو
ذرا یہہ پوچھہ گوری جی کی جی سی کہ کیا گذری ہی اوسکی فربہی سی
خدا تیرا ہی مولی جسم کا ہے مرا اللہ بے چون و چرا ہے

اندرسن

تعجب ہے برہنہ دیکھکر ساق رہی گنجینۂ مقصود پنہان ؎
عجب ہے رکن دولت ہونا یان تعجب ہے ہنوں صحبت کی خواہان
برہنہ ساق دیکھیں گے جوانسان بیاد جای پنہان ہو مشوش
برہنہ دیکھکر ران نقش سرکش سراپا شرم سے وہ شرمگین ہے
مگر مولی زن پردہ نشین ہے مگر ہے ساق دکھلانی میں مشہور
جبین کو شرم سی رکھتے ہی مستور ہنوز ہی آدمی صورت کی مشتاق

تیغ زن

یہہ تو جو ذات بیچون پر ہے طاعن علیک اللعنۃ من کل لاعن

که اب بهی نعمتین دیتا هے تجهکو | که هر کچهه راحت دنیا هے تجکو
مگر نابود خود ظاهر هے دنیا | اگرچه جنت کافر هے دنیا
فدا اس حلم رب کا بند کر دیبان | عجب کیا تو بهی هو جاے مسلمان
مگر کب تجهپه یهه لطف خدا هے | جو تو ناری مقدر هو چکا هے
یهه هندو اتنے ٹهاکرون کی بندے | تکو مگر بچیا نجا مین گندے
یهه مولی کی حیا سی کیون نه گهبرائین | حیا مین کبریا سی کیون نه گهبرائین
که اوس بهچون کو غیرت هے حیا هے | غیور اوسکی صفت هے بر ملا هے
وه جی لاهوت از لبس بچے هے | حیا اوسکی تعقل سے بری هے
جمال اوسکا جلال اور کبریا مین | نهان هی آئی کب چشم ورا مین
حجاب اوهی جو قدر غیر مقسوم | تو عالم جل کے سب هو جاے معدوم
خفے الذات محسوس العطا هے | همین کافی یهی علم خدا هے
جو سمجهے هے وه بیکیف و بی عیب | هم اوسپر رکهتے هین ایمان بالغیب
خدا والی هین سب ایمان والے | حیا والی هین سب ایمان والے
حیا دین مسلمانی مین هی بس | حیا اس شان ایمانی مین هے بس
حیا بالکل نصیب مومنین هے | کسی کافر کا یهان حصه نهین هے
بنوگے کسطرح تم اوسکی بندے | که تم موزنانیات اور کهنکے بندے
که معبودین تمهاری زانیه مین | بنا هی فحش کے سب بانیه هین
تعامل هے تمهارا بے حیائی | تحمل هے تمهارا بے حیائی
حیا سی عابد و معبود دونون | بری هو تم یهان موجود دونون
جو معبودات هوئین بیحیا مین | تو عابد کیون حیا کے پاس جائین

تمہاری مردوزن سب بیحیا ہین ‌ ‌ تو یہہ بیجا نہین ہین سب بجا ہین
زنا ہے انکے معبودات کی شان ‌ ‌ زنا کیونکر نہوئی انکا ایمان ۞
سعادات انکے اعمال زنا ہین ‌ ‌ مقامات انکے احوال زنا ہین
جو ہے اندیشہ ہین یہہ منزلین طے ‌ ‌ زنا گویا کہ ایانے عمل ہے
مہیا اتنے اسباب زنا ہین ‌ ‌ کہ ہندو ساری غرقاب زنا ہین
جہان یہہ تیرہ دل کرتی ہین سیرت ‌ ‌ یہہ رکھتے ہین وتیرہ بی بصیرت
کہ سب ہین پاس تا پس اور تن برہنہ ‌ ‌ نہاتی ہین یہہ مردوزن برہنہ
اگر کپڑا بہی ہے تو اتنا باریک ‌ ‌ نظر آتی ہے بالکل جای تاریک
ہوا یہان نام تیرت ریست آخر ‌ ‌ کہ انکی تیرگی کرتا ہے ظاہر
ہمیشہ ہر بیان شہوت انگیز ‌ ‌ ہمیشہ داستان شہوت انگیز
سنا کرتے ہین ملکر مردوزن یہہ ‌ ‌ تو پہر کیونکر نہون پرمکروفن یہہ
تو پہر کیونکر نہوئی تیز شہوت ‌ ‌ نہو کیونکر بلا انگیز شہوت
دل اونکے مبتلا کیونکر نہوجائین ‌ ‌ وہ مشتاق زنا کیونکر نہوجائین
کبہی سنتین ہین قصہ بشن جی کا ‌ ‌ اور اونکی نازنین اوس لچہمی کا
کہ تہی وہ اسطرح ہم بستر بشن ‌ ‌ ہوئی تسکین قلب مضطر بشن
کبہی سنتین ہین قصہ کشن جی کا ‌ ‌ اور اونکی گوپیون سی دل لگی کا
کہ شوہر والیان وہ تہین ہزارون ‌ ‌ ہمیشہ طالب تسکین ہزارون
ابہی وہ ایک سی ہین جمع و ہم آغوش ‌ ‌ کہڑی ہی منتظر ایک اور خاموش
کہ کب ہوتی ہے اسکے جای خالی ‌ ‌ یہہ جای وصل مجکو پائی خالی
ہزارون اسطرح نوبت بہ نوبت ‌ ‌ وہ تہین جلوت مین لذت گیر صحبت

اہلیا کا بھی سنتین مین قصہ
کہ اندر نے کیا جو گہر کے اندر
کہتا مین یون کبہی سنتین ہین یہ
کہ جای خاص ہین گوری جی رکہ کر
کہین سنتین ہین پدت کے کہتا مین
وہ کرتی تہی بہت مردونکو خوشدل
کہین سنکر زن ارجن کا احوال
تصور سی جو آتا ہے مزا یاد
بہم تہخانون مین لنگ او جلہری
پجاری سی کوئی کرتی ہی خلوت
عبادت انکی ہے گانا بجانا
کہ سنکر عورتین ہوتین ہین شیدا
وہ سنتی سنتی ہوجاتین ہین بیتاب
پہر اوسپر وہ داری ہی نہین ہے
پہر اوسپر خوف شوہر ہی نہین کچہ
کہ دی ڈالی طلاق اوس فاحشہ کو
کہ اس سی پاک ہی انکی شریعت
ہزارون ہولیون مین دیکہکر سانگ
کہ ہر ہر مرد پر مائل ہین بیحد
پکڑ لیتا ہے یعنے جو کوئی ہات

کہ ملتا ہے وہان شہوت کا حصہ
وہ جب پکڑی گئی اندر کے اندر
بلند آتش ہوا لنگ مہا دیو
سوار اوسپر گئین آپ سمان پر
کہ تہی کنتی عجب نازو ادا مین
کیے یون پاک فرزند اوسنی حاصل
کہ پانچون پانڈون سی تہی وہ خوشحال
جو اس خمسہ سو جاتی مین برباد
ہمیشہ دیکہتین ہین جو عورتین تہی
تو اونکو دیکہ دیکہہ آتی ہی حسرت
وہ شہوت خیز ہر دم راگ گانا
اور اونکی دوری لذت ہے پیدا
تو ہوتا ہی غم اخراج زہر اب
زن ہندو کو دیکہو کہین ہے
کہ قدرت اوسپہ شوہر کی نہین کچہ
طلاق آئی کہان تہی تاکہ دی جو
یہ دین انکا ہی شہوت اور لذت
ہوئی یون آتش شہوت مین ان کی
نہین کرتین بدلا مس کو وہ رد
اوسیکے ساتہ مین وہ شوخ ذات

اگرچہ گوری گوری ہین وہ شتا | مگر کب چھوڑتی ہین کالی سرکا

ہزارون نقش کے سامان ہین اور | وہ یہان ایک ایک لکھی جاتی ہین کسطور

کفایت مین ہے بس یہہ نمونہ | کہ ہین یہہ بھی تو آخر گونہ گونہ

کہان دل ایک وہ بھی عورتونکا | خزانہ شہوتونکا لذتون کا ؛

پھر اوسپر بیحیائی کے یہہ سامان | اور اونکی دلربائی کے یہہ سامان

کہان اک قفل چھوٹا سا دل اونکا | کلید اوسکے لیے لاکھون مہیا

کہیونکر بچے دہڑک کھل جاے وہ دل | کسو کی کس لیے شرمائے وہ دل

بھلا قابو مین کیونکر آئے وہ دل | جو جائے راتدن ہرجائی وہ دل

جو ہر کچہہ جسنے شہوت پائے وہ دل | تو زخم صبر کیونکر کھائے وہ دل

الہی آگ مین جل جائے وہ دل | گناہون سے کبھون پچتائے وہ دل

زنا سی کس لیے گھبرائے وہ دل | جو ہر عضو کو یون پائے وہ دل

تو اندر مرد کا بس یہہ ماجرا ہے | کہ ساق اور رانین انکی دیکھتا ہے

یہہ مین سب انگلیان انکی نظر ہین | نظر سے گھس گئین دلمین جگر مین

جو دلمین ہے وہ آتا ہے زبان پر | وہی ہر بار لاتا ہے زبان پر

اسی پر جبکہ اوسنے دہیان باندہا | خدا پر بھی یہی بہتان باندہا ؛

معاذ اللہ اوسپر یہہ تصور | اری کافر خدا سے یہہ تمسخر ؛

ہماری بات سچ یہہ بالیقین ہے | جو آئی دہیان مین وہ وہ نہین ہے

تصور کو نہین وہان دخل بالکل | شکستہ ہے وہان پائے تعقل

یہہ گویا جو بیان تونی کیا ذکر | کیا اپنے ہے معبودات کا ذکر ؛

ہوا تیغ زبان اب ارہ کیا کیا | سر اندر تو تمنے کاٹ ڈالا ؛

اگر وہ کچھہ تڑپتا رہگیا ہے
لگا دو تیغ اور اک دیر کیا ہے

غزل بہی یعنے ایک اوسکو سنا دو
یہہ اوسکو مرتی دم پانی پلا دو

مزید بیحیائے کا بیان تہا
غزل ہی مستزاد اب یہاں ہے زیبا

غزل مستزاد لفصیح بنیاد

گوپیکا کشن سی متہرا مین جو بدنام ہوئی — ہوئی مشغول زنا
نیکنام اس سی وہ آرام دل بسیار ہوئی — کہ وہ ہرم آونکا لیا
گوپیون سی جو رہی برج مین مصروف طرب — ہوئی مشتاق کی شب
زخمی خار وہ ایک ایک گل اندام ہوئی — خار و گل کب مین جدا
زن ارجن بترقی جو اس خمسہ — ہوئی عالی رتبہ
جاذب روغن خمسہ جو دل آرام ہوئی — ہین قوی اس سے قوا
لنگ ہرجائی جلہر مین جو استادہ کیا — کچہہ ہی آتی ہی حیا
کہ تراشی ہوئی پتہر کے یہہ دشنام ہوئی — وہ لگی کسکو بہلا
وہ لگی اونکو جو درشن کیلیے وہان آئین — تو بہت للچائین
اس سے اونکو بہی زنا کی طمع خام ہوئی — رہنما پختہ ملا
دیکہی برہمانی جو گوری کی جدائی انگشت — تو کرا لطفہ نشست
غیرت فرج بتان بت گلفام ہوئی — یہہ اثر جسنے کیا
مدتوں چین سی سیتا رہی راون کی فراش — گو رہی وسکی تلاش
کیون وسی بخطر نہ اوس رام کی وہ رام ہوئے — جسکو کہتی ہو خدا
گفتگو کر تو سکین سارے یہہ ہندو ملکر — نہ فقط تو اندر

بات تہمت کی بیان کونسی ارقام ہوئی — سچ ہی جو ہمنی کہا

ہے یہی علم پہ تو کسپر یہہ ہوا جوشِ غضب — کون ہی دشمنِ ب

تیغ زن کسکے لیے تیر یہہ صمصام (تلوار) ہوئی — کس سبب سے عزمِ غزا (جنگ)

اندرمن

نہیں ہرگز کسی نے یہہ کہا ہے — کہ ذاتِ خالقِ عالم خلا ہے

تیغ زن

تمہاری عارفون نے یہہ لکہا ہے — کہ ذاتِ خالقِ عالم خلا ہے

اِسی مضمون پیدا ہے احمق — کہ جسمین وہ خلا (یعنے جوف ہا) کو کہتے ہین حق (یعنے خدا)

اندرمن

کہان یہہ ہندوان کا مسئلہ ہے — کہ سورج عین ذاتِ کبریا ہے

سمجہہ بید مقدس مین ہے تو یہہ — خدا کی حکم مین ہین ماہ و خورشید

تیغ زن

چہپاتا ہے عبث تو کفر اپنا — کہ روشن ہے ترا سورج کو جپنا

خدا شرمائے تجکو دو جہان مین — کہ کیا کچہہ جہوٹ ہے تیری بیان مین

ذرا تو شرم کر لے سفلہ و دون — کہ بیدون کی اُتکہہ کا یہہ مضمون

عیان ہی مہربان کی صفت مین — نہ اوس بیچون و سبحان کی صفت مین

ایک سینو بسیم تیر ہی نگہہ است و آن شکنندہ سر گردن ہم تند است

سب اوس سے طالب بقا مین — سب اوس سے سائل نور و ضیا مین

کری جو اس طرح سے مدح خورشید (یعنے سورج کی) — تو اوس مداح کی حاصل ہو امید

کہ ای خورشید تو اتنا بڑا ہے — کہ یہان کوتاہ ہر فکر رسا ہے

تو وہ بشکل و بی صورت ہے ای نور (بیان مدح) — کہ حس ظاہر و باطن سی ہے دور

تجھے خوف عذاب اصلا نہین ہے — تمنای ثواب اصلا نہین ہے

منزہ یعنے ان دونون سی ہی تو — تری اوصاف روشن ہین بہر سو

نہین ممکن ترا تقسیم ہونا — کہ ہے تقسیم بے تعظیم ہونا

ثنا ہے بن صفت ای مہر تیری — نہین ممکن صفت ای مہر تیرے

بہت ہی صاف ہے شفاف ہے تو — کہ ہر روشن سے روشن ہے صفات تو

نکیون ہو شان تیری سب سے والا — کہ تو سب لذتونکا لینے والا

ڈرانا اور ہیبت ناک ہونا — ہیبت ساکنان خاک ہونا

یہہ ہین تیری صفات ای مہر تابان — کہ یون ممدوح تو ہے مہر تابان

تو ہی عین مسرت ہای دل ہے — تو ہی عین سرور ای مشتعل ہے

انتہی مضمون انگہد باعث انتباہ مرید

ہوا اظہر من الشمس اس بیان سے — خطاب اسمین ہے مہر آسمان سے

پرستش مہر کی ہی نام اسکا — جسی تم کہتے ہو سورج کی پوجا

بدیہی امر ہے مخفی نہین ہے — کہ ہندو عابد خورشید کہین ہے

ہمیشہ کرتے ہین ڈنڈوت اوسکو — نہین کرتے کبھی یہہ فوت اوسکو (خورشید کا، ڈنڈوت کو)

بڑا ہی دیوتا ہے انکا سورج — معاذ اللہ خدا ہے انکا سورج

اگر مطلوب ہے کچھ اور تفصیل ؛ توسط اللہ سے اوسکی جائے تحصیل
تری ہیدوں نے وصفِ خور وہ گایا ؛ کہ ذاتِ کبریا اوسکو بنایا
مگر بتا ہے کب معبود سورج ؛ کہ خود ہو جائیگا نابود سورج
خدا کے ڈر سے وہ خود کانپتا ہے ؛ خدا بن بیٹھے اوسکی اصل کیا ہے
ہمیشہ سجدہ کرتا ہے خدا کو ؛ اوسیکے اذن سے پھرتا ہے دیکھو
مگر ہندو خدا اسکو بنا کر ؛ ہوئے کافر ہوئے کافر مقرر

اندرمن

غلط کہتا ہے یہ ہے اسی غلط کو ؛ کوئی مانے کوئی پوجے کسیکو
کہاں رکھتے ہیں یہہ توفیق ہندو ؛ کہ پوجیں غیر خالق ہر کسیکو ؛

تیغ زن

غلط گو نے غلط ٹھیرائی یہ بات ؛ تو نفی النفی سے حاصل ہے اثبات
ہوا ثابت اب اس سے بس یہہ دیکھو ؛ کہ ہندو پوجتے ہیں ہر کسیکو
سراپا آرزو ہے دوسرا شعر ؛ یہہ کہتا دو بدو ہے دوسرا شعر
کہاں رکھتے ہیں یہہ توفیق ہندو ؛ کہ چھوڑیں غیر حق سے یکسر موہ
کہ یہہ اپنا خدا اوسکو نہ سمجھیں ؛ نہ پوجیں جان و دل سے اور نہ مانیں
بہت مخلوق کو معبود سمجھا ؛ جو آیا جی میں دو معبود سمجھا
جہانتک تیج سکا پوجا اونہوں نے ؛ جہانتک بس چلا پوجا اونہوں نے
مگر سبکا سمیٹا کیونکے مارین ؛ یہہ ہر شئی پر سر اپنا کیونکے مارین

کہ آخر تھک گئے سر گھستے گھستے
نپوجا ہو سکی ہر شئی کی سلسے

تو حسرت ہے کہ توفیق اور بہی ہو
تو پوجین غیرِ خالق ہر کسیکو

جو باقی رہ گئی ہے خلق دنیا
بنائین اوسکو بہی معبود اپنا

جو باقی رہ گئی ہین وو جہانین
اونہین ہے جی سی مانین وسی پوجین

ہمیشہ لعنتِ حق ہوئی اونپر
خدا جنکا بنے مخلوق یکسر

اندرمن

تو مجھسے پوچھہ ابراہیم کا حال
کہ ہے یہہ قول اوسکی حال پر دال

تیغ زن

خلیل اللہ تھے جدم مخاطب
بسوی ماہ و خورشید و کوکب

وہ تہا مدِ نظر الزام کفار
معاذ اللہ وہ خود ہوتی غلط کار

وہ تھے کفار پر تغلیبِ حجت
وہ تھے کفار پر تبکیت و ذلت

وہ بہر سرزنش تہی اونکی اقوال
کہ ملزم ہوئین کفارِ بدفعال

طلوعِ انجم و شمس و قمر کو
ہمیشہ دیکھتے تھے انکہہ سی وو

غروب انکا ہمیشہ دیکھتی تھے
مگر ممکن نہین یہہ ظن بہی گذری

کہ ابراہیم سے ایسا ہوا ہو
اونہون نی انکو اپنا رب کہا ہو

ہوئی کفار سے جدم مناظر
پئے الزامِ جانِ خصم کافر

کلام ایسا ہوا تہان اونسی ظاہر
بحسبِ رسم و آدابِ مناظر

کچہہ اوسپر اعتقاد اونکا نہین تہا
وہ حسبِ اعتقادِ خصمِ دین تہا

مناظر کہتے ہین الزام اسکو — مگر کیا جانی تو ای خام اسکو
پہر آخر ہوگئے سب بات کافر — نہ کہنے پای منہ سے بات کافر
نہین کچہہ جای طعن اے بیخبر یہان — کہ تو ہر واب سی ہے بیخبر یہان
جو تجکو فہم ہے ای بیحیا کچہہ — سمجہہ معنے لفظ ما انا کچہہ
کہ ہے اسمیۂ منفیہ یہہ جملہ — دوام شی ثبات شی ہمیشہ
تو بس منطوق جملہ یہان یہی ہی — کہ شرک اوسنی ہمیشہ منتفے ہے
خلیل اللہ سے یہہ نفی اشراک — نہین ہے امر حادث کون ہے شاک
ثبوتی امر کے اور مستمر ہے — پئ اہل معانے مشتہر ہے
مگر تجکو جو اتنا فہم ہوتا — تو کیون پہر تو مطیع وہم ہوتا
ہوا جو ہر مناظر سی تو مبہوت — برا بنیا ہی نکلا اوت کی اوت
ترا ناپاک منہ ناپاک ہندو — ہوا گستاخ شان انبیا تو
کہان تو بندۂ خنزیر ناپاک — کہان وہ عز و شان انبیا پاک
جواب معترض تو دی چکی ہم — مگر اب معترض او سپر ہوی تم
بڑی عالم تہی بسوا متر و گوتم — ششٹ اور کاگ تہی مشہور عالم
بڑی بہاردواج افقہ مین انکے — بہت بہاری سمجہہ کی بوجہ سی تہی
بڑی عارف تہی ان لوگونکی درپت — رکہیشر تہی بڑی ہی اہل نسبت
بہت ہین اور بہی ایسے رکہیشر — کہ اہل معرفت تہی سب وہ بیشتر
یہہ ہندو رکہتے ہین ایسا عقیدہ — کہ تہی وہ ساری ایسی برگزیدہ
کہ حکمت آفرین ہند تہے وہ — ملوک عارفین ہند تہی وہ
یہہ حیرت ہی کہ تہی وہ کیسی عارف — نہو ینگے جہان مین ایسی عارف

یہہ کیسا علم و حکمت تہا اونہون کا ‌ ‌ یہی ہی کام ایسے عارفون کا
کہ تہا سب کا عقیدہ مثل کافر ‌ ‌ یہہ دیکہو بیدسی ہوتاہے ظاہر

دراتہربن بید آگہی اینکہ از اعتقادات ایشان خبر میدہد و این بید
اگرچہ مدام بی ثمر ست الا اکنون عجیب ثمر میدہد

(یعنی مسوا اشترو غیرہ ۱۲)

یہان یہہ اعتقاد انکا بیان ہے ‌ ‌ کوئی کہتا ہے رب یہہ آسمان ہی
کسیکا اعتقاد اسپر جما ہے ‌ ‌ کہ بس پروردگار اپنا خلا ہے
کسیکے رب یہان ہر روشنی ہے ‌ ‌ کسیکے رب یہہ تاریکی بنی ہی
کسیکا ہورہا ہے یہہ عقیدہ ‌ ‌ کہ رب ہے برق اور ہم آفریدہ
کوئی کہتا ہے میرا رب ہے خورشید ‌ ‌ دو عالم مین مرا مطلب ہے خورشید
کہتا ہے سطح درپت بی بیباک ‌ ‌ کہ مین میری خدا اجرام افلاک
عناصر کو ہی رب کہتا ہے درپت ‌ ‌ بنائی ہین خدا نوبت بہ نوبت
کہ جو ہین آب و خاک و آتش و باد ‌ ‌ بنا تا ہی خدا اپنے وہ ناشاد
جواب اسکا ہمین جلدیسی دیجے ‌ ‌ وگرنہ ہمسے اب یہہ بات لیجے
سمجہنا بات کے معنے و اسرار ‌ ‌ لَمَاتَ الْکَافِرُ فَلْیَدْخُلِ النَّارَ
ابہی تو ڈوب مر گنگا مین جاکر ‌ ‌ کہ جل پرواہ مین ہو غمسے جانبر
کہان اب مُنہ دکہائیگا یہان تو ‌ ‌ ہوا بربا د بالکل دین ہندو

اندرست

محی الدین جو ہے تیرا بڑا پیر — فصوص اپنے مین یون کرتا ہے تحریر

تیغ زن

بہت یک یک نکو بے عقل ہندو — رموز شیخ اکبر سمجھے کیا تو

کہاں وہ شان اسرار اکابر — کہاں تو سخت احمق وہ بہی کافر

کہاں منہ تیرا اور منصورؒ کے دار — کہاں تو اور کہاں اسرار ابرار

ہمیشہ شرک تیری زندگی ہے — خبر کیا تجکو پہر توحید کے ہے

ہم اسمین تجہسے احمق ہی غبی سے — کرین کچھہ گفتگو یہان کسکے جی سی

جو ہو موج سخن کو یہان طلاطم — تو ہوش اور فہم تیری ہوئین سب گم

اگر ہوتے بشسٹ اور رامچندر — وہ کرتی گفتگو کچھہ ہمسے اگر

تو ہم بہی انبساط دلسی وسدم — سناتی مسئلے کی شرح پیہم

مگر یہہ گفتگو احمق تیری سات — بہت مذموم ہی اور عیب کی بات

یہان جو بات تیری فرات سی ہے — فقط اتنی ضرورت کی لیے ہے

کہ لکہی تو نی نظم ہجو اسلام — جواب اوسکا ہو آخر کچھہ تو ارقام

یہہ تو جو اولیائے کبریا پر — ہمیشہ طعنہ زن ہوتا ہے ای خر

کہ وہ وحدت مین کہدیتی ہین کیا کچھہ — یہہ رد کو بہی وعظ اپنا سنا کچھہ

کہ کیا کیا کچھہ ہے رد کی ہی گفتار — نصیحت تیرے ہے اوسکو سزاوار

تو خود لکہتا ہے اقوال اوسکی اسطور — میان تحفۃ الاسلام کر غور

کہ واتہہ بن جنید مذکور ست صدران ہر چہ تیغ زن منظم می آرد مسطور است

فرشتے آئی اوس یار کے پاس ‌‌ — موکل ہے فنا کا جو کہ خناس
فرشتون نی جو پوچھا کون ہو تم — کیا رد کر نے انھنی یون تکلّم
جو کوئی دوسرا ہو تو کہون مین — تو پھر اب کیا کہو نئین کون ہو نمین
ہمیشہ تھا مین اور مین ہون ہمیشہ — مین وہ شی ہون رہونگا یون ہمیشہ
ہنین ہے دوسرا کوئی کہ تا مین — جتائون یہہ کہ ہون اوس سے جدا مین
کہ یہہ وہ دوسرا ہے اور یہہ مین ہون — یہہ وہ مجھسی جدا ہے اور یہہ مین ہون
ہمیشہ باطنون کا ہون مین باطن — ہمیشہ ہر جہت مین ہو نئین ساکن
یہان جو کچھ کہین ہے وہ ہے مین ہون — یہان جو کچھ نہین ہے وہ ہی مین ہون
برم ہی مین ہون اور برمہا ہی مین ہون — سبب مین ہون مسبب ہا ہی مین ہون
جو مشرق مین عیان ہی وہ ہی مین ہون — جو مغرب مین نہان ہی وہ ہی مین ہون
یہان جو کچھ جنوبی ہی وہ مین ہون — یہان جو کچھ شمالی ہی وہ مین ہون
سدا جو چیز نجی ہے وہ مین ہون — جو نام مرد و زن ہے وہ مین ہون
یہہ یعنی جو ہی مرد و زن کی صورت — وہ مین ہی مرد ہون اور مین ہے عورت
مین وہ ہون آپ ہے گا تیری ہون — مین وہ ہون آپ ہی کچھ اور ہی ہون

تیغ زن

خدا کا آفریدہ یہہ بشر ہے — مگر دیکھو تو کیا ہے فتنہ گر ہے
کہ اوّل خود خدا بنتا ہے گمراہ — بنا پھر جو ہر اشیا ہے گمراہ
وہ ہر شی بنکی خود ہی مدعی یون — جو عالم مین ہمیشہ ہے وہ مین ہون
بنا وہ آپ عین ذات باری ؞ — بنائی عین حق مخلوق ساری

یہان وہ صادق آئی تیری اشعار ‏ ‏ ‏ ‏ تو گویا اس لیے ہتی تیری اشعار
کہ نجا ہین مرے سنگ فلاخن ‏ ‏ ‏ ‏ ہین تجہپر ہے سر سی تا بناخن

سنگہای فلاخن تیغ زن یعنی اشعار اندرمن بہر سرکوبی بہمن برن

وہی ہی گاو میش و خر ہی خنزیر ‏ ‏ ‏ ‏ وہی ہی مار و مور و گرگ و نخچیر
کبہی وہ گل ہے اور کوزہ کبہی ہے ‏ ‏ ‏ ‏ مداد و حرف ہی کا ہی وہی ہے
ہے جیسے موج و دریا ایک ہی ذات ‏ ‏ ‏ ‏ گل و کوزہ مین جیسے ایک ہی بات
مداد اور حرف ہین جسطرح یکسان ‏ ‏ ‏ ‏ اسی صورت سے خلق اور ذات یزدان
ہوئی اس امر سی ظاہر یہی بات ‏ ‏ ‏ ‏ ہوئی منسوب حق سی کل خرافات
تغایر اور تبدیلات عالم ‏ ‏ ‏ ‏ عجب کیا ہے کہ ذات حق ہی [illegible]

تیغ زن

خدا ہرگز نہ ہرگز ہے نہ اشیا ‏ ‏ ‏ ‏ وہ جہوٹا ہے وہ جہوٹا ہے وہ جہوٹا
جو تیری بید مین ہین یہہ خرافات ‏ ‏ ‏ ‏ تو طاعن اہل دین پر کیون ہے بدذات
ذرا تو اپنے زخمون کی خبر لے ‏ ‏ ‏ ‏ یہہ ہے شاخ بید بے ثمر لے
اور اپنی مکہیان اس سے جہلا کر ‏ ‏ ‏ ‏ کف افسوس تو ہر دم ملا کر
کہ اہل دین کو تینے کیون ستایا ‏ ‏ ‏ ‏ جو یہہ اونکی سنان کا زخم کہایا
ہوا تو آتشک والون کی صورت ‏ ‏ ‏ ‏ یہہ آئی مکہیان جہلنے کی نوبت

اندرمت

غلات ضال کا سن اب تو حال | مین لکھتا ہون مفصل نے باجمال
کہ وہ قایل ہین متعدد خدا کے | وہ ہین مشغول چندین کبریا کے
جو کچھ ہے تحفہ اثنا مین تحریر | سناتا ہون اب اوسکی تجکو تقریر
تو اوس نسخہ کو کر اب ریش تہ ریس | غلات ضال کے فرقہ ہین جو بیس
ہر ایک کا مختلف باہم بیان ہے | تخالف قول مین اونکے عیان ہے

تیغ زن

مقر تجکو اندہے پن کا دکہہ ہے | اگرچہ نام تیرا نین سکھ ہے
جو مادرزاد تہا تو دل کا اندہا | تیری انکہین بہی اندہی ہوگئین کیا
ابی اندہے ندیکہا تو نی انکو | غلات او ضالین کہتی ہین کنکو
یہہ لفظ اولین ہے جمع غالی | کہ جو دم بہر نہین طغیان سی خالی
جو ہی گمراہ دین سی ضال وہ ہی | زبون احوال بدافعال وہ ہے
سپے رد اونکو تحفہ مین کیا نقل | مگر تجکو سمجھنے کے کہان عقل
کہ یہہ شیعہ غلات او ضالین ہین | جو اصلا راہ حق پر خود نہین ہین
ندیکہا تمنے رو کو واہ صاحب | کہ فرماتی ہین کیا کچہہ شاہ صاحب
فقط دیکہے جماعت اپنی ہمجنس | کہ خود ہے راغب ہمجنس ہر انس
ہوا ہمپیر تمہارا یہہ ہی احسان | غلات او ضال لکہا اونکو خود ہیان
نکے لفظ وکتابت مین خیانت | نکی اصلا امانت مین خیانت
ہوی اس سے سب استدلال مردود | تمہاری سب کے سب اقوال مردود
عقیدہ ان غلات وضالین کا | نہین صحبت ہے اہل دین پہ اصلا

اگر معلوم ہوتا تجکو یہہ حال
تو بعد از مدح لکہتا اونکے اقوال
مگر غالب ہے رہتے پہر مسلمان
نہوتا تجکو کچہہ جز یاس و حرمان

اندرمن

سوا اس کے منزہ ہان سے ہی ماہر
یہہ قرآن اور حدیثون سے ہے ظاہر
که انسان کو حق ہے آزماتا
ہے اپنے امتحان مین سبکو لاتا
سوا اس بات سے یہہ صاف لاریب
نہین مخلوق کا حال اوسپہ واضح

تیغ زن

قیاس ذات باری اپنے اوپر
یہہ ہی لعنت شعاری ہی اوپر
کہان وہ پاک و بیچون و چگون ذات
کہان تیرے یہہ ناپاک و زبون ذات
کہان وہ علم و حکمت تجکو کافر
کہ قرآن و خبر سے تو ہو ماہر
خبر کیا تجکو قرآن و خبر سے
نہین واقف تو بید ہی تیرسی
جہان تو بید سے ہوتا ہی گمراہ
تجہے وہان ہی ہمین کرتی ہین آگاہ
مگر کیا کچہہ ہے تو احسان فراموش
نہین رہتا ہم اوستاد و سنی خاموش
مقر ہین مسلمان تیرے اوستاد
یہہ جتنے تونی کچہہ کرلیا یاد
کیا یہہ حق شاگردی ادا خوب
کیا اونکے خدا پر طعن کیا خوب
خدا پر کیا کوئی کافر ہے طاعن
وہ اپنی جان پر ہے آپ لاعن
یہہ سن تو ہے اسرار امتحان کے
دہوئین اوڑتی ہین اب تیرے بیان کے
کہین یون ہے یہہ شان امتحانے
یقینے امر تا ہوئین عیانے

کہین ہے امتحان کی ایسی صورت — کہ ہوئی مدعی پر ختم حجت

کہین اعلام حجت غیر پر ہے — کہین اتمام حجت غیر پر ہے

ہوئی یون مستحسن ذات مکلف — کہ تا کھل جائین حالات مکلف

نہین ایسا خدا کا آزمانا — کہ جیسا ہے تمہارا آزمانا

کہ وہ ہوتا ہے بے علمی کی باعث — یقین وہ علم ہوتا اوس سے حادث

حدوث علم سے ہے کبریا پاک — یہہ کیا اوس کو [illegible] ترا ادراک

یہی ثابت ہی قرآن و خبر سے — ہو گر اللہ امتحان تیری نظر سے

تو آیا اس سے عالم غیب مین نقص — تو آیا خالق کی عیب مین نقص

وہ دائم عیب نقصان سے بری ہے — اوسی ہر وہم و ظن ہی سے بری ہے

وہ دائم عالم غیب و عیان ہے — پر اس حکمت کو اوسکا امتحان ہے

کہ ہو انسان سے اظہار حالات — عیان ہو جائین کاروبار حالات

ہزارون حکمتین اسمین نہان ہین — مگر انسان کی وہ آنکھین کہان ہین

کہ دیکھی جنسے وہ اسرار حکمت — سبنے دانا ہی کاروبار حکمت

بس اب اے معترض مین معترض ہون — جواب اسکا تو دی مجکو بھی [illegible]

کہ کہتا ہے وہ انتر جامے ایسا — جسے تم کہتے ہو کشن و کنہیا

جسی تم جانتے ہو عالم الغیب — خدا جسکو بنا یا تمنے بے عیب

وہی خود امتحان کرتا ہے دیکھو — وہ قصہ امتحان کا مجھسے سن لو

کہ کہتا ہے تمہارا کشن اس طور — کسی ہمراز سے تو بھی تو کر غور

وان نہیت قول کرشن باکسی منقول از سگرید ہم سیر بہاگوت معتبر سے

فقط اوسکی منی اوسکی مٹی تہی
ہوی ساری فنا وہ جب نر ہا مین
ہوئی ڈہیلی کنہیا لال صاحب
اگر برمہا کو بہلا ئین تو اچہا
کہ شہوت مین بڑی قدرت ہے اوسکو
نہین کچہہ عیب اسکا ہندؤن مین
جسے یہان اعجب المخلوق پایا
ہے انکا ہر خدا محتاج ان کا
یہہ دیکہو بن گئے اوتار مالک
خدا کو بہی معطل کر بٹہا یا
مگر وہ ہندؤن کا ہی خدا ہے
خدائی مسلمین سوفی سی ہی پاک
وہ علام الغیوب اور عالم ہمیشہ
نہانی اور عیانی ہے ہر اک سی
وہ قادر ہے وہ قاہر ہے ملک ہے
جو مین اوتار انی بحر و بر مین
تو بس قادر خدائی مسلمین ہے
اگر کچہہ اور بہی سننا ہے منظور
مہابہارت مین ہے مذکور یہہ ہے
کہ جب بات آگئی راون سے سیتا
جو باعث عیب دانی کی بنی تہی
خدائی پہر کہان ایسے خدا مین
ہوئی سب غیب دانی اونکے غائب
رہیگا وہ مشکن گو ہیون کا ؛
خدا انکا رہیگا کوئی دن وو
خدا یہہ جسکو جی چاہی بنائین
اوسی تخت خدائی پر بٹہا یا
مکرر کہتا ہے وہ تخت و تاج انکا
بنے راہ خدائی کی وہ سالک
کہ بحر شیر مین اوسکو سلایا
معطل ہو کی جو خود سو رہا ہے
معطل اسطرح ہو فی سی ہی پاک
وہ ستار العیوب اور اوسپہ ظاہر
وہ دانا ہی تہ تحت الثری ہے
کہ ہے مقہور و مملوک اوسکی ہر شی
او نہین پہنچائی وہ دم مین سقر میں
معطل ہر خدائی کا قرین ہے
تو قصہ رام کا ہوتا ہے مسطور
اگر مطلوب ہے اسناد اسکے ؛
کیا تہا امتحان عصمت اوسکا

جو سیتا سی وہ ایسی بدگمان تھی — تو کیسے عیب دان پھر وہ کہان تھی

ہوئی وہ امتحان مین ایسی مضطر — نکالا اوسکو اپنے گھر سی باہر

ترا کہنا ہوا الزام سیرا — ہوا نادان (سیتا کو) بالکل رام تیرا

بیان کچھہ اور باب امتحان مین — اگر مطلوب ہے اس داستان مین

تو وہ بھی بیدسی ہوتا ہی مرقوم — کہ تجکو اعتبار اسکا ہوا ہی شوم

دلیل اینکہ ابنہاد بہتر بید بندکوست کہ آتش امتحان کردہ شدآن پاک نوست

یہہ نور پاک نے آتش سے پوچھا — بتا تو کون ہے اور کرتی ہے کیا

کہا تب آگ نے اوس نور سی یون — جلا دیتی ہون جو سکو وہ مین چاہون

کہا پھر نور نے یہہ گہاس کا ڈہیر — جلا جلد اسے ای آتش نکر دیر

کہ تا قوت تری معلوم ہو جای — ہمین شدت تری معلوم ہو جای

نتیجہ بہیجہ (خوش کنندہ)

ہوا اس بیدسی یہ عیب ظاہر — خدا پر بھی ہنین کچھہ غیب ظاہر

ہوا جب ممتحن آتش کا وہ نور — رہے اوس سے بہی سب سرا مستور

لگا یا عیب ذات کبریا مین — تو کیا شک رہ گیا اس افترا مین

الہی حکم ہو باد سقر کو — جلادی ایسی بیدنے ثمر کو

اندرمن

یہہ ثابت آیتون سے بگمان ہے — کہ خلق ظلم سی حق پر گران ہے

نہین فاعل ہے ظلم و شر کا یزدان ۔ کہ بانی اوسکا ہے انسان و شیطان

تیغ زن

جواب اسکا مفصل ہو چکا ہے ۔ عبث تحصیل حاصل چاہتا ہے

اندرمن

تو دیکھہ اب سورۂ انعام مردک ۔ زمانہ کو لکھا فاعل ہے بیشک

تیغ زن

وہ کس آیت مین یہہ لکھا ہی مردک ۔ غلط بیشک ہے تیرا فہم بیشک

کہین ہے فاعل ترکیب نحو سے ۔ سمجھکر اوسکو قتال حقیقی

ہوا ہے معترض تو اہل دین پر ۔ پڑین پتھر اس ذہن اور ذہن پر

اسی پر تو پڑا بکتا ہے مغرور ۔ کہ پہنچا ہے مراحل چاہت دور

جو سن سن کر ہماری نقض کامل ۔ ہوا ہی انقباض نفس حاصل

تو پھر انبساط اب یہہ غزل ہے ۔ کہ فکر تیغ زن کا یہہ عمل ہے

غزل

حجت مین اہل دین پی تم غالب چلکی ۔ جیتے ہو بچیائی سی پر مات پا چکے

ایمان لائی یا تو جہنم مین جا چکے ۔ یہہ تیرے جی سی جب کہین جھگڑا اٹھا چکے

حاجت نہین کچھہ آپکے میت کو غسل کے ۔ بچپیا کا موت مرتی ہوئی سب بہا چکے

اونگلی کا جسکے مول ہے بر بہا کی سب منے ۔ گوری کی فرج دیکھیے کس مول آ جا چکے

سو لاکھ نقد خیرہ ہی تیرے کم سی کم — اس سے ہی بڑہ کی چاہیے وہ دریا بہا چکے

تم گائی کہا کی کیون نہ پیتے ہے عابدان شرہ — خود وہ شراب پی چکے اور گائی کہا چکے

رہتا ہی زن ہو دختر ہندو سی بی نصیب — وہ دیوتا کے کام مین جب تک نہ سر کٹا چکے

آتا ہے اوسکو جنس تو دیتا ہے یہہ خبر — لو آگ دیوتا ہی ہر جہان اوڑا چکے

اوٹھتی ہین ہیاتیان تو خبر دیتیان ہین — گندھرپ اسکی فرج سی لذت اوٹھا چکے

کرتی ہین موتی فرج ہی کیا موشگافیان — وہان یعنی ماہتاب ہی زور آزما چکے

اوٹھتا نہین ہے موت ہندو کا [illegible] — سو بار گو وہ پیٹ زنا کے گرا چکے

دہ راویان یہہ لقمہ مین جہان بار — ہولی مین اپنی آپکو بہڑوا بنا چکے

پہر شرابیت اٹہا وہ [illegible] لکھی ہی یس — چمکا ہی [illegible] کہ وہان اسکو گا چکے

دنیا کو کیون نہ آئی ہنسی انکے دین پر — ہر بار جسکے سانگ نئی یہہ دکہا چکے

نار سقر کی آنکو مبارک ہو نیک فال — ہندو جو اپنی ہاتھ سی مُردے جلا چکے

اور قعر زمہریر مبارک ہو اونکو ہے — دریا مین جنکو آپ یہہ کافر بہا چکے

ای تیغ زن سر انکا ہو اور تیغ تیز ہو
کفار پند و وعظ سے ایمان لا چکے

اندرمن

بیان کرتا ہے جو قرآن و تفسیر — خلاصہ اونکا اب ہوتا ہے تحریر

ہوا یون سورۂ مریم سے اظہر — کہ روح ایزدی شکل بشر پر

بحسن دلفریب و طرز مرغوب — بشکل جعد مو و قامت خوب

یکایک روبرو مریم کے آئے — کہ تھی آمادہ بہر غسل ننگے

توجہ جانب جای نہان کے | ہوا ایکدم مین اندر اوسکی ہونکی

تیغ زن

جو روح ایزدی سی ہے یہ مقصود
تو کب ثابت ہے عینیت خدا سی
کہ خود وہ روح اک مخلوق رب ہے
مراد اس روح سی روح الامین ہین
بہت قرآن مین لفظ عبدنا ہے
خدا کچھ اور ہے بندہ ہی کچھ اور
سو البس ترا استدلال باطل
نہین یہ عیب ذات ایزدی مین
مبرا ہے حلول و جسم سی وہ
معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ذات
نہین کسپر وہ بی کیفی مین قاہر
یہہ اپنے منہ سی تو بکتا ہی کیا کفر
نہین بیچون کو ہرگز ایسے حاجت
وہ یون محسوس ہو جای کہا سنی
جو آئی ہی وہ صورت سوی مریم
بری ہین جو کہ مردی و زنی سی
اسی پہ ہے قیاس روح آدم

کہ ہے مقصود آیت ذات معبود
فارسلنا الیہا روحنا سے
مضاف اوس سے شرافت کے سبب ہے
امین وحی رب العالمین ہین
مگر وہ عبد کیا عین خدا ہے
کہان خالق کہان مخلوق ای تو
ہوا سر کردۂ جہال باطل
حلول اوسکا ہو تشکل آدمی مین
معرف خود ہی عالی اسم سی وہ
تشکل سے ہو خواہان ملاقات
جو ہولی قید کیفیت مین ظاہر
یہانتک بڑہ گیا کافر ترا کفر
کہ ہو جس سے تشکل کے ضرورت
بری ہی وہ تو اس وہم و گمان سے
وہ جبریل مین آئی تہی اوسدم
وہان آئی تہی یون حکم غنی سی
اسی پر ہی قیاس ابن مریم

که وه بندی هین مخلوقِ خدا هین　　نه وه جای حلولِ کبریا هین ؛
مگر او نپر عطا ء وجودِ رب هے　　اضافت یهه شرافت کے سبب هے
رسول الله کو ختم نبوت　　شرافت مین کفایت هے کفایت
نهین گو رُو خُدا فرمایا اونکو　　جو ختم الانبیا فرمایا اونکو
تو بس وه اشرفِ خلقِ خدا هین　　وه خورشیدِ جهانِ انبیا هین علیهم السلام ۱۲
جوابِ اوّلین تو هو چکا یهه پهلا ۱۲　　مگر ایک اور بهی هے دوسرا یهه علیهم السلام ۱۲

تیغ رانی بجواب ثانی

اگر هے روح ایزد سی یهه مقصود　　هوئی جبریل اس صورت سے موجود
که خلوت مین چلی انا زبون هے　　دلِ مریم کو شرمانا زبون هے علیها السلام ۱۲
جواب اسکا بهی انشاء الله کامل　　وهان لکهین گی هم مشخص جاهل علیها السلام ۱۲
جهان تو کفر ایسا بک رها هے　　که خواهش مند جبریل خدا هے
بعون الله هر هر حرف و سن جای　　لشکل پیشه تیری سر مین گهس جای علیه السلام ۱۲
علاج سر بجز پا پوش لعنت　　نهو پهر کچهه بهی ای نمرود سیرت

اندر من

محمد بهی مین تها یهه وصف اصل　　کیا مدخولهٔ فرزند پر دخل ؛

تیغ زن

جواب اسکا بهت کچهه هو چکا هے　　یهه کیا تحصیل حاصل جا بجا هے

تری دلمین جو ہین اوصاف اوتار	کہ جو جو تہی وہ ناہنجار و بدکارہ
نہین چہوڑین جنہون نے بیٹیان بہی	ہزارون فرجین شوہر والیان بہی
زنا کی اونکو تہی ایسے تمنا	کہ جسم اونکی ذکر ہوتی سراپا
تو ہوتی سراپا داخل فرج	کہ تہی بیکنٹہ اونکو منزل فرج
وہ آتی ہین تری دل سی زبان پر	عبث تہمت ہے شاہ انس وجان پر
عیان ہین حسن ومدح شان احمد	نہین ہین قبح وذم شایان احمد
ذمیمہ کب ہین اوصاف محمد	حمیدہ سب ہین اوصاف محمد
وہ لازم مدح وحمد اونکی لیے ہے	کہ اونکا نام مشتق حمد سی ہے
صلوۃ اونپر سلام اونپر ہو ہر دم	درود خاص وعام اونپر ہو ہردم

اندرمن

سمجھہ اس بات کو اب دلمین احمق	محمد نے کیے ہین خون ناحق
کرایا کعب کو قتل و سنے بیجا	نہین مخفی ہے سب پر ہی ہویدا
کیے ہین اور از بس خون ناحق	کہ تہا لوث گنہ جنکو نہ مطلق

تیغ زن

غلط ہے تیرا ہر دعوی غلط ہے	غلط تیری روایت ہر نمط ہے
ہر بت کعبہ تہا کعب بن اشرف	ہمیشہ نور ایمانی سے اجوف
اگرچہ ابن اشرف تہا وہ مشہور	مگر تہا ارذل مخلوق و مغرور
وہ گو شاہ یہود او سدم بنا تہا	مگر سامان دین سی بی نوا تہا

بڑا دشمن رسول اللہ کا تہا
وہ رہزن راہ دین اللہ کا تہا

وہ یون کرتا تہا ہر دم ہجو اسلام
کہ جیسے آج تو بکتا ہے ناکام

وہ تہا ہر لحظہ سرگرم عداوت
ہوا آخر یہہ انجام شقاوت

کیا قتل اوسکو حکم کبریا سے
وہ کچہہ کرتی نتہی طوع ہوا سے [اتباع خواہش]

ہزارون اور بہی کفار مارے [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے]
اوسی ہی مار ڈالا حکم حق سے

ہوا یہہ کیونکہ ثابت تجکو احمق
ہوی ہین اونسی ایسی قتل ناحق

کہ جو ماری گئی ہین اونسی کفار
نتہی تیری طرح کچہہ ہی گنہگار

کہ جیسا آج تو اک بیخطا ہے
مسلمانون سی تجہپر یہہ جفا ہی

ترا جی جانتا ہے ای خطاکار
ہمارا جسقدر توہے خطاکار

قیاس اوسکو کر اپنی نفس پر تو
تردد پہر نہوئیگا سر مو

کہ تہا ایسا ہی وہ کعب بن اشرف
مگر وہ تہا ضعیف اور تو ہی اضعف [نہایت ضعیف]

اوسی تیغ وسنان نی جان سے مارا
تجہی تیغ زبان نی جان سی مارا

اگر تو دیکہہ سکتا ہے بخاری [شریف]
تو کہل جائی حقیقت تجکو ساری

کہ وہان کس راہ مین تہا قتل کفار
فقط للہ تہی وہان حرب وپیکار

کیا جو اون اونکو دی چکا حق
نتہا واللہ کوئی قتل ناحق

مگر ثابت ہی ہان تیری کتب سے
کہ مصروف قتال اوتارجب تہی

قتال اونکی وہ راہ فرج مین تہی
وہ بہر فرج ہرج ومرج مین تہی

وہ بہر فرج تن پر زخم کہا کر
ہمہ تن بن گئے گل مشکل دلبر [یعنی فرج]

لقب ایسی ہی مقتولین کا ہے
شہید فرج کا جو ترجما ہے

کیے ہین خانومان برباد اونہونی
کیے ہین نفس اپنی شاد اونہونی

کیے لاکھون اونہون نے قتل ناحق
ذرا اپنے کتابین دیکھہ غافل
اگر ہے دیکھنا اون سبکا دشوار

شقاق اونمین رہا از بہر یک شوق
کہ میرا قول حق ہے یا کہ باطل
تو کافی تجکو ہے اک سوط جبار

اندرمن

ولی ثابت ہی یا این ہوشیاری
زبان لغو گوئی کو تو کر بند
عیان ہے مذہب کل انبیا سی

کہ کئی نبیون نے دائم بادہ خواری
خدا کی واسطے اب اس سے بند
کہین پر بھی نہ ظاہر حرمت ہی

تیغ زن

ابی او موت کو بہ پینے والی
ترا ناپاک منہ ای شارب بول
ذرا پہر وہ روایت کیون نہ لکہی
کہ ثابت ہوتی یہہ بہتان تکارے
کہان شایان ہے اے مردود کذاب
اگر حکم خدا سے تہے بہے حلت
مباحات اوسنی نہی لاکہون ہے متروک
نہی وہان شغل حق سی اتنے فرصت
عبث سمجہین جو دنیا کے ضرورات
محال عقل ہے یہہ انبیا سی

ترا منہ اور یہہ باتین نکالے
جناب انبیا مین اوس سے یہہ قوال
کتابون کی عبارات کیون نہ لکہی
کہ کی دائم اونہون نے بادہ خواری
ترا بہتان ہے ای مردود کذاب
مگر وہ کب تہے یون مصرف و لذت
کہ ہوجائی مبادا فعل مشکوک
کہ حاصل کیجے یہان نکے سر ضرورت
وہ کب رہتی مین یہان مصرف لذات
کہین کب نقل ہے یہہ انبیا سی

مگر ہان ہے مہابھارت سے اظہار ... کہ اکثر تھے تری اوتار میخوار
بہک کر تونی شاید کہدیا یہہ ... اُنھی انکار جسپر ہو چکا یہہ
اگرچہ بید مین ہے حرمت مَی ... مگر ذوقِ زناکاری ہی وہ شی
کہ رکھا اونکو ہر دم رند و میخوار ... کہ پیتے ہین بہت سے سب زناکار
بہت اوتار می پیتے رہے تھے ... مے و معشوق سی جلتے رہے تھی
مہابھارت مین ہے جب کشن و ارجن ... ہوئی دِلّی مین رخصت رحمت افگن
ہوا وہان صید و بازی کا ارادہ ... تو لی ہمراہ وہ پانچون کی زوجہ
شکار افگن رہے پیتے رہے مے ... تری لیتے رہے حاضر تھی ہر شے
مہابھارت خبر دیتے ہے ایسی ... کہ شنکر دیوتا بھی ہے شرابی
مناسب ہے جو یون رکھتا ہی موسکر ... کہ اوسکا نام بھی شنکر ہی موسکر

طعن سنان تیغ زن بر سینہ مجروح اندرمن

خبر اوس اپنے معبودونکے جلدی ... وہ شاید پی گئے ہونگے بہت ہی
تو ہوگا گرمی مے کا بہت جوش ... وہ کیچڑ مین پڑے ہونگے بیہوش
کھلے ہونگے بیہوشی مین منہ بہے ... ہزارون مکھیان سر منہ مین ہونگے
جو کف ہی منہ سی لاتی ہونگے وہ ... تو کتے چاٹتے ہونگے منہ کو
اب اندرمن وہان جلدی سے جاؤ ... لنگوٹا کھول کر مکھے اوڑاؤ
لنگوٹی سی پھر اونکی منہ بھی پونچھو ... تبرک جانکر پھر اوسکو چوسو
ذرا چھپا کا موت اونکو پلاؤ ... پھر اونکو تازہ گوبر بھی سنگھاؤ
سنگھاؤ نسخہ جلدی ہی بنا کر ... سنگھارو موت مین گوبر ملا کر

که آمین هوش مین معبود تیری — که آخر مین وه سب مسجود تیرے
ترا احسان مانین گے همیشه — تجهے معبود جانین گے همیشه
جو دینی کو تری کچهه شی نهو گی — تو دی ڈالین گے وه اپنی خدائے
خدائی بس یهی دیوین گی اوتار — بنائینگے تجهی هی رند و میخوارنه
که پاس اونکی خدائے بس یهی هے — اونهون کی پارسائی بس یهی هے

اندرمن

محمد اور اصحابون نی اوسکی — بلا شک نوش کی یک عمر تک مے
خرابی سی هوئی جب وسکی آگاه — کیا ترکِ خمر تب خواه ناخواه

تیغ زن

یهه سحبانِ زمان کی شعر دیکهو — ذرا آتش بیان کے شعر دیکهو
جو بکتا هے که سحبانِ زمان هون — بڑا آتش بیان آتش فشان هون
پڑی اوسپر هے وه آتش فشانی — جلائی گشت الفاظ و معانی
جو باندها لفظ اصحابونکا نادان — یهه جمع الجمع تیری هی غلط یهان
ترا اصحاب هے کیا سینه شق تها — ملائی واو و نون اوسمین جو بیجا
نشا یهه هی می دهقان پن کا — که فرقِ لفظ کی مَی سی نه سمجها
خمَر باندها جو تو نی خمر کو یهان — تحرک مین اشارا هے یهه پنهان
که اسکو کشتن جی پیتی هتی اکثر — تو گرِ کر سر کے بل وه گو یهون پر
منی سی سبکو دیتی هتی تبرک — سکونِ قلب تها اونکا تحرک

تو منشا ہی تحرک ہی وہان می   علامت کو تحرک ختم یین ہے
اگر تیرے عیوب شعر لکھون   تو واللہ ایک دفتر ہوئی موزون
مگر اسپر نہین اپنی نظر کچھ   سخن مین تیرے گو ہین عیب سو کچھ
جواب اعتراض اب تو ذرا سن   کہ انشاء اللہ تو ہو جائیگا سن

جواب اعتراض سراپا تناقض
جملہ صفت اعتراض ۱۲

کیا بہتان مے جو انبیا پر   جواب اوسکا تو گذرا اپنی جا پر
یہان اصحاب پر طاعن جو تو ہی (علیہم التسلیم ۱۲)   تو ہان ہمین ہماری گفتگو ہے
جواب اسکا تو اول ہمکو دی تو   کہ تیری پیشوا ہین جو کہ ہندو
وہ لکھتے ہین کتاب معتبر مین   الہی آتا ہے وہ تیری نظر مین
کہ اکثر جو کہ تہے احکام سابق   ہوئی منسوخ وقت دور لاحق (جو لکہا ہے ۱۲)

واہیات روایت پرب اول مہابہارت

مہابہارت کی پرب اولین مین   یہہ لکہا ہے نہین شک اس یقین مین
غذائی جان تہی می ہر برہمن کے   وہ جب اول حلال اونکی لیے تہی
ہوا مقتول جب شاگرد شکر   کہ دیوؤن نی کیا تہا حربہ اوسپر
ہوا تہا قتل ہو کر پہر وہ زندہ   کہ تہی اوستاد خود زندہ کنندہ
یہہ فرمانی لگے اوسوقت شکر   کہ بازی چل گئے دیوؤن کی مجہپر
کہ اس فرزند کو دیوؤن نی مارا   پہر اوسکو گھول کر صہبا مین سارا
پلایا مجکو صہبا مین ملا کر   کہلایا مجکو صہبا مین ملا کر

شراب ایسی بری شی ہی کہ اسکو | جو پیتا ہے اوسی بیعقل سمجھو
بہا لیجائی اوسکے ایک پیالی | اگر ہو عقل مثل کوہ عالی
حرام اسکو کیا تو آج جینے | یہہ سن رکھو کہا یہ آج جینے
پیے اسکو نہ پھر کوئے برہمن | کہ عقل و ہوش کی یہہ ہے رہزن
جسے بعد اسکے بہی یہہ ہوئیگا خبط | تو اعمال اوسکے بس ہوجائینگے حبط
پھر اوسکی ہوئیگی دوزخ مین سزا | وہان بازمہریر و یخ مین منزل

اعتراف معترض ناکام در کتاب تحفۃ الاسلام صفحہ ۱۳۶

تو خود ہی معترف اسبات کا ہے | کہ پہلے وقت مین ایسا ہوا ہے
کہ یہہ کار نیوگ اوسمین روا تھا | بلکہ اس فعل مین وہم زنا تھا
وہ کیا ہی یعنی جس سے چاہی عورت | کی اولاد جا کروائی صحبت
اگرچہ غیر شوہر ہوئی وہ مرد | نہین تخصیص کچھ بات آئی جو مرد
زنان خاندان راجگان نے | زنان ہندوان ہندیان نے
کیا ہے یہہ عمل بخوف و برات | نہین اخوف وہ اہل حرف و برات
کیا یہہ کام بید بیاس نی بہی | بہائی بیاس نے بہی پیاس دی کیے

در جوگ بشسٹ ہنود است موجود

کہ اکدن حاضران بزم اندر | بشسٹ اور کاک بہتی ور بہتی کہ بیٹھے
توجہ سب نے اوسدم کاک پر کی | پھر اوس سے یہہ اونہون نے بات پوچھی
کہ کیا باعث ہے تیری ساتھ والے | نہین مین قوت و قدرت مین تجہسی

کہا اوسنے خداوند جہان کے | وہ قدرت سے نہین طاقت بیان کی
کہ بیدونمین خلاف اوسکے سبب ہے | زمانونمین خلاف اوسکے سبب ہے
اوسی قدرت سے ہین سب مختلف بیان | توکیونکر ہوئی سبکا حال یکسان
زمانہ ایک ایسا ہو چکا ہے | روا تہی اوسمین جو تھی ناروا ہے
کہ مےخواری شریفون کو روا تہی | نہ وہ ہرگز رذیلون کو روا تہی
جو عورت غیر کی بہی ساتہہ سوتے | تو بیت پرنا وہ انکا مونہہ سے ہوتی
وہ رہتی تہی یقینے اہل عصمت | نہ لگتی تہی کچہہ اس سے اوسکو تہمت

روایات دیگر از بید بی ثمر

ہوا ثابت تری بیدو سے یہ بہے | روا ہے تکو بہی ماموں کی بیٹی
کرشن اور اوسکا بیٹا اور ارجن | ہوئی اس کام کے بانی ہمہ تن
اب اسکو کہتے ہین منسوخ ہندو | نہین ہے بید مین اس نسخ کی بو
جو ایسے کام کو تم کہتے ہو عیب | لگا یہہ خاندان کشن کو عیب
ہوا یہہ کار خیر اوس خاندان مین | نہین کرتی ہین گو ہندو جہانین
روا تہا عقد بہائی سے بہن کا | کہ ایسا کر چکے ہین خاص برہما
جو اونکا وچہہ پرجاپت پسر تہا | وہ دائین ہات کی اونگلی کا بیٹا
اوسکے عقد مین اوسکی بہن کی | وہ بائین ہات کی انگلی کی بیٹی
کیا پہر وچہہ پرجاپت نے ایسا | کہ کشب تہا جو پرجاپت کا بیٹا
بنا دی اوسکی زوجہ اپنے دختر | بنی زوجین خواہر اور برادر
ہوئی وہ نازنین جب کشت کشب | ہوئی وہان سد رخنہ خشت کشب

مہابہارت کی فن اولین مین
یہہ دیکھو تا نہ آئی شک یقین میں
مگر اب ہوگیا منسوخ یہہ حکم
اگرچہ جب نہ تہا منسوخ یہہ حکم

مقام مدعای تیغ زن از نقل روایات دین اندرمن

مقام مدعا یہہ آن پہنچا
ذرا یہان سامنے تو آؤ لالا
کہو کیا کہتے ہو شنکر کے حق مین
کہ ہے اس بات سے اب دل قلق مین
وہ پیتا تہا نہی منسوخ جب مے
تو کچہہ فاسق بہی ہی وہ یا نہین ہے
بڑا اوتار ہے شنکر تمہارا
کہ جو مالک ہے خود تحریم مے کا
کیا اوسنے حرام اسکو نہ جبتک
برہمن سب ہی میخوار تب تک
کہو فاسق برہمن ہوگئے سب
وہ حلت کی سبب پاپی رہی سب
کہو کیا کہتے ہو تم کشن جی کو
کہو ارجن کو اور کچہہ ارجنی کو
جو صید افگن ہے ولی مین جا کر
شرابین نوش کین لذت مین آکر
کہو کیا کہتے ہو تم اونکو ای یار
جو کرتی تہی نیوگ اور تہی نکوکار
وہ رانی رانیہ سب مرد و زن تہی
وہ سب یا نیک عادت نیک فن تہے
کہو کیا کہتی ہو اوس بید کو تم
کیا ہے کاگ نی جس سے تکلم
کہ می اوّل شریفو نکو روا تہے
رذیلون کو حرام ایسے سدا تہی
کہو وہ بید جہوٹا ہے کہ سچا
یہان جو کہہ رہا ہے ایسا ویسا
کہو وہ کاگ بہی سچ بولتا ہے
وہ کوا یا عبث غل کر رہا ہے
کہو اونکو بہی کچہہ کرتے ہو پامال
جو کرتی تہی نکاح دختر خال
کہو کہتے ہو تم سر مہاکو اب کیا
نکاح اوسنے کیا بہائی بہن کا

کہ قبل از نسخ یہہ اوسکو روا تہا | وہ بر مہا یا کہ سرتا پا خطا تہا
جواب ان سب کے جب تم دی چکو گے | تو پہر ہمسے جواب اوسکا سنو گے
جو کہتے ہو حق اصحاب مین تم | وہ یعنی حلت می مین تکلم
صحابہ صاحب خیر الوری ہین | صحابہ جان نثار مصطفی مین
مطیع امر و فرمان نبی ہین | وہ جان و دل سی قربان نبی ہین
شعار اونکا ہے امر و نہی احمد | وقار اونکا ہے امر و نہی احمد
ہمیشہ اونپہ رضوان خدا ہے | اونہین حاصل رضای کبریا ہے
خدا راضی ہے اونسی وہ خدا سی | ملا ہے قرب یہہ اون کو خدا سی

اندرسن

یہہ لکہتا ہے تمہارا بو حنیفہ | کہ جو تہا طالب دنیای جیفہ
شراب پی غمی سی ہو کی مسرور | شرابین سب پیو تم ہو کی مسرور
نہین یہہ مسئلہ عالم پہ مستور | ہدایہ اور وقایہ مین ہے مذکور

تیغ زن

نکر عو عو سگ دنیای جیفہ | کہان لکہتے ہین ایسا بو حنیفہ
ہدایہ کی روایت کیون نہ لکہی | وقایہ کی عبارت کیون نہ لکہی
ہوا ثابت اب اس سے یہہ سراسر | کہ تو نی جہوٹ باندہا اونکی اوپر
ابی تو ہو کی بندہ پیٹ کا | بنا طاعن امام متقی کا
کہ ہتی وہ طالب مردار دنیا | یہہ تو ہی ہی کہ جو ہے یار دنیا

اندرمن

ہووی جسکو اصلا فہم و ادراک	وہ جانی غلطے و صحت کو کیا خاک

تیغ زن

کیا ساکن جو یہہ لام غلط کو	غلط کیون کر دیا نام غلط کو
کیا قلب غلط جو تو نی ساکن	اشارا ہے یہی ای تیرہ باطن
کہ تیرا دل ہے ساکن ہے غلط پر	سدا تو تیرہ باطن ہے غلط پر

اندرمن

سمجھہ اس بات کو ای دشمن عقل	کہ ہے تو ہر طرح سے رہزن عقل
اوسی کہتے ہین بیٹی اہل تحقیق	کہ جسکے اپنے نطفے سی ہو تخلیق
توالد اور تناسل کے طرح پر	عقیدہ ہے یہی عقلا کا اظہر
تو ثابت ہے ظہور اوسکا دہن سے	تو بیٹی سر سے نکلی برہما کی کب ہے

تیغ زن

بتدا ساکن جو قلب جمع عاقل	تو بس یہہ رمز ہے ای سخت جاہل
کہ تیرا دل ہے ساکن اور جامد	کہان اوس مین ہے تعقل کی مجاہد
وہ گویا ساکن و جامد ہی اک سنگ	تعقل کا تحرک اوسکو ہے ننگ
بہت اس بات سے یہان ہم گذر ہے	ترا ہر شعر ورنہ بانگ خر ہی

یہہ سب بقانی اپنے یاد رکہنا ؛ ذرا سچا بنے اپنے یاد رکہنا
جواب قول ہی اب تو ذرا سن ؛ اگرچہ سنتے سنتے ہوگیا سن
کہ تھی سارستی برہما کی دختر ؛ ہماری بات سچی ہے مقرر
ہمین کیا کام ہے تیری خبر ہے ؛ ہوی پیدا وہ منہ سی یا ذکر سی
دلیل اتنی ہمین کافی یہان ہے ؛ کہ کہتے ہو وہ خلاق جہان ہے
تو کیا اوسکو نہتی اتنی ہی قدرت ؛ کری اپنے ذکر سے آپ صحبت
بنائی فرج زوجہ اپنے مقعد ؛ کری اپنے ذکر کو اوسمین ممتد
بنائی بطن زوجہ بطن اپنا ؛ اوٹہائی حمل دختر آپ برہما
بنائی فرج زن اپنی دہن کو ؛ نہ دی تکلیف اوس نازک بدن کو
دہان منقلب سی جنکلے دختر ؛ بنی زوجہ کا نائب آپ شوہر
کہ رنج انشقاق اوسکو نہوئی ؛ کہین تکلیف شاق اوسکو نہوئی
تو کیا تنگ رہ گیا اب اسکے اندر ؛ کہ تھی سارستی برہما کی دختر

اعتراض مقدر بر تیغ زن از لالہ اندرمن

ہلا کیا تھی وہ برہما کو ضرورت ؛ کہ خود جنتا بنا کر ایسے صورت
نہتی کیا اوسکو جورو ہی میسر ؛ جو اپنے پیٹ سی جنتا وہ دختر
سبب اسکا ہی ہو جائی بیان کچہ ؛ کہ تا تسکین پائی میری جان کچہ

جواب اعتراض اندرمن از دست قلم تیغ زن

ترا معبود بی زوجہ وہ کب ہے ؛ مگر اظہار قدرت کا سبب ہے

کہ یہہ یہہ قدر مین کہتی ہین ہم ہی ۔۔۔ کر کر لیتے ہین فعل زن ہی آپ ہی

کہ تا ہمکو کوئی ایسا نہ سمجہے ۔۔۔ کہ ہو سکتے نتھے یہہ کام اپنے

سبب ایک اور بہی ہوتا ہے اظہار ۔۔۔ کہ زوجہ ہوتی ہے یارِ وفادار

نہی شرطِ وفاداری کہ ہر بار ۔۔۔ گوارا کرتے وہ تکلیفِ دلدار

اوٹہائی خود کبہی تکلیفِ زوجہ ۔۔۔ رہی تا راحتِ و تخفیفِ زوجہ

کبہی زوجہ نے لی تکلیفِ شوہر ۔۔۔ کہ حاصل ہوئی کچہہ تخفیفِ شوہر

ذکر کو مستعار اوسنے لیا آپ ۔۔۔ جو تہا دستورِ شوہر دہ کیا آپ

کہ ہوئی اونکو تخفیفِ تحرک ۔۔۔ نہو ہر بار تکلیفِ تحرک

ذرا یہہ میری باتین یاد رکہنا ۔۔۔ مزا انکا زبانِ دل سے چکہنا

اندرمن

عجائب حال طرفہ ماجرا ہے ۔۔۔ تولد باپ بیٹی سے ہوا ہے

تیغ زن

یہہ تہا بے شبہ و شک یہ حال برمہا ۔۔۔ کہ تہی دختر سے یہہ افعالِ برمہا

کہ ہر دم اوس سے تہا ذوقِ تولد ۔۔۔ وہ یعنی جانبِ صحبت تجلد

جو دیکہا عشق دختر نے پدر سے ۔۔۔ تو کہا کر ہول وہان ضربِ ذکر سے

چہپایا فرج کو مرمر کے نیچے ۔۔۔ پڑی ابتک ہی تہا نیسر کے نیچے

مفصل اسکا قصہ لکہہ چکے ہم ۔۔۔ وہان دیکہو کہ ہے یہہ دافعِ غم

اندرمن

بی

بس اب اہلِ ہل سنت کیا خطر ہے — کہ یہہ آئین میراث پدر ہے
اگر صحبت کرو جورو سے یارو — تو گویا بے تامل اپنے مارو

تیغ زن

پڑی یہہ بات گوشِ دیوتا پر — کہ یون کہتا ہے اپنے منہ سی رُدّر
کہ مین ہین مرد ہون اور مین ہین نپونزٔ — تو گویا وہ ہے فرج و خرزہ و کون
لگی یہہ بات اپنے ہے محل پر — نہ آیا طعن کچہہ تیرے عمل پر
جو عادت ہے وہی آئی بیان مین — جو دلمین ہی وہی ہی بس زبان مین
بہت مدت سے حیرت مجکو یہہ تہی — کہ ہندو کیون یہہ منڈواتی ہین ڈاڑہی
ہمیشہ گال ہین امرد کی صورت — اگرچہ آ گئے ستّر کے نوبت
اگر کانونمین دیکہو بالیان ہین — زنین گویا کہ زینت والیان ہین
بنا والیسا ہی مالا ئین گلے مین — کہ مغلم بات لاڈالین گلے مین
عجب انداز سی صندل جبین پہ — لگایا ہے کہ جمع مغلمین ہیں
یہہ ثابت ہو کہ درد سر ہے ہمکو — کہین گاہک ہی ایسی ہین کہ جو دو
بہاتی ہی ہمارا سر دبائین — ہمین اسطور سر تا سر دبائین
کہین عورت کی صورت بن رہی ہین — اداسی ہولیو نمین ناچتے ہین
وہ گاتی ہین ترانہ دلبرانہ — کہ اغلامی ہین اہل زمانہ
بہت امرد اور کچہہ ہین ایسے عادات — کہ مرد و زن سی ہی انمین مساوات
ہوا ثابت اب ہی کمبخت ہندو — کہ سب مفعول ہین یکلخت ہندو
سبہی اغلامیون کے ہین یہہ معشوق — نہین ہے گز سی خالی انکی بندوق

ہمیشہ کون وہی ہی انکے عادت
جو شیوہ تہا وہی آیا سخن مین
یہی باعث ہی شاید تو جو اکثر
کہ تو بکتا ہے شاید پینہ کی رستے

بنا رکہتے ہین معشوقانہ صورت
یہہ ہٹ کر کون سے گہہ آیا دہن مین
ہمیشہ کُلّیان کرتا ہے بک کر
یہہ جیسا بکدیا اب تو کی منہ سے

اندر من

ہوا توریت سی ہمکو ہویدا
کہ حضرت لوط (علیہ السلام) نی خود پیکی صہبا

تیغ زن

ابی کیا جانی تو توریت کیا ہی
یہہ مثل سگ ہے قی کہا نیکی عادت
وظیفہ خوار وہ جو پادری ہین
اونہون کے (تنخواہ دار ۱۲) عمر گذری اس ہوس مین
ہے وہ آرزو ہے آرزو مین
نہ آئی وہ کہین واللہ غالب
ابی تو ہوش کی اپنے خبر لے
ابی تو لوطیونکا آپ مفعول
یہہ بہتان عظیم اونپر ہے تیرا
بڑا کذاب ہے بطال تو ہے
مگر ہان ہتی تری اوتار ایسے

فقط قی پادری کی چاٹتا ہے
اور اس (تو ۱۲) فرلت یہ یہہ عوعو کی شدت
علوم و فن کی ہردم مدعی ہین
کہ آجائین مسلمان اونکی بس مین
کہ ہمپر غالب آئین گفتگو مین
ہمیشہ سے یہہ دین اللہ غالب
مسلمانون کو تو مغلوب کر لے
جناب لوط (علیہ السلام) پر بہتان یہہ (یہہ کب ہو سکتا ہے ۱۲) طول
یہہ کیا ظن امی (۱۲) لئیم اونپر ہی تیرا
بڑا سرگروہ جہال تو ہے
وہ ہتی میخوار (سردار ۱۲) اور بدکار ایسے

کہ جو کہتا ہے تو اپنی زبان سے	اور اسکو پوچہہ تو ہر بدخوان سے

اندرمن

اگر جبریل شہوت سے بری تہا	تو پہر وہ کسطرح سے بی محابا
بوضع دل فریب وطرز مرغوب	بشکل جعد موئے قامت خوب
مثال نوجوان بادہ پیما	برنگ گلعذار ماہ سیما
گیا وہ روبرو مریم کے تنہا	کہ پہر غسل تہے وہ زن برہنا
ہوا وہ غلبۂ شہوت سی مجبور	ہوا گو وصل جانان ولی منظور
نہ آیا کام لیکن اوسکا سینا	لیا کام اوسنے منہ سی آخرکار

تیغ زن

مگر جبریل پر تو ای خطاکار	قیاس دیوتایان زناکار
غلط تیری قیاسات آئے عجب ہین	کہ فارق ہی ہوا اصل وہ سبہی ہین
جو شک ہوئی کہ فارق اسمین کیا ہی	وہان عصمت سے بالکل یہان نا ہے
کہان جبریل مین ہی نفس و شہوت	کہ وہ مجبول ہین بی نفس و شہوت
جبلت جسکے ہوئی نور عصمت	معاذ اللہ وہ ہو مغلوب شہوت
خدا کا ذکر اونکے زندگی ہے	نہ اونمین نوش مردی وزنی ہی
اونہین وہ رتبۂ عصمت ملا ہے	کہ وہان تک ہم شہوت لنگ پا ہی
نہین کچہہ شہوت حیوانی اونکو	نہین کچہہ خواہش نفسانی ونکو
اگرچہ خلوت مریم مین آئے	وہ ہین معصوم جیسے پیشتر تہے

نکچھہ اوس مارِ یسا کو اس سی تہمت
نکچھہ بہتان ہے اوس خلوت نشین پر
نکچھہ یہان دخترِ عمران پہ ظن ہے
وہی ہی مادرِ عیسےٰ کے عصمت
کہ جو تھی قبلِ خلوت اونکو حاصل
یہہ اس خلوت سے استدلالِ شہوت
غلط ہے سربسر یہہ تیرا قصہ
برہنہ کو برہنا تو نے باندہا ؛
تو مُنہ سی لفظ بہی نکلا غلط ہے
اگر بالفرض وہ عریان بہی ہوتین
کہ عریانی و سترِ جنس دیگر
نہ عریانی سی ہان وہم دگرگون
محلِ شک نہین ہرگز وہ ای شاک
فقط جس کام پر معمور ہین وہ ؛
کسی عریان سی اونکو کیا سروکار
یہی ہوتا ہی بس قرآن سی ظاہر
فقط وہ تہی رسولِ کبریا وہان
تشکّل شے کا اصلیت نہین ہے
وہ سمجہی جو معانی جانتا ہے ؛
کہ ہے اسمین صفت پر قصرِ موصوف

نکچھہ روحِ خدا کو اس سی تہمت
نکچھہ الزام ہے روح الامین پر
نکچھہ یہان مُرسلِ رحمان پے ظن ہے
وہی ہے مُرسلِ مولی کی عصمت
وہی اب بہی ہی عصمت اونکو حاصل
حماقت ہے حماقت ہے حماقت
کہ تہین وہان حضرت مریم برہنہ
یہان بہتان جو ایسا تونی باندہا
اشارا ہے ترا کہنا غلط ہے
نہتی روح الامین کی پہر بہی توہین
اثر کرتی نہین ہرگز کچھہ اونپر
تستّر سے نہ وہان کچھہ عصمت افزون
کہ ہین وصفِ بہیمیہ سے وہ پاک
بجالاتی ہین اور مسرور ہین وہ
کسی بہتان سی اونکو کیا سروکار
رسولِ ربِ مریم تہی وہ ظاہر
نہتی اوصافِ انسان اونمین پنہان
تمثّل شے کا ماہیت نہین ہے
کہ یہان آیت مین لفظِ انّما ہے
فقط ہے وصف پر موصوف موقوف

یعنی

مفید قصر حرف انما ہے
رسول رب ہون اے مریم فقط مین
نہ مین وہ ہون کہ جسکا تجکو ڈر ہے
(یعنے انسان کا)
کیا بیخوف اونکو یہہ سناکر
مرا آنا یہہ محض اسکے لیے ہے
(پاک)
کہ دون مین تجکو فرزند زکی اب
یقین پہر حضرت مریم کو آیا
فرشتہ ہے امین کبریا ہے
ہوئین بیخوف پر آئی یہہ حیرت
(مریم)
کہ پیدا کسطرح ہو ویگا لڑکا
نہ مین وہ ہون کہ ہون منکوحہ زوج
کہا مریم کو تب روح الامین نے
کہ آسان مجکو ہے اعطای فرزند
(ہو علی ہین)
ہوا ہر طور ثابت آیتون سے
وہ جو مریم سے اونکی گفتگو تہی
وہ جو کچھہ تہا پیام کبریا تہا
([illegible])
وہ روشن آیتین کالنجم مین ہیہ
یہان سی دفع ہے ہر بدگمانے
مگر ہان دیوتا اوتار تیرے
کہ جو اونپر گمان کیجی وہ سچ ہے

تو اس ترکیب کا یہہ مدعا ہے
نہین خواہش مین انسان کے نمط مین
رسول حق ہون کیا خوف و خطر ہے
(فرشتہ اللہ کا)
فقط مین ہون رسول رب اکبر
کہ مجکو امر حق تیری لیے ہے
قضای کبریا یون ہو چکی اب
کہ بیشک یہہ فرشتہ ہے خدا کا
یہہ وہ کرتا ہے جو حکم خدا ہے
کہ تہا یہہ بمقتضای جوش عفت
تعجب سے ہوا مریم کو دہڑکا
نہ مین وہ ہون کہ ہون ممسوسہ زوج
(قال ربک)
کہ فرمایا ہے رب العالمین نے
ہوئی گو بشر سے عقد و پیوند
(اشارہ لمسوی و لم یمسسنی بشر است)
سفیر محض جبریل امین تہی
نکچہہ وہ اپنے شرح آرزو تہے
وہ سب مریم کو پیغام خدا تہا
کہ ہر شیطان ظن پر رجم ہین یہہ
(ظن بد)
نہین ہو سکتے اونپر بدگمانے
ہوی وہ فاسق و فاجر سب ایسی
او نہین جیسا بیان کیجی وہ سچ ہے

کچہہ احوال اونکے بہی ہی ہٹ دہرم کچہہ | کتابون سی تری لکھتے مین ہم دیکھہ

قصہ زنای دہرم راج بشکل برہمن با زن سودرسن از سانک پب مہابہارت کتاب دین اہل کفر و شرارت

ہوا روح الامین پر تو جو طاعن
یہہ تونی کیا کیا کمبخت راعن

جب اونپر تونی یہہ بہتان باندہا
تو یہہ قصہ بہی تیری دلمین گذرا

بیان ہوتی ہین جو میری سخن سے
کچہہ افعال دہرم راج اور برن سے

دہرم راج ایکدن بنکر برہمن
زناکاری مین وہ گیا دو بیرفن

گیا بیتاب سودرسن کی زن پس
وہ بیٹہی بہولی پن سی برہمن پاس

ہوا درشن جو سودرسن کی زن کا
سوال اسدم ہوا یہہ برہمن کا

مجہے خلوت کی تجہسے آرزو ہے
تری صحبت کی تجہسے آرزو ہی

وہ بہولی بیخبر اس بات سے تہی
کہ جسمین ہووے عصیان الہی

اطاعت غیر کی کار شقی ہے
برہمن سے کوئی یا چہتری سے

پکڑ کر بہولی پن سے ہات اوسکا
گئی بستر پے لیکر آپ شتا

برہمن تہا قریب اس سے کہ ایسا
نشانہ پر لگا دے تیر اپنا

کہ ہو جائی لب معشوق وو تیر
کری تاراج فرج آباد کو تیر

تو سودرسن بہی گہر مین کیونکہ آجای
او سیدم کیونکہ دونون کا مزا جای

پر اوسکو تہی عقیدت کی نہایت
کہ قوم برہمن ہے ذی شرافت

تو وہ اچرای کار برہمن کو
عبادت جانتا تہا گرچہ کچہہ ہو

بڑی ہمت سے فرح برہمن مین
اگرچہ ہوئی حاصل فرح زن مین

جو دیکہی گہر مین یون دونو کی قربت
نہ آئی کچہہ بہی بی غیرت کو غیرت

اگر آیا تو بس یہہ دہیان آیا
برہمن کا بڑا عالے سے پایا

کہین ترک ادب اسکا نہو جائی
جو اسکی کامرانی مین خلل آئی

عطا کی اپنے ہمخوابہ کو مہلت
کہ رکہے جسطرح ہے چاہی خلوت

برہمن نے جو فیض اوس گہر سے دیکہا
یہہ اخلاص عمل شوہر سے دیکہا

ہوا اوسکا ثنا خوان نوازش
کہ تونی رکہدیا خوان نوازش

کوئی کرتا ہے کب ایسے مدارات
جیسی تونی برہمن کی مدارات

پہر اوس سے برہمن کا یہہ بیان تہا
نوازش کا یہہ تجہپر امتحان تہا

اگر کامل رہا تو امتحان مین
کبہی ایسا نہو سکیگا جہان مین

کہ سب کان حیا و عصمت زن
کری شوہر نے دہان نذر برہمن

ذرا یہہ یاد رکہہ اے بے حمیت
دہرم اوتار ہے مغلوب شہوت

دل روح الامین ہے اس سے معصوم
کہ اوسکے ہوتین یہہ افعال مذموم

ہوا ہی دیو جو کچہہ برن سے
کیا ہے اوسنی ہی جو مکر و فن سے

وہ کیا لکہون کہ قصہ ہوئیگا طول
جو سوط اللہ دیکہے ہوئی معقول

بیان آجائیگا کچہہ مختصر سا
کہ کیا کچہہ ابسے لعنت اوسپہ برسا

ازنتایج این قصہ برای اندر حصہ

ابہی یہان جو مٹہائی بٹ رہی ہے
یہہ حصہ بہیجتا ہون آپ کو بہی

لقب جس دیوتا کا خود دہرم ہے
جب اوسکا اسقدر کہوٹا کرم ہے

کہ تنہائی مین آکر غیر زن پاس
نہو وصفِ دہرم سی جو کہ موصوف
(یعنے جنکا نام دہرم ہنین ہے ۱۲)
رہین ایسی ہی کامون مین نکمیونکہ
(یعنے زنا کاریون مین ۱۲)
جو قوم برہمن کو یہہ گمان ہے
تو یہہ باتین بناتی ہین یہان سب
بنائی سی یہہ کب بنتی ہین اسرار
مری کہنی سی ہو جائینگے کڑوی
ذرا کہیی یہہ کیسا امتحان تہا
فقط تہی یہہ تو دیوتی کی تعلیم
رہین خلوت مین انکی عورتین
زن ہندو رہے وقفِ برہمن
خروج انکا دخول انکا ہو دن رات
بیان کیجی وہ مذہب کونسا ہے
اگر قصدِ دہرم تہا امتحان کا
کہ یہہ ناپاک ایسا (دیوتا ۱۲) امتحان ہے
مگر ہے سچ تو یون وہان شوہر اوسکا
شروع کام کے ظاہر تہے آثار
تو اب کیونکر مگر جائی برہمن
اگر وہان کوئی دم شوہر آتا
بناتا پہر یہہ باتین کیون برہمن

بنا خود طالبِ فرج اوس سے خناس
تو وہ اوتار اگر دن رات مصروف
رہین ان انتظامون مین نکیونکر
کہ یہہ تو محض بہرِ امتحان ہے
بناتی ہین مگر در پردہ مطلب
یہہ بہڑوی اور یہی بنتی ہین بدکار
مگر بنتی ہین خود ہولی کی بہڑوی
یہان کس خیر کا شر مین گمان تہا
(یعنے سوا شر کی کیا ۱۲)
کہ قوم برہمن بیخوف و بی بیم
(تا کہ ۱۲)
رہین مشغول ہر دم لذتون مین
برہمن کی رہی مدخولہ ہر زن
تو ہر مطلب حصول انکا ہو دن رات
کہ جسمین امتحان ایسا روا ہے
گیا تب ہی دہرم اوس قلتبان کا
خلافِ عقل و دینِ انس و جان ہے
بلائی ناگہانی آن پہنچا
وہ سارا کام تہا ہونیکو تیار
نہ کیون یہہ بات ٹہیرائی برہمن
برہمن خوب کام اپنا بناتا
اگر لب بند کرتی لذتِ زن

لگا چھلکتا نشانی پہ اگر تیر ۔ تو کیون ہوتا ثنا خوان اوسکا بی پیر

اسی کہتی ہین جانا غیرزن پاس ۔ گیا یہہ جیسے بن کر برہمن پاس

ابہی تو اور بہی لکھتا ہون قصے ۔ تجھے دیتا ہون مین یہہ دو تیرے حصے

قصہ زنای اندر بادشاہ دیوتایان با زن مرشد خود زنان برہمنان

زنا مین جیسے یہہ شاغل ہے ہین ۔ ہم انکی داستان کچھہ لکھہ چکی ہین

وہان بہی جسکا جی چاہے وہ دیکھی ۔ یہان بہی جسکا جی چاہے وہ دیکھی

وہان تفصیل ہے اور یہان ہی اجمال ۔ مگر بے انتہا ہین انکے افعال

نہین طول اوس سے کم یہہ داستان ہے ۔ کہ جتنا طول تہا وہان لنگ شبجی

کہ جسکے سے بشن و برمہا تہک گئے ہین ۔ وہ کب اوسکی نہایت تک گئے ہین

جو اندرمن بہی شور تکے فی الحال ۔ چلے پاتال کو خود سالہا سال

بنا کر ہنس پہندن لال کو ہے ۔ اوڑائی آسمان کی سمت جلدی

تو اندر کے زنا کے داستان کا ۔ نپائین انتہا یہہ دونون اصلا

یہہ کیا باعث کہ اندر ہی وہ بدکار ۔ ہوا تحت الثری تک اوسکا اظہار

زمین سے آسمان تک اسکا غل ہے ۔ زنا گویا اسیکا حصہ کل ہے

تجسس مین اگرچہ دونون مر جائین ۔ کب اندر کے زنا کا انتہا پائین

یہہ جب کچھہ انتہا اسکا نپائین ۔ اسی بیشک خدا اپنا بنائین

خدای بشن و برمہا لنگ وہان تہا ۔ خدا ٹہیری کہ زنای اندر انکا

یہہ جب بندی نہین ایسے خدا کے ۔ تو کہلائین نکیون بندی زنا کے

نکرنا اس سخن سی کچھہ بہی غیرت ۔ کہ یہہ تو بشن و برمہا کی ہی سنت

خدا اونکا وہ خود رکن زنا تہا ‏ تو فعل رکن رب ٹھیرا تمہارا

بنے تم اہل شان بشن و برمہا ‏ ہوئی ہمداستان بشن و برمہا

کدہر ای تیغ زن ہے جوش غیرت ‏ مناسب ہے کہ لکہہ یہان ہے رعایت

کہان یہہ امر محتاج بیان ہے ‏ کتابون سے تمہاری خود عیان ہے

تمہاری معتبر ہین جو کتابین ‏ یہہ اونمین لکہی ہین اندر کی باتین

زنان برہمن سے تہا وہ زانی ‏ بڑی ہی مکر و فن سی تہا وہ زانی

وہ گویا موجد فن زنا تہا ‏ زنا اوسکے لیے گویا بنا تہا

زن مرشد کو بہی اوسنی نچہوڑا ‏ بنا آپ اوسکے جوڑی کا بہی جوڑا

بہی پیری چلے اوس چہپا کے ‏ کہ ٹہیری پیر کی زن سی زنا کی

بڑا ہی پیر تہا بدکار زانی ‏ کہ ہر زانی نے چین اندر سی مانی

قصہ کامرانی سورج دیوتا با کنتی دختر ماہ لقا

روایت ہے مہابہارت مین یہہ ‏ طبیعت آئی سورج دیوتا کے

تو اوتری آسمان سے خود زمین پر ‏ ہوئی داخل وہ اپنے مہ جبین پر

دخول اوس سے کیا بیتاب ہوکر ‏ چلے پہر وہا ملنے مطلب یاب ہوکر

جنا کنتی نے پہر بیٹا کرن سا ‏ تو سورج کی کرن گویا کرن تہا

نتیجہ یہہ

جہان کی ہے زن دوشیزہ ایسی ‏ زنا کاری مین ناپاکیزہ ایسی

کہ جسنے اپنے نانا کو نچہوڑا ‏ اور اوسکی نام سی تہی نفتی پیدا

تو شوہر دیدہ کیسے ہونگے وہان	وہ بی انکار ساری ہونگی وہان
بنا تو طاعن جبریل و مریم	نہتے کیا یاد یہہ یہہ قصے اوسدم
تو بس ہم یاد دو تواکی مین تجکو	یہہلے اب اور سنواتی مین تجکو

قصہ برن دیوتا عاشق دختر ماہ مہدر یعنی زوجہ انبا

مہابہارت کو پہر جلد لیسے دیکہو	سناونگی وہ یہہ افسانہ تمکو
کہ کوئی شخص تہا ماہ مہدر	زن انبا ہی تہی اوسکی دختر
برن تہا اوس زن انبا کا عاشق	برن تہا اوس بت زیبا کا عاشق
برن نے عشق مین جب داؤ پایا	وہ دزد مسلک آخر چورا یا وہ
نہایت اوس پری سے اوسکو تہا عشق	اور اوسکی دلبری اوسکو تہا عشق
نہاتی تہی وہ دریا مین کسی روز	کہ عاشق ہو گیا جانان پی فیروز
چورا کر لیگیا دریا سے اوسکو	اوڑا کر لیگیا دریا سے اوسکو
برن کے یہہ کوئی کیا برد سمجہے	سنے جو اوسکو دریا برد سمجہے
عبث جب [illegible] یہہ تجکو ظن ہے	کہ کافی تجکو احوال برن ہے

قصہ انزال زنان کرشن بدیدن جمال سانب اجمل پسران کرشن یعنی وقت سبحاستن زنان منی بر زمین افتادن از درمیان ستان

خبر دیتی ہے یہہ اسکند پوران	زنان کشن جی صد رشک خوبان
ہین اک جا ہی بیٹہین شادمان تہین	وہ عیاری مین آشوب جہان تہین

وہان ابن کرشن آئی کہین سی | ہوئین مخلوط دیدار حسین سے
ہوئین وہ سانت پر سب ایسی لُل | کہ شہوت سی نہ قابو مین رہا دل
ہوئین انزال سے ہر فرج تر تہی | وہ شکل سانت کیا تہی خوب تر تہی
چلین اوٹہکر جو وہ سب وش کل سی | منی ٹپکی اونہون کی درمیان سے

نتیجہ این قصہ ہیچہ

سبہی ٹپکی ہوئین بیٹہین تہین اوپر | پڑین پتہر اونہون کی ایسی کس پر
نہ آیا درمیان اپنی زوج کا کچہہ | تو تہی شہوت ہی قحبا ہونکی کیا کچہہ
جو اپن زوج پر تہین ایسی بیتاب | اونہین کاہیکو ہوا اغیار سی تاب
یہہ ایسی کیون نہوئین چشم بد دور | اونہون کی کیون نہوئین ایسی دستور
کہ یہہ ہوین ہین سب اوسخاندان کی | کہ جنکی گہر کی کواری بیٹیان ہی
ہمیشہ بیاہیو سی ہین وہ بہت سر | بنایا دیکہہ لو کنتی نی شوہر
ہنر مندی سی سورج دیوتا کو | کیا مفتون ہوئین حاضر زنا کو
جنا اوس بکر نی بیٹا کرن سا | بکارت مین خلل کچہہ بہی نہ آیا
اگر وہ دیکہکر بیٹی کی صورت | ہوئین سب بانیان بدست شہوت
چلین پچکاریان اوسی ہی کے | پسر کی ساتہہ کہیلین ہولی ایسی
تو کچہہ یہہ موقع حیرت نہین ہے | وہان سب کچہہ ہے اک غیرت نہین ہے
جو ہر کچہہ ہے نہین ہے ایک ہی شی | نہین ہی ایک شی تو عیب کیا ہی
عجب ہے جائی بیج ہندوان ہے | کہ پچکاری وہان فرج زنان ہی
جو اندر من ہی وہان جائی تو لائی | یہان ہولی کی پچکاری بنائی

وہ چہرے کے ہندون پر یہان ہین جل　　نصیب ایسا کب انکو ہو کہین حل

ہم ایسی ایسی باتین سیکڑون یہان　　کتابون سی تری لکھہ سکتی ہین ہان

مگر ہے چشم پوشی اپنے عادت　　بہت ہے بس خموشی اپنے عادت

ذرا آپہی کتابین اپنے کہولو　　اونہین دیکہا کرو ہمسے نبولو

کہ ہمپر ہے وہ عون حق تعالی　　نہوئیگا تمہارا بول بالا

کہا روح الامین کو تو نی مغلوب　　بنایا حضرت مریم کو معیوب

ذرا عیب زنان کشن کر یاد　　ذرا اپنی زبان سی کر تو فریاد

کہ ہے کیا کیا تو نے زبان یہہ　　جو کہلوائی عیوب خاندان یہہ

قصہ دو برادر یعنی سند و اسند و فریفتہ شدن ہر دو بر زن بلند و جنگیدن ہر دو عاشقان زن و کشتہ شدن ہر دو کشتگان زن

بڑے ہی عابد تہے یہہ دونون برادر　　ریاضت مین بہی تہی انسی کم تر

حسد سی دیوتا مغوی ہتی انکے　　مگر آتے نتہے بہکاوی مین پی

بنا مغوی وہان آخر کو برہما　　ریاضت سے اونہین حاسد نے روکا

بنایا اونکو حاکم اور سلطان　　بنے ہی نوش اور سفاک ویران

تو پہر برہما نی اک عورت جمیلہ　　روانہ کی سکہاکر اوسکو حیلہ

کہ ایسا کام کر اے نازنین تو　　کہ بن جائین وہ دونون بازالو

وہ دیوانی تری بن جائین یعنی　　ہے اونکو نہ فہم لفظ و معنے

پڑہی اوسپر کہین چشم مہادیو　　بڑہی اوتار مین انکے جو بی ریو

اونہون نے پانچ مُنہ اپنے بنائے — کہ جس جانب کو وہ عیارہ جائے

نہ رہ جاؤن کہین محروم دیدار — نہ رہ جاؤن کہین مغموم دیدار

(قول مہادیو کا)

ہزار اندر نے بہی آنکہین بنائین — کہ دیدار جمیلہ سے ہو تسکین

غرض وہ نازنین آئی وہان تک — اوسی پر مہا نے بہیجا تہا جہانتک

ہوئی وہ دونون ایسی اوسپہ مائل — کہ بہائی بن گیا بہائی کا قاتل

کیا ترک مراعات اُخوت — رقیبی کی ہوئی دونون مین نسبت

کہ لڑ کر مر گئے دونون کے دونون — شہید ایسے بنی دونون کے دونون

شہید فرج اگر اونکا لقب ہو — بجا ہوئی بجا بیجا وہ کب ہو

نتیجہ حکایت بہر سرور اہل درایت

ذرا سمجہو مہادیو اور اندر — وہ دونون تہا عابد و زاہد برادر

(دیوتا) (یعنے سندر سندر)

ہوئی وہان کسقدر مغلوب شہوت — بنائی کیسے کیسے اپنے صورت

رہے نظارۂ زن مین زناکار — زنا کرتے رہے آنکہون سے عیار

ہوئی دونون برادر قتل باہم — ہوا یہہ عشق زن مین اونکا عالم

عبادت نذر عشق زن ہوئی سب — ریاضت نذر عشق زن ہوئی سب

جو عشق اجنبیہ ہے تو یہہ ہے — زنا کا بس نتیجہ ہے تو یہہ ہے

یہہ باتین سنکے تو ہشیار رہنا — فرشتون کو برا ہرگز نکہنا

مگر ہان دیوتاؤن کو برا کہہ — تو اپنے ان خداؤن کو برا کہہ

صلاح اپنے یہے ٹہیری ہی ابتو — شریک اپنے ہمین تو ہی کاش اگر کہہ

تو ہے انصاف یہہ تدبیر اپنے — نہین کچہہ لاف یہہ تدبیر اپنے

کہ تیرا ہر خدا جھوٹا ہے واللہ | خدا وہ ایک ہی سچا ہے واللہ

قصہ زنای سری لشنو با زنی برندا نام بعد لشکل خود لشکل جلندہر تمام وحمل رہنی از راہ مخصوص دیو کی برورد آوردن و در رحم جسودہا براہ فرج مامون نہادن

سری لشنو کا قصہ بہی سنو کچھہ | کہ تا جبرئیل پر پہر ظن نہو کچھہ

ہوئی جب لشن سے مغلوب شہوت | بنے وہ خود جلندہر کی ہی صورت

ہوئی جاکر برنداسی ہم آغوش | مزی لی لی شراب وصل سے نوش

زناکاری اسی کہتے ہین صاحب | برا زانی اسی کہتی ہین صاحب

نکالا حمل فرج دیو کی سے | ہوئی تہے یہہ کرامت کشن سے ہی

اوسی رکہا جسودا کی شکم مین | براہ فرج اوس نی ایکدم مین

تعجب ہے کہ یہہ زانی نہ ٹہیرے | بنا ہی فحش کے بانی نہ ٹہیرے

تعجب ہے کہ ایسے ایسے بدکار | نہوئین مجرم وعاصی گنہگار

تعجب ہے کہ یہہ پابند شہوت | نہوئین مورد لعن واہانت

اگر ہوئین تو جبرئیل امین ہوئین | جو خود معصوم رب العالمین ہوئین

تنزہ جنکو ہے وصف بشر سے | اونہین آلودہ کرنا ظن شر سے

حماقت ہے حماقت ہے حماقت | جہالت ہے جہالت ہے جہالت

تم اوتاروں سے کیون غافل یہان ہو | تمہارا دل کہان ہی تم کہان ہو

مقرر جانتے ہو سبکو جھوٹا (اوتارون کو ۱۲)		تعصب نے تمہاری تمکو مارا ؎

قصۂ اخیرہ سری کرشن مصروف صد جشن در ذکر نظارہ فرج زنان از بہر غسل عریان و بردن کرشن ملبوس آنان از اسکند دہم بہاگوت کتاب دین اہل کفر و شقاوت

بیان اول ہی انکا کچھہ تو ہان ہے
زنان برج نے جوی جمن پہ
نہانی کی لیے دریا مین آئین
سُنے جب کشن نے آواز اونکے
چلے آہستہ آہستہ اودہر کو
اور اونکو خفیہ خفیہ دیکھتے تہے
نظر کیا ہتی وہ صد رشک کرتہے
نکچھہ سیری ہوی فرج زنان سے
نہا کر جب لباس اونکو نپائے
بہت شرمائین اور حیران ہین وہ
نپائی پر لباس اونکو نپائے
کہ بالا ہی شجر ہین لیکے ملبوس
مناسب ہے اب آگے انکے اسرار

مگر یہان اک لطافت سے بیان ہے
زنکہا جب لباس اپنے بدن پر
نہائین اور ملا کر سُر وہ گائین
وہ آوازہ سراپا ناز اونکے
کہین پہنچا دیا اپنے نظر کو
وہ اون سبکو برہنہ دیکھتے ہتی
جو گہسکر دیر تک وہان سے نہ نکلی
تو کپڑے لی اوڑہی اونکی وہان سی
تو پہر اونکو حیا کیونکر نہ آئی
کنارہ جوی پر جو یان ہوئین وہ
نظر مین ایک سے پہر سامنے آئی
نظر سے جانب مخصوص مانوس
زبان برج مین کچھہ لکھہ کے اشعار

سناؤن اک مثلث کی عمل سے — نشاطِ نفس تا ہووی غزل سے

غزل مثلث ہندیہ بزبانِ برج وارد و در حالِ کشن و جشنِ او

جنابِ کشن جی کی واہ کیا پرہیزگاری ہے — بہت نظارۂ فرجِ زنان کی بیقراری ہے

اگر عصمت ہے ہور خصمت تو عفت ہے سدا ہاری ہے

اکدن سب مل گوپیان او کھٹ گھاٹ گئین — نہ چیر اوتار اور ہو نگن جل مین بیٹھہ رہین

جوانی سے ہے دیوانے دلکو یہان بی اختیاری ہے

ہر کے گن گانی لگین سبہی لاپ الاپ — سن گانی کا شبد کشن جی اودہر چلے چپ چاپ

نگاہِ شوق سی تا دیکھہ لین جو چیز پیاری ہے

لاگی چہپ چہپ دیکھنی اونکو سری کرشن — کہیلن لاگین گوپیان جو بیٹھہ نیر مین جشن

یہہ اونکا جشن کرشن کے تدبیر ساری ہے

بستر باندہ کرشن جی رہی روکہہ پر بیٹھہ — ڈہونڈہال سب گوپیان ہین نیر مین بیٹھہ

کہ عریانی مین انسان جلنی پہر سی ہی عاری ہے

سب بالا منتی کرین سنو سیام جی بات — لاج کی ماری مرت ہین بستر دو جی تات

کہ پانی پانی دیکھو شرم سی یک ایک ناری ہے

ہر بولی پہاگ ہی نگن سبہی کردیو — لاج کپٹ تج آپنی چیر آہی کرلیو

دکہا دو کہول کر ہمکو جو مرغوبہ ہماری ہی

مانی بات کرشن کے ہاتون وہ یہہ چہپای — جل سے نکلین گوپیان لاجون سر نہوڑای

کہا حاضر ہین ہم ملبوس لے امیدواری ہے

ہنسکے بولی سیام جی ہات جوڑ کی آدہ — تب مین بستر دون تمہین تم یا روپ دکہاؤ

رخ دلبر پہ ہو نا بات کا بہی سل ہی بہاری ہے

ہات جوڑ بنتی کری سب بال آ جائی ۔۔۔ تب تو سری کرشن نے بستر دی بہاری

حجاب یار مین یہ دل شکیبائی سی عاری ہے

برچہی تیری لوگ ل مین تاک ہی مین دا ہو ۔۔۔ جا ون اندر من بہلے تو واکو دینگے کہا جو

تری تیغ زبان کا تیغ زن ہر زخم کاری ہے

جو ہوتین گو بیان بہی زندہ اب وو ۔۔۔ ہدیہ بہیجتا مین اس غزل کو

کہ اسکو پہیر وین مین تم جہاؤ ۔۔۔ حضور سیام مین ہر صبح گاؤ

کہ اور تری جبن ہے کچہہ پہیرن انہونکی ۔۔۔ رہے کچہہ شرم عاجز گوپیون کے

خطاب تیغ زن لسوی اندرمن

جو ایسا کچہہ ترا ہر حرف ہے مردود ۔۔۔ تو کیون جبریل پر طاعن ہے مردود

عبث دیتا ہے تو مریم کو دشنام ۔۔۔ ندی معصومۂ عالم کو دشنام

کہا جبریل کو مغلوب شہوت ۔۔۔ لگے یہہ مادر عیسی کو تہمت

دیا روح الامین کو جب یہ الزام ۔۔۔ تو دی یہہ حضرت مریم کو دشنام

وہ اہل عصمت عظمی ہین مریم ۔۔۔ کہ ام حضرت عیسی ہین مریم

یہہ ہمنے قصہائی چند دیکہا ۔۔۔ لکہے یہان اسلیئے ای ناخردمند

کہ تیری ہی تو گستاخی غضب ہے ۔۔۔ بہت تو بی ادب ای بی ادب ہے

تو پہر سرزنش ہمنے یہہ لکہا ۔۔۔ بہت حق پر ہین ہم اور تو ہی جہوٹا

اگر خلوت مین ہی روح الامین ہین ۔۔۔ عفیفہ پہر بہی وہ خلوت گزین ہین

کہ بی نفس و ہوا روح الامین ہین ۔۔۔ تو کب وے تہان متہم خلوت نشین ہین

مگر انسان ہی خلوت مین جاتی — تو پہر بیشک یہہ تہمت لازم آتی
مثال اوسکے ہے جیسے تیرا اوتار — چلے جاتے تہے ہر زن پاس بیکار
مگر جسمین نہو مخلوق شہوت — نہین خلوت مین اوس سے کچہہ بہی تہمت
جہانمین دیکہلو تم لاکہون اطفال — کہ مادرزاد ننگے ہین بہرحال
حضور مادر و خواہر ہین ننگے — وہ سبکے سامنے اکثر ہین ننگے
وہ ننگے رات دن سوتی ہین ماں پاس — نہین اوسنے کسیکے دلمین وسواس
خصوصاً عورتین سب ہندوون کی — کہ خود بہی رات کو سوتی ہین ننگے
سلاتین مین سب اپنے ساتہہ بچے — کہ وہ بہی سربسر ہوتی ہین ننگے
مگر اس سے کہین تہمت نہین کچہہ — سبب کیا وہان ابہی شہوت نہین کچہہ
نہین ہمنے سنا اب تک کہین عام — زن ہندو ہوی بچون سے بدنام
یہی اسکا سبب آہے یقین ہے — ابہی زور جماع اونمین نہین ہے
غضب ہے یہان نہ تہمت آئی نزدیک — فرشتون سی قباحت آئے نزدیک
یہہ سب تیری حماقت ہے حماقت — عیان تجہسے سفاہت ہے سفاہت

استخبار تیغ زن از لالہ اندرمن

مگر ہان آپکے اوتار بچے — ہوئین ہون ایسی بہی دو چار بچی
کہ چڑہ بیٹہے ہون اسحالتمین ماں پر — نہین ظاہر ہوئی ابتک جہان پر
تو ہمکو تمہے سنادو وہ روایت — کہ ہے اس قسم مین ایسے کراہت
کہ ایسے ایسے تہی اطفال اوتار — کہ تہی وہ شیرخواری مین زناکار
زنا بہی کرتی ہون اپنی ماں سے — عجب کیا ہے زنان ہندوان سے

کہ اطفال انکے پیدا ہوئین وہ پیر (باکرامت پیر)	کرین ہرگز نہ اپنے مان سی تقصیر
تو ہمکو ہی رہے پہر یہہ عقیدت (یعنے اگر اندرمن خبر دی ہا)	کہ ہے اون شیرخوارون مین قدرت

اندرمن

فتح اللہ کاشانی کی تفسیر	مطالعہ کرے ہے اوسمین تحریر

تیغ زن

شکست آئی تری فکر سخن کو	تو لوٹا ہے پہر بکر سخن کو
زبان سیر آئی ہے بالکل	یہہ لفظ فتح مین آیا تزلزل
سکون سی فتح کو آیا تحرک	نہین اس ملک پر تیرا تملک
کہان در بستۂ حصن سخن پہ	معاذ اللہ تو ہو کی مظفر
جو تجہسے فتح ابواب سخن ہوین	تو مرغان چمن زاغ و زغن ہوین
بندہا نام مفسر ہے غلط ہے	تو اس تفسیر دانی پر ہی خط ہے
ابی کیا جانی تو تفسیر کیا ہے	اور اوس تفسیر کی تحریر کیا ہے
جب اپنی بید سی ہی بی خبر تو	تو کچہہ دعوای آگا ہے مگر تو
بہت با توغین ہم مین تیرے استاد	کہ علم بید کو دلواتی ہین یاد

خاتمہ کتاب تیغ فقیر سرگردان تہریر در جواب دو سہ امر معترض بے پیر

ودر مناجات بحضرت رب قدیر قاضی حاجات و کافی مہمات جل ذکرہ

وہ فضل و رحمتِ رحمان ہے ہمیں
وہ عونِ حضرتِ رحمان ہے ہمیں

جواب لفظ لفظ آسان ہی ہمیں
کہ کچھ دشوار ای نادان ہے ہمیں

مگر نفرت اب اس سے یہان ہے ہمکو
کہ لایعنی بلائی جان ہے ہمکو

اب اپنا اس لیے فارغ ہوا دل
کہ باقی رہ گئے تحصیل حاصل

کہ جو کچھ لکھہ چکا ہے منتشر تو
وہین پہر پہر کے اجاتا ہی پہر تو

اُنہین کا موضع ہے بس تیرا اوقات
کہ ہو مصروف لایعنی وہ ویرات

ہوی تیری مکررات ضایع
عبث یہان تونی کی اوقات ضایع

نہین کچہہ تیری دلکو فکرِ طاعات
عبادت ہے تری شغلِ خرافات

نہین کچہہ تجکو ہرگز فکرِ عقبیٰ
کہ بک مارا ہے جو جیمین آیا

یہان ہمکو کہان ہی اتنی فرصت
نہین مصروف کار بے ضرورت

جو ہی دو تین باقی امر مذموم
جواب اونکا ہی اب ہوتا ہی معلوم

اندرمن

یہہ قاعدہ ہے کی احمدی گفتار
کہ ناچی جاؤ تم ٹہیرو نہ زنہار

ابہی للو تماشا دیکہتے ہے
تمہارا رقص کرنا دیکہتی ہے

تیغ زن

یہہ تیرا افترا ای مفتری ہے
اری کاذب یہہ کب فعلِ نبی ہے

نہ ہرگز رقص خود دیکہا اونہوں نے
نہ رقص اوروں کو دکہلایا اونہوں نے

معاذ اللہ زوج پاک سرورؐ
بہی اونکے لیے ناپاک منظر

نظر تھی اونکے ہر دم محو آیات ‌‌ ‌ کہ تھین وہ فخرِ عالم محو آیات
کہان اونکے نظر کو اتنے فرصت ‌‌ ‌ کہ ہو مصروف کار بے ضرورت
اگر شغلِ حراب اہل حربہ ‌‌ ‌ لیے کفار رہتے جو مشق ضربہ
نظر سے دیدہ عبرت مین آیا ‌‌ ‌ تو کیا نقصان وہان عصمت مین آیا
کہ تھا وہ شغل خود مسجد کے اندر ‌‌ ‌ نتھا شغلِ معاصی اے ستمگر
وہ تعلیم اور تعلم حرب کا تھا ‌‌ ‌ کہ کام آئی بوقت قتل اعدا
نتھا وہ رقص مرِ نفع دین تھا ‌‌ ‌ وہ شغلِ علمِ قتل کا قرین تھا
اگر شغلِ حراب آیا نظر مین ‌‌ ‌ نہ آیا قبح پاکیزہ گہر مین
نتھا وہ ناچ ای ہولی کی کچھ اور ‌‌ ‌ نہی وہان کشن ہر گوپی کی کچھ اور
کہ ناچ اپنا دکھاتی تھی وہان وہ ‌‌ ‌ کہان وہ پاکدامان اور کہان وہ
کہ جس سے یہہ قباحت لازم آتے ‌‌ ‌ جو تو بکتا ہے اے بدبخت ذاتی
تری تشنیع سے تیرے تفضیح ‌‌ ‌ تری تقبیح ہے تیرے ہے تقبیح
مگر عادت یہہ اہل ہند کی ہے ‌‌ ‌ فدا ہر ایک ہندو ہندنی ہے
کہ سن پائین جہان یہہ ناچ کا نام ‌‌ ‌ تو سارے ناچتے جائین بدانجام
نہو کیونکر کہ انکے دیویان ہے ‌‌ ‌ اور اونکی دیوتایان جہان ہے
ہمیشہ ناچتے گاتے رہے مین ‌‌ ‌ یہہ بہتان اسلیے اب باندہتی ہین
کہ مٹ جاوے ہماری ہی قباحت ‌‌ ‌ مگر کب عرض لازم کو ہے فرقت
ابھی آجائیگی تفصیل احوال ‌‌ ‌ کہ کیونکر ناچتے ہے وہ بد افعال
نرا بہتان ہے بس یہہ ہے میرا ‌‌ ‌ جو تو نے حضرت احمد سے باندہا
کہ اپنے دوش پر اونکو بٹھایا ‌‌ ‌ تماشا اونکو حضرت نی دکھایا

ذرا لکھا تو ہوتا یہہ بھی تو نے — روایت ایسے لکھے ہی کسو نے
سفاہت ختم تجہپر ہو چکے ہے — کہ تیری بات جو ہے بی تکلے ہے
(ہماری اردو بھی ہے ۱۲)

تفضیح ہندوان بذکر رقص عروسان دہلی بامتثال امر زنان

(بی بیل ۱۲)

وخرامان آمدن گل پیرہنان بتماشای رقص آن سروان ریختہ نسوان

بہت کرتا ہی ہندو یا وہ گوئے — بلا سے گو خفا ہو جائے کوئے
جواب ایسے ادا ہونگی ہمسی — کہ سب ہندو خفا ہو نگے ہمسی
ہمین انکے خفا ہونی سے کیا کام — مگر مخفے ہوئے انپہ الزام
کہ گستاخ ایسی یہہ پرکیدو فن ہین — جو ازواج نبی پہ طعنہ زن ہین
جو ازواج محمد پر ہے طاعن — علیہ اللعنۃ من کل لاعن
رجال ہندوان کے عیب اکثر — یہان لکھے گئے دفتر کی دفتر
پر احوال زنان ہندوان سے — ابہی باقی ہی توصیف و بیانسے
بہت مدت سی تہی اس فکر مین ہم — لقب کیا رکہین انکا ذکر مین ہم
(زنان شعروان کا ۱۲)
کبہی لاسے کو موزون ہمنی سمجہا — کبہی سمجہا کہ لالاسے ہے اچہا
(زوجہ لالا ۱۲)
کہ لالے اور لالا سے پرا فسون — لقب ہی ہر زن ہندو کا موزون
کبہی ایسا خیال آیا کہ لالن — خطاب زوجہ ہندو ہے احسن
یہہ للو مل گئے تانیث لالا — تو تنبولن کا کیا منہ ہمنی کالا
ہمین ہاتہہ آگیا یہہ نام للو — تو کیا باقی رہے تشویش ہمکو
یہہ للو کا ہیکو اسم عرب سے — زنان لالہ کا بس موزون لقب ہی

(حاشیہ: عرب میں … لالا من … ۱۲)

کہ ہے نزدیک تر لالا سے للّو
زنان پاکدامان عرب کا
تو وہان تک کب رسائی اونکی ہو گے
نہ ممدوحات پر مذموم آئی صاد (ناموںکی ۱۲)
جہان مین قانتات رب عالم
نہ تم سے ہے جو اون کا کوئی جاہل
جو ہو مین زانیات اور بیجا مین (یعنی زنان سندواں ۱۲)
تو کیا ہو جائین گے وہ پاکدامن
کہ ہے ہر مدح مذمومات سی دور
کہین ہولے کا شاید ماجرا ہے
بہت ہولے مین لالا خاک اوڑا کر
گئی ہونگے بنکر بھوت گھر مت
خفا ہو کر کیا ہوئیگا ارشاد
کچھ اچھا سانگ اب دکھلاؤ لالا
نہ شرماؤ تم اس سی میری لالا
جہان تک ہوئینگے اب بی حیائی
تمہارا ناچ جو جو دیکھ لین گے
جو پربھو کشن جی کے ہی یہہ سنت
تو جو اسمین مطیع سیام ہوگا
وہ لالا سنلے یہہ ارشاد للّو

بد یہہ ہے اسے اتنا تو سمجھو
جو رکھے نام تو گوری تج و سیتا
رجوع شے کو اصل اپنی ہی ہو گے
نہ محفوظات کو یہان قبح لاحق
وہان تک بد ہے یکسر وہ مذموم
تو وہ بے شبہ ہی اپنا بد تلل (ذلیل کرنیوالا)
اگر موسومہ ہوئین پارسا رئین
جو بدکارین ہین سر سے تا بناخن
غم عصمت ہی اونکے ذات سی دور
کہ ہر لالا ہے جسمین ناچتا ہے
بہت سی بول وچرکین مین نہاکر
نا آئی ہونگے للّو کے نظیر مین (یعنے لپنیدہ ۱۲)
نہادھو کر اب آئو دھوتی پرشاد
مری کپڑی ہی پہن کر جاہو لالا
کہ ہولے مین حیا کا منہ ہی کالا
تو بس بکنیٹھ مین ہو گے رسائی
او نہین ہے کشن جی بی کنٹھ دینگی
کہ ہے یہہ ناچ رنگ اونکی عبادت
اوسے وہان سرگ مین بسرام ہوگا
سبھی ہونگے جون ہمزاد للّو

وہ بنکر جلدی ہونگے او سید م
کہ لالا ہوتے ہین للو کے مزدور
خصوصًا کام ایسے دل سے لگے کا
کہ اسمین دل لگے کی دل لگے ہی
چلے ہونگے پہر تو وہ ہی گہری
کہ ہم بہی چل کی دیکہین رقص لالا
زن ہند و ہمیشہ بی حیا ہے
کہ اوس مین عابدات فحش ہیہ ہین
بدلا اسکے نہین ہولے مین مردود
وہ گاتین ہین یہہ گائیدن کی مضمون
کہین وہ کشن جی کا راس کرنا
خوش اوازی سے یون گاتین ہین بلکہ
عجب کیا ہی جب ایسا دل ہوا ہو
تو ہر لالا کے ہر للو بہی جب سی
سر بازار مجرا کرتے ہونگے
کہ کب آجائین اور کب مجکو دیکہین
اطاعت محض او نکی حکم کی ہے
ہوئی ہونگے جب للو مقابل
دکہا کر ٹہو کرین دو چار اون کو
کیا ہوئیگا پہر وہ ناچ موقوف

ادا سے ناچتے ہونگی او سیدم
نما ین حکم تو ہوجائین مقسوم
نما ین کسطرح للو سے لالا
عبادت ہے طریق کشن جی ہی
ادائے نازسی اک کر و فر سے
کہ اس دن مین حیا کا منہ ہی کالا
نگر ہولے مین فحش انکا خدا ہی
سراپا محو ذات فحش یہہ ہین
کہ ہولے مین زنا ہی انکا معبود
کہ ہوجائین مخنث اونیہ مفتون
کہ ہی راس زناکاری سراپا
کہ بدکاری ٹپکتے ہے سراسر
عمل ان نیک باتون پر کیا ہو
گئین ہونگے تو لالا جے ہی کب سے
وہ للو کے تمنا کرتے ہونگے
کہ مین تو تہک گیا ہون ناچنی مین
وگرنہ جان میری تہک چکی ہی
تو رقاصہ نی بہی وہان کی خوشدل
کہا ہوئیگا اے دل اب تو بیٹہو
کہ نا ہو جائین کچہہ راحت مین مصروف

کہا او چیلے کو دی ہونگے وہ بی حد | تو بیشک تھک گئی ہو نگے مقعد
تو کہے ہو نچیت للو نے گفتار | کہ ناچی جاؤ تم ٹھیرو نہ زنہار
اسبہے للو تماشا دیکھتے ہی | تمہارا رقص کرنا دیکھتے ہی
کہا ہوئیگا پہر للا نے جل کر | کہ میری جای تم آجاؤ چل کر
تمہیں اپنے لچک اتو دکھا دو | ہمیں آرام کچھ ای دلربا دو
سبہے اہل نظر رہ جائیں ششدر | جو تم ہر صفت سی دکہلاؤ تھو کر
عجب کیا ہی کہ ناچین ہوئین للو | عجب کیا ہے کہ گائین ہوئین للو
دکہایا ہوئی وہان اپنا لچکنا | سنایا ہوئے وہان اپنا چہکنا
نچایا ہوئی ناچ اپنا دکہا کر | ہر اک لالہ کو دیوانہ بنا کر
جو انکے گوپیان خود ناچتین ہین | تو یہہ تو اک کنیز کمترین ہین
ادا سے ناچنا انکا بجا ہے | طریقہ گوپیون کا ہے روا ہے
روا کیا ہے عبادت ہی عبادت | ریاضت ہی ریاضت ہی ریاضت
ابہی جو تجکو شک باقی یہان ہی | کہ سنت کشن جی کی یہہ کہان ہی
کہان تہی گوپیون کے ایسی عادت | کہان سی تجکو پہنچے یہہ روایت
تو یہہ لکھتے ہین ہم تیری کتب سی | تعصب سی تو اوسکو گو نہ دیکھے
وہان ہر عیش کا تہا پاس کیا کچھ | کیا تہا گوپیون مین راس کیا کچھ

بمعنی میں ۱۲ — کشن نے ۱۲ — ناچ ۱۲

حکایت رقص سری کرشن مصروف صد جشن با طائفہ رقاصۂ گوپیان از سری مت بہاگوت ہندوان کہ از کتب

معتبرہ

معتبرۂ ہنود است و مسلم الثبوت معترض مطرود است

اندر من ۱۲

سنو تم کشن کے لذت کے باتین
کہ جب کاتک کی آئین سیر راتین

نکل اک رات اپنی گھری آئے
سما پر عیش کے سامان پائے

مشبک ہین نجوم اور چاندنی ہی
ہوا مین بوی دولھن بس رہی ہے

سمان باندھا ہے صحرا کی فضائی
بیان کیا ہوئی جو دیکھے وہ جانی

وہان اوس وصل کی یاد آئی وعدے
کیی تہی جو اونہون نی گوپیو سے

کہ جب عالم مین ٹہنڈی آئیگی فصل
کرینگی گرم ہم ہنگامۂ وصل

وفائی وعدہ نیکون کی صفت ہے
وفا کرنا کریمون کی صفت ہی

یہہ کہکر دلسی آئی آپ بن مین
او سید م لیکی منہ نی کا دہن مین

نکالی ایسی اک مستانہ آواز
کہ ہولی ایک بیک ہر نازنین ناز

نہی مستانۂ شہوت وہ ایک ایک
نہی دیوانۂ لذت وہ ایک ایک

جملہ معترضہ

ہم اول ہی کچھہ ایسا لکھہ چکی ہین
کہ جیسا یان مفصل لکھہ رہی ہین

کہ نی جب منہ مین لیتی ہی وہ گویا
ذکر کا سا اثر ہوتا تہا پیدا

منی ٹپکائی تہے جو گوپیو کے
تو نی کیا ہتی وہ گویا خود ذکر سے تہے

آمدم بر سر مضمون سرِ دلہا

زنان برج سنکر نالۂ نے
ہوئین نالانِ عشق اور عقل کی طے

ہوئی لبریز شہوت ہر گل اندام
ہوا لبریز مے سے ہر ایک کا جام

ہوئین سب اضطراب دلسی بیتاب
ہوئین حکم جناب دل سی بیتاب

نہ اونکو خانمان کی غیرت آئی
نہ بی شرمی سی اونکو حیرت آئی

کہ ہمسی بیحیائی ہوتی ہی یہہ
جو لرکس سے آشنائی ہوتی ہی یہہ

پہر ایسی غالب آئی اونپہ شہوت
کیا گہر بار سی ترک محبت

وہین گہر بار سی دل ایسا بگڑا
کہ یاد اونکو بناؤ اپنا نہ آیا

چلین ملکحنت بے تابانہ بن کو
بنایا رہنما مستانہ پن کو

کسی دیوث نی یہہ دم مارا
کہ جاتی ہو کہان اسوقت شتا

مگر ہان ایک کی شوہر نے جسدم
جو دیکہا نازنین جاتی ہی چہم چہم

تو بس جی جل گیا آندہگین کا
ہوا وہ سدّ راہ اوس نازنین کا

کہ تجہہ چہوڑ سے خالی میری آغوش
کری ناگرم اوس زانی کی آغوش

اوسی لیکر وہین وہ گہر کو آیا
قرار اوسکی دل مضطر کو آیا

دکہائی تب یہہ گوپی نی کرامت
کہ یہان اپنا بدن چہوڑا اسلامت

کچہہ ایسا دلمین ہر کا دہیان باندہا
کہ شوہر کے بغل مین جسم چہوڑا

گئی وہان سب سی پہلی جان لیکر
جہان تہی جلوہ فرما کشن چندر

جو دیکہی عاشقی یہہ دلربا کے
نجات اخروی ہر نی عطا کے

پرچہت نی کہا مین اسکو سنکر
کہا سکہدیو سی اے بندہ پرور

بیان کیجی کہ یہہ کیا ماجرا ہے
میری دل مین تردد ہو رہا ہی

کہ اوس گوپی نے شان کشن جی کو
تماناتہا خدا جس سی مکت ہو

فقط اک خوبصورت ہی سمجہکر
گئے تہی شوق مین اوسکی وہ مضطر

جو یون اپنی ہوائی نفس سی جائی — نجات اخروی وہ کسطرح پائی
کہا سکہدیو نی جو کوئی انسان — نہ کہی کشن جی سی کچہہ بہی عرفان
نہو اونکی حقیقت سی کچہہ آگاہ — مگر مداح اونکا ہوئی ناگاہ
نجات اوسکو بہی ہوجائیگی حاصل — حیات اوسکو بہی ہوجائیگی حاصل
مثال اوسکی ہی جیسی آب حیوان — پئی اوسکو جو ناواقف بہی انسان
تو بس وہ بہی ہمیشہ کو جیئیگا — اگرچہ بیخبر اوسکو پئیگا
اگر آب بقا کو کوئی عارف — پئی اسرار سی ہو ہو کے واقف
اثر عارف کی حق مین بہی وہی ہے — کہ ناعارف کو جو تاثیر کی ہے
ہوی ناعارف و عارف برابر — ہو ناواقف و واقف برابر
یہی تاثیر ہے ہر کی ثنا کے — کسی صورت سی ہو جسنی ادا کے
نجات اوسکی یہی ہی اوسطرحسے — سلف سی ہو کوئی یا خلف سی
کہا سکہدیو جی نی پہر سنو جی — عقیدت جسنی جیسی ہر سی رکہی
ہوا جس راہ سی ہر کا تلاشی — بنا ناجی ہوا بیکنٹہ باسی
جسودا نی تو برخوردار سمجہا — اوسی سب گوپیون نی یار سمجہا
کیا ڈر کر جب اوسکو کنس نی یاد — ہوا ہر خوف سی ڈر کر وہ آزاد
گوالون نی کیا ہی یاد اکثر — اوسی صحرا کا ہمراہی سمجہہ کر
اور اوسکو پانڈوون نی دوست پایا — اوسی شسپال نی دشمن بتایا
اوسی جدبنسیون نی اپنا سمجہا — کہ ہی آخر وہ اونکی خاندان کا
جتی من جوگیون کا دل جو آیا — تو پہر ہو کو خدا اپنا بنایا
بنایا گوپیون نی یار اپنا — کیا اون سب نی بیڑا پار اپنا

نجات ان سبکو پر ہو جی نی دی ہی
خیال ہر مین جو حسن و ہیان سی ہی
جو ہر کا دہیان کر کی ایک عورت
غرض سب گو پیان آئین پیا پاس
کہا تب کشن جی نی مسکرا کر
جو تم خوش ہو ہماری پاس اس نگ
یہہ سکتی ہی وہ ہستان می عشق
ہوئین آزاد ہر رنج و الم سے
خوشی سی آئین گردا گرد پر بہو
جب اونکا بن گیا یہہ کام ہمن
وہ سبکو لی گئی جو ہی چمن پاس
وہان اک جوش مین آب وان تہا
وہان گلہای خندان تہی لب جو
ہوا وہان گوپیونکو جوشش سے
گئین تالاب پر ناز و ادا سے
کہ بن بن کر اوسی جوبن دکہائین
لباس اچہی پہنکر گوپیون نے
درست اون سب نے تک سک کو بنایا
مزامیر اور معازف لیکی آئین
غضب اونکی وہ معشوقانہ صورت

پر پہت جی تمہین کیا شک اہی ہی
نجات اخروی اوسکی سبب سے ہے
ہوی ناجی تو کیا ہی جای حیرت
پکہہ ہی شرم و غیرت کا کیا پاس
قریب اون نازنینون کو بلا کر
ہماری ساتہہ کہیلو رانس اس رنگ
وہ صد رشک حریفان می عشق
ہوئین فارغ حیا سے اور دہرم کی
کہ تہین وہ رقص مین شاگرد پریہو
ہوئین مشغول سب سیر چمن مین
رہی وہان کشن سی ہر گلبدن پاس
وہان اک چاندنیکا ہی سمان تہا
وہ ہمشکل چراغان تہی لب جو
کہ پہولین مست بنکر اپنی ہستی سے
ذرا پہکر نگاہ آشنا سے
اوسی یون اپنا دیوانہ بنائین
پہن پہبتی بنا کر وہان اونہون نے
بناو اپنا بنایا جو بنا یا
پکہاوج بین وہ سب باندہ لائین
ستم اونکا وہ انداز اور نزاکت

اور اوسی پردہ بناؤ اونکا غضب تھا ۔ بجانا تھا غضب گانا غضب تھا
غضب اونکا نزاکت سی لچکنا ۔ اور اونپر کشن جی کا دل ٹپکنا
نہانا وہ رقص اک قہر خدا تھا ۔ دل نظارہ ایمان سی جدا تھا
نہ آئی شوہرون کی اونکو غیرت ۔ ہوئین یون کشن پر بدمست شہوت
لگین وہ ناچنی گانے بجانے ۔ دیا ساتھہ اونکا وہان اونکی پیانی
کہ وہ بھی ناچنی گانی لگی ساتھہ ۔ وہ ناچ اپنا بھی دکھلانی لگی ساتھہ
تو اونمین کشن کیا ہی خوشنما تھے ۔ ستارون مین وہ جون ماہ سما تھے
کرشن اور گوپیان ہان اس روش سے ۔ جھکی جاتی تھی غمزہ کی کشش سے
کہ جو اونکو ذرا بھی دیکھہ پائے ۔ پکڑ کر ہات سی دل بیٹھہ جائے
ملا ہر ساز کی آواز کا سر ۔ ملایا ہر صدای ناز کا سر
وہ جو جو راگ تھی مشکل سی مشکل ۔ کہ جنکو گا سکین استاد کامل
ادا کرنے لگین سب شاگردین اونکو ۔ لیا پھر ہوش گوش دلمین اون کو
بجانا [illegible] رنگ اونکا ۔ عجب دکھلا رہا تھا رنگ اونکا
وہ آواز وہ دکن اور ہلکی کی تانین ۔ وہ اچپن لیکی بول اونکی تبانین
وہ اونکا ناچنا تھا ایسا ہلکا ۔ نہ ٹوٹے پاون کے نیچے بتاسا
الاپ ایک ایک کی ایسی غضب تھے ۔ الوپ اونسی وہ عقل کشن سب تھی
لگن ایسی ہوئین آنند مین وو ۔ کہ تن من کی نتھی سدھ بھی کچھہ اونکو
کبھی آنچل ہی ڈھل جاتی تھی اونکے ۔ کبھی سینی ہی کھل جاتی تھی اونکی
گلی مین ہار تھی جو گوپیون کے ۔ تو موتی ٹوٹ کر گرتے تھی اونسی
سیا صنعت مین جو نہی ہر ایک دلجو ۔ جبین پر تھا عرق جون سلک لولو

وہ نکھری تھی جو اونکی گوری گورے | اور اونپر بال تھی بکھری ہوی تھے
تو گویا بچگان مار تھے وہ | نگر ماہ لگتا تار تھے وہ
کوئی اونمین سے ایسی خوش گلو تھی | کہ گویا اوہی نے وہ فتنہ جو تھے
کہ جسدم نالہ نی سی وہ ملکر | صدائی ناز کرتے تھے برابر
صدائی نی مین اور اوسکی گلو مین | نہتا کچھ بھی تفاوت چار سو مین
نکالی کشن نی جو تان لے کی | وہ تان اپنی گلی ہی اوسنی کے
تو حال نی نواز اوسوقت یہہ تہا | کہ از خود رفتہ تھی وہ طفل آسا
وہ ہر آئینہ رو پریون تھی حیران | کہ جیسی آئینہ پر طفل نادان
ہزارون آئینی پیش نظر تھے | تو وہ حیرت مین خود ہی بیخبر تھے
اسی صورت سی سکھہ لیتی ہی وہ | مزی لیتی رہی دیتی رہی وہ
دکھائی ہاو بہاو اپنے بہت سی | بہت چالین دکھائین اونکو کتے
سنائی راگ اپنی اپنی لے سے | مزی نی کی لیے نقاخ سنے سے
پرچہت نی کہا سکھہ دیومن سے | کہ کیون جی بھوگ کرنا غیر زن سی
کبھو فعل زبون ہے یا نہین ہے | کبھو یہہ کام نیکو نکا کہین ہے
بکھہ ہی اور بڑا کھوٹا کرم ہے | کیا کیون کشن نے یہہ کیا تم ہے
کیا سکھدیو جی نے اسکو تسلیم | جواب اوسکو دیا لیکن تعظیم
کہ اس عالم مین سامرتھی ہین جو لوگ | تو دیکھو کیا نہین کرتے ہین وہ لوگ

خدنگ تیغ زن بچشم سکھدیومن

ذرا سکھدیومن سی کوئے پوچھے | کہ یون رہنا پرائی عورتون سے

مزی لیتا رہا جیسے کنہیا — اور او نہین ناچتا تہا تہیا تہیا
روا کس دین مین ہی سچ بتا تو — مگر سچ ہی کہی یہہ دین ہندو
اگر انکی عبادت ہی تو یہہ ہے — اگر انکی ریاضت ہی تو یہہ ہے
جہان ہین اہل توفیق ایسی ایسے — تو بی توفیق ہندوے ہونگی کیسی

قصۂ رقص سری بل رام ہمراہ استان سری سیام از زبان سکہدیومن در اسکند دہم بہاگوت کتاب معتبر و مؤتمن

ماخوذ از کتب بزعم ہنود

سری سکہدیومن کرتی ہین ارشاد — کہ ہوکر گوپیان غیرت سی آزاد
چلین ہاتون مین لیکر بین و مردنگ — پکہاوج اور مرلی تیز آہنگ
بجائی ساز سب لی سُر ملا کر — مچائی تہیا تہیا ناچ گا کر
وہ گائین جس سی پرہو کو رجہایا — وہ ناچین جس سی پرہو کو نچایا
ہوئی بلرام جی سنکر مگن یون — کہ او نہین آگیا مستانہ پن یون
لگے وہ آپ بہی گانی بجانے — لگی بلدیو جی بہی بل دکہانے
لگی خود ناچنی وہ سات سب کی — کہ وہ آپہی بہری بیٹہی تہی کب کی
کہ کب چہیڑی کوئی دلبر ہمین ہی — دکہانی ہی یہان ٹہوکر ہمین ہی
بہت سی کہیل دکہلاتے رہی آپ — مزی دیتی رہی پاتی رہے آپ

نتایج ہر دو قصہ از تیغ زبان پر غصہ

خداوند انکی وہ سیام جی ہین — بڑی اوتار یہہ بلرام جی ہین
یہہ نافرجام ایسے کچھ ہوی ہین — کہ انسی کام ایسی کچھ ہوی ہین

یہ جنکو کارتھی ست جگ مین کیسی — نہین بدکار ہی کلجگ مین ایسے
پڑہی شیطان ہی لاحول جن پر — خدا کا صادق آیا قول جنپر
کہ جو سرکش ہوی محکوم دنیا — ہوئی نار جحیم اون کا ٹھکانا
جو تھی ست جگ مین ایسی جنا — ہوا ٹھردونکا جب یون ستیاناس
بتاہی اونکی ہے مشہور عالم — مری ذلت تنی لی راہ جہنم
بہت کل جگ کو کہتی ہو برا تم — کہ اب ہی بحر عصیان کا تلاطم
یہ طور اب ہین ہین فاسقونکی — سوا ٹھردونکی یا ان رنڈیون کے
کہ بنکر بیحیائیون راس کہیلین — دواعی زنائیون راس کہیلین
کہ زینت سی زنان اجنبیہ — سراپا بن گئین اون کا ہدیہ
مباح اپنی تئین اونپر بنایا — پی ایمای گائیدن وہ گایا
کہ جس گانیسی گائیدنکا ہو شوق — اونہین ہر لحظہ چسپیدن کا ہو شوق
تحرک گوپیونکا رقص مین تھا — تحرکہای مخفی کا اشارا
جبینون سی عرقریزی کا وہ حال — اشارا تھا کہ یون ہوتا ہی انزال
غرض جو جو وہان آن وادا تھی — وہ اک دلالہ راہ زنا تھی
زنان غیر سے مشغول ہونا — مطیع نفس نا معقول ہونا
ہجوم خلق مین تالے بجانا — پھر اوسمین تہیا تہیا کرکے گانا
تمہین کہدو کہ کسکا کام ہی یہہ — تمہین کہدو کہ کیا کام ہی یا
اگر یہہ سیام کرتا ہی برا ہے — اگر بلرام کرتا ہے برا ہے
وہی بلرام جی ہین سوچنا تم — کہ جنکی گوپیون مین ہوش تھی گم
کہ ہوتی قلتبانون سی ہین جو کام — ہوی اونسی بھی بڑہ کر انسی وہ کام

بہای

یہی مرتی تھی وہان شہوتکی ماری ۔ لب انکی بندتہی لذت کی مارے
وہی یہہ نفس کا بندہ ہی بل رام ۔ یہہ جس سی بیحیائی کے ہوئی کام
کہ جسکو کہتی ہو لچھمن کا اوتار ۔ توکیا ہوتی ہین اوتار ایسی بدکار
کہان وہ شاہ زادہ انکا لچھمن ۔ کہان بلرام زانی کشتۂ زن
مگر لچھمن ہی کب اونسی خفا ہین ۔ وہ کیسی ہوئین پر اونکی خدا ہین
نہین مبغوض انکا مرد زانے ۔ نہین معیوب انمین قلتبانے
زنا اک امر موروثی ہی انمین ۔ توکب معیوب دیوثی ہی انمین
وہی یہہ گوپیان ہین بیحیائین ۔ زمانہ کی زناکارین بلائین
وہی تو ہین یہہ قحبائین بداطوار ۔ اشارونمین لگالاتین ہین جو یار
وہی ہین یہہ کہ شوہر والیان ہین ۔ مگر اوس یار پر سب مرتیان ہین
وہی ہین مست شہوت یہہ سراپا ۔ کہ رکھی ہات پر ہر تن ہین گویا
زناکارین کہین ہونگی کب ایسی ۔ نہین ہین رام جنیان ہی اب ایسی
جو ہین یہہ رام جنیوں سی بہی بڑھکر ۔ لقب بہی سیام جنیان ہو تو بہتر
اگر کہلاتین ہین یہہ رام جنیان ۔ توکہلائینگی وہ سب سیام جنیان
خطاب اونکو ہی ہمنی دیا یہہ ۔ مگر دیکھو توکیا موزون ہوا یہہ
ادہر تو رام سی ہین سیام بہتر ۔ اودہر وہ رام جنیونسی ہین بڑھ کر
جو ہین یہہ سافلات اسفل سی منسوب ۔ ہوئین وہ فاضلات افضل سی منسوب
نہین کوسے کہتے ہو تم سب یہ تامل ۔ کہ بیدونکی رچائین ہین یہہ بالکل
بیان یہہ ہی تو ہی سکھدیوی کا ۔ سمان جب بندہ رہا تہا کشن جیکا
بہارین کرتے کرتی ایک بن وہان ۔ یہہ آئی دلمین پربہو کی کہ بس ہان

چلو تالاب مین ای گوپیو تم | چلو اب چل کر پڑا ہی کرو تم

یہان ہی گلرخون کو ساتہہ لائی | نہائی دہوئی گلچہرے اوڑائے

دہان ہی اونکو پانی نے بچایا | یہان ہی اونکو پانی نے بچایا

دہان اونکو بچاتا تہا سفید آب | یہان اونکو بچاتا تہا وہ تالاب

یہہ پانی ہی اک آفت ہی غضب ہے | کہ بالکل آگ ہی پانی یہہ کب ہی

سفید آب اسقدر لایا بلا مین | کہ کالی کو بچایا گوریون مین

ہوی شاید وہان یون کشش غسال | کہ سکو ہو گیا ہوئیگا انزال

بہڑک جای جہان یون نار شہوت | تو سیماب منی کی کیا حقیقت

کہ اپنی ظرف مین رہجای پہر وہ | قرار اک لحظ اوسمین پای پہر وہ

غرض تم پنڈتون سی یہہ حکایات | کہا مین مرد و زن سنتی ہو دن رات

عبادت ہی جو یہہ سننا سنانا | تو کیا کچہہ ہوئیگا وہان دل لگانا

کہو پہر وہان غضب کیونکر نہ آئی | وہان جوش طرب کیون کر نہ آئی

کیونکر ہو نہین بندی مست شہوت | جو ہی معبود ہی پابست شہوت

جو یہہ شہوت پرستی ہی عبادت | یہہ شوق و ذوق و مستی ہی عبادت

عبادت ہی زناکاری و مستے | تو ہی جنس عبادت کتنی سستی

کہ جو چاہی وہ بی قیمت ہی لیجاے | فقط اک دین و ایمان اپنا دیجاے

کہا کیا ہی بڑی کامل دوا ہے | زناکارون کی حق مین کیمیا ہی

کہا جسجای فرماتی ہین پنڈت | وہان بٹتی ہی وہ معجون شہوت

کہ جسمین ہوتی ہی تاثیر اکسیر | مقابل اوسکی کیا توقیر اکسیر

کہ اوسکا کچہہ اثر ہو جائے پیدا | مخنث کی نوکر ہو جائے پیدا

عجب نسخہ ہی پوچھی اوسکی واہ
بہت دن ہوگئی ای تیغ زن ہان
غزل لکھہ تو کوئی ایسی بیان ہی

قوی ہوتی ہے جس سی قوت باہ
نہین ہم دیکھتی تجکو غزلخوان
کہ گائین رقص مین سب گوپیان ہے

غزل

جب گوپیون کی راگ ہوئی ام رقص مین
کیا گوپیونکی ناچین ہی بل بے بہا اثر
بی چین ناچتی ہین ہین خود کشن جی توکیا
ہی اپنی اضطراب مین تسکین دوستان
یون مست شہوت آئین ادا ہی ہ گوپیان
ہی یہہ نوید جنبش مخفی کشن کو
قربان لاکہہ رام جنبین اوسکی چال پر
تعلیم رنڈیون کو بھی دیوین توکیا عجب
اندر ہی جا کہو کہ یہ سینت ہی کشن سے کے
جو ہی چمن پی ناچی زوجین ملکی سب

ق

تحریر ہوگی ان ہنسی سیام رقص مین
اپنا ہی بل دکہاتی ہین بدام رقص مین
اہل نظر کے دل کو ہی آرام رقص مین
کیا اسمین ہی کرشن پی الزام رقص مین
اوسی مین جیسی رنڈی ہی اشام رقص مین
جنبش دکہا رہی ہین جو گلفام رقص مین
کامل ہین گوپیان گل اندام رقص مین
اوستاد جی ہین کشن انکو نام رقص مین
مشغول تو بھی ہو سحر و شام رقص مین
پر شرط یہ ہی اذن بھی ہو عام رقص مین

کیا ناچ کو تباہ کیا واہ تیغ زن
چمکائے تمنی آکی جو صمصام رقص مین

پیام تیغ زن بسوی اندرمن کہ با زنان خود بر جوی چمن برود
واین سنت سری کرشن محو صد جشن بجا آرد

عقیدہ انکی اوتار کا ہے — طریقہ اسکے ابرار کا ہے

زنانِ غیر سے لذت اوٹھایا — اور اونمین ناچنا گانا بجانا

کیا کرتے ہین یہہ جلوت مین وہ کام — کہ فاسق کرتے ہین خلوتمین جو کام

ذرا لیجا کی اپنی عورتون کو — سرِ جوی جمن ناچو نچاؤ

ملیگی اب ذرا ہی اسمین غیرت — ادا ہوئیگی اوتارون کی سنت

ہوگی اپنی اوتارونسے بہتر — کہ وہان سب گوپیان تہین اہلِ شوہر

یہان ہر مہ جبین اپنی ہی ہو گے — تو اوتارونسے بہتر کیون نہو جائین

اگر ایسا تماشا آپ دکہلا ئین — کہ وہ غیرونسی تہی مشغول ہر دم

تم اپنی والیون سی ہو گے باہم

تشبیہ باندر من سفیہ

خدا سے ڈر خلایق سی حیا کر — نظر اپنی کتابون پہ ذرا کر

کہ تہی اوتار تیرے ساری ایسی — وہ تہی ساری خدا کے ماری ایسے

کہ احوال اونکی بس دیکہا کری تو — ہمیشہ دیکہکر دیا کرے تو

نہو ردمیں فرصت تجکو دم بھر — کہ جس مین خندہ زن تو ہوئی ہمیر

سدا ناپاک منہ ای شاربِ بول — اور اوس سی نسبت ازواج یہ قول

جو ہی زوجِ رسولِ حق پہ طاعن — علیہ اللعنة من کل لاعن

صفاتِ حضرات ازواج مطہرات خیرِ کائنات علیہ و
علیہن افضل الصلوٰت واشرف التسلیمات من اللہ علے

الذات

الذات من کل البریّات علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ ہین سب ساکناتِ بُرجِ عصمت | وہ ہین سب گوہرِ صدورجِ عصمت
جنابِ حق مین بس عزت ہی اونکی | بیان قرآن مین عصمت ہی اونکی
وہ زوجات امام المرسلینؐ ہین | وہ بیشک امہات المؤمنین ہین
وہ ہین سب تارکِ دنیای جیفہ | عفیفہ ہین عفیفہ ہین عفیفہ
لیا ہی چھوڑ کر دارِ فنا کو | خدا کو آخرت کو مصطفےٰ کو
وہ ہین نانِ جوین پر سب قوانع | ملا ہی اونکو ایسا نفس قانع
اونہین اس زینتِ دنیا سی ہی عار | لباس اونکا ہی زہد و خوفِ غفار
وہ محفوظاتِ خیر الحافظین ہین | وہ مرزوقاتِ خیر الرازقین ہین
وہان رزقِ کریم اونکی لیی ہے | وہان اجرِ عظیم اونکی لیی ہے
وہ ہین بس نیک کردار و نکوکار | حیا ہی اونکی لونڈی گفتش بردار
وہ ہین مصروفِ طاعات و عبادات | وہ ہین سب قانتات اور محوِ خیرات
وہ حصنِ حفظِ خیر الحافظین مین | وہ محفوظات ہین دنیا و دین مین
نہین زنہار شیطانکو وہان دخل | نہین ہر وہم انسان کو وہان دخل
کہ ظنِ بد کو پہنچائے وہان تک | کہان قدرت کہ ظن جائی وہانتک
جو اونکی منزلِ شرم و حیا ہے | نگاہِ فکر ہی وہان کب رسا ہے
وہ سب وہ ہین اگر اونکی جماعت | کری اپنا کچھہ اظہارِ شرافت
زنانِ خلق کو بنکر جماعات | نہو ممکن شرافت مین مساوات
وہ ہین وہ شاغلاتِ حفظِ رحمان | کہ ہین سب غافلاتِ کذب و بہتان

وہ بیشک طیبات خلق و دین ہین
کہ وہ زوجات خیر الطیبین ہین

وہ انعام جلیل آئے ہین اون پر
سلام جبرئیل آئی ہین اون پر

وہ خیریت مین سب ضرب المثل ہین
وہ رضوان الہی کی محل ہین

و اللہم صل علے سیدی
و بلغہ سلامی یا الہی

علے اصحابہ منی السلام
علی اولادہ منی السلام

علی ازواجہ منی التحیۃ
و منک لہن الطاف خفیۃ

و رضوان من اللہ علیہن
و احسان من اللہ علیہن

فرادیس الجنان لہن ہنیئا
لہن روح و ریحان مریا

خیام القرب عامرۃ بہن
لقاء اللہ قرۃ عینہن

جو بدبین اونپہ کچھ بہتان باندھی
خدا کا قہر اوسپر کیون نہ آئی

عذاب اوسپر الیم آئے نہ کیونکر
سقر مین وہ شقی جائے نکیون کر

تو اپنی دیویان اور دیوتا دیکھ
خبیثات اور خبیثین کو ذرا دیکھ

تعرض طیبات اور طیبین سے
نرکہہ کچھ اے شقی محروم دین سے

ترا ناپاک منہ اے گندہ بد گو
اور اونکی نام پاک اسطور سے لے تو

ترا ناپاک منہ تیرے بیان سے
عیان ہوتا ہی اب بالکل یہانسے

کہ تو کہتا ہے اپنی منہ سی آپہی
نہین اسمین کچھ آمیزش ہمارے

اندرمن

ہماری شرع مین اہی اہل طاہر
بلاشک گاے کا گوبر ہے طاہر

نہین گو موتر بہی ہرگز برا ہے
ہماری دین مین شرعاً روا ہے

تیغ زن

اتوگو بر تو نے یہی کہا یاہی ہو گا — پیا ہوئیگا موت او سپر بہت سا

جو ظاہر تیرے دین مین موت گو ہی — تو تیری ایسی دین پر آج تہو ہی

یہی بس ہے جواب اس گہہ کی ہوکا — کہ یہہ اوس ہوکی منہ پر ہمنے تہوکا

نکرنا ایسی گندی منہ سی پہر بات — کہ آمین اہل دین سی تجہپر آفات

ہماری دین مین شر عار روا ہے — عجب تحصیل حاصل بر ملا ہے

عجب ہی آپکا حسن ترادف — کہ جسپر کر رہی ہین ہم بہی تف تف

وہی تو ہی کہ جو بکتا ہی اید ورن — مگر رکہہ یاد سحبان زبان ہون

اندر من

نہین انسان ہے تو جانور ہے — ستی کی حال سی تو بیخبر ہے

ستی کہتی ہین اوسکو ای بد انجام — کہ عورت ہجر سی شوہر کے ناکام

کری ترک اپنی جان و زندگانی — نہو مشتاق حسن و نوجوانے

ولیکن امر یہہ جائز نہین ہے — کہ اوسکو دوسرا کوئی جلائے

ستے جو ہجر مین کہوتی ہی جانکو — مع خاوند جاتی ہے جنان کو

تیغ زن

اری کمبخت تیرا ستیاناس — ہوا ستی کا تجکو اسقدر پاس

جلا جاتا ہے اوسکی غم مین تو بہی — نہین کچہہ خاک بہی ستی مین خوبی

کبی وه آگ مین جلتی اگر ہے	تو بس مرتی ہی فی نار السقر ہے
نہین یہہ ہمت مردانہ اوس مین	نہین یہہ خصلت پروانہ اوس مین
جو اوسمین ہمت مردانہ ہوتے	تو وه صابر ہی ہوتی یا نہ ہوتے
سمجھہ رکہنا یہہ ہے تریا چلتر	خسم کو مار کر ستی ہوا وسیر
کہ میرا نام عالم مین رہے گا	بلا سی جی جہنم مین جلے گا
نہ یہہ اوسکی ریاضت کا سبب ہے	فقط یہہ اوسکی شہوت کا سبب ہے
بیان اوسکا ہی آتا ہی مفصل	ذرا کچھہ اور ہی سن لیجی اوّل
جلانا نفس کا اور قتل کرنا	یہہ اپنی ہات سی اسطور مرنا
کہو عقلا برا ہے یا نہین ہے	کہو نقلا برا ہے یا نہین ہے
نا نیکی کبہی اسکو کوئی عقل	اب آگی سنیئے اپنی معتبر نقل

عبارت فصل راج دہرم مہابہارت

یہہ دیکھو تو مہابہارت مین کیا ہے	کہ جو اپنی تئین خود مارتا ہے
وه جاہل ہی وه بالکل دوزخی ہی	نہین اوسکی لیے کب بہتری ہی

کلمات جایال اپنکھد اتہربن بید صدق مقال

یہہ بعضے ڈوب مرتی ہین جو نادان	یہہ بعضی جلکی ہوتی ہین جو بیجان
یہہ بعضی مرتے ہین جو یخ مین گر کر	ہینگی ساری یہہ دوزخ مین گر کر
نہین راه نجات اونکی لیے کچھہ	نہین حسن صفات اونکی لیے کچھہ

الفاظ اسکندپوران کتاب معتبر ہندوان

یہی اسکند پوران مین لکھا ہے	کہ اپنی ہات سی جو مر گیا ہے
تو بس وہ شخص ہی دوزخکی قابل	رہیگا وہ شقی دوزخ مین داخل
اگرچہ ہونگی ایسی بہت سے	تو وہ ساری ہی دوزخمین رہینگی

تنبیہ باندرمن سفیہ

یہہ کہہ اسکی ہی کچھہ تجھکو خبر ہے	جو مضمون کتب پیش نظر ہے
جب اپنی ہی کتب سی تو ہی غافل	مناظر کس لیی بنتا ہے جاہل
یہہ سچ کہیو نرکھیو پردہ اسمین	کہ تو جھوٹا ہی یا تیری کتابین
جواب اسکا ذرا جلدی تو دی	کہ ہم مین تجھی خوش دونون طرحسی
کہیگا تو جوان دو مین سی فی الفور	ہمارا کام بن جاوےگا ہر طور
کتابون سی تیرے ثابت ہوا ہے	کہ مین لکھتا ہون جسکو برملا ہے
کہ ستی کو سمجھنا پاک داماں	جو خود فی النار ہونیکا ہی سامان
جہالت ہی جہالت ہی جہالت	حماقت ہی حماقت ہی حماقت
تیرے مذہب کی یہہ اعلی ریاضت	جو ہی یون باعث جرم و شقاوت
کہ لکھا بید و پوران مین یہی ہے	جو ایسا ہی وہ ناری ہی شقی ہے
تو جو اور ہین باقی ریاضات	سمجھیے اس سی بڑہکر اونکی حالات
اگر دین دین حق سے غیر ہوگا	تو کیونکر خاتمہ بالخیر ہوگا
اگر ایسی ہی مر جاوےگے تم لوگ	تو فی نار السقر جاوگی تم لوگ

ایفای وعدہ تیغ زن بالالہ بیس برن اندرمن در

در ذکر ستی مردانہ زن

کیا تہا تمسی سے مینے ذکر جب سی
کہ وہ جلتی ہی شہوت کی سبب سے

بیان ہوئیگا بتفصیل اوسکا
مجہی کچہہ اور کہنا ہی ذرا سا

تو مجہکو یاد تہا بہولا نہتا مین
یہہ لو کرتا ہون وعدے کے وفا مین

زن ہندو کا جب مرتا ہے شوہر
تو سے اس لیی ہوتی ہی مضطر

کہ سے کے نار شہوت جوش پر ہے
ابہی تو دیو شہوت دوش پر ہی

مرا مرد و رہتا جب تک یہہ زندہ
تہا اگرچہ بہت خوشدل کنندہ

پہ اسکی آڑ سے تہے میری مددگار
لگا لاتی تہی گو مین دن مین سو یار

اور اون یاروںسی جن لیتی تہی بچی
تو ماری جاتی تہی سب اسکی سر سے

خبر بہی کچہہ نہوتی تہے کسو کو
کہ کسکا پیٹ رہتا ہے بہو کو

ادہر ہی ساس خوش سسرا ادہر خوش
ادہر لالہ جی خوش چچا ادہر خوش

جملۂ معترضہ از بہر انبساط خواطر منقبضہ

بہت یہہ ہندوں مین ہو رہا ہی
اسی ہر کوئی انسان جانتا ہے

جو انہین لڑکیان ان ہندؤن کے
گئین سسرالمین ہو ہو کے شادی

ابہی شوہر ہین نابالغ زنون کے
ضعیف الخلق ہین یا کم دنو نکے

مگر آتے ہی اونکو رہگیا پیٹ
رہا سنتی ہی ہی یا جن لیا بیٹ

پہ اسپر کچہہ نہین غیرت کسے کو
نہ اس اعجوبہ پر حیرت کسے کو

یہہ سنتی ہین کہ اسکا یہہ سبب ہے
اگر ایسا ہی ہو تو کیا عجب ہے

یہہ ہمت ہی شوہر کے پدر کی — محبت ہوتی ہی آخر پدر کے

کفیلِ محنتِ اولاد ہونا — اودہر جلدی سی گہر آباد ہونا

نہایت خیر خواہی ہے پسر کے — سمجہو یہہ تباہی ہے پسر کے

جو دل غیرون سی لگ جاتا ہو کا — بہلا صاحب تو کیا جاتا کسو کا

یہہ غیرت آئی جب قلبِ پدر مین — بنایا کام اپنا گہر کے گہر مین

اگر غیرون پہ وہ للچاتے رہتے — بہو تاہون سی اکدن جاتی رہتے

آمدم بر مدعا یعنی بیانِ سنئے شتا

یہہ شوہر مر گیا ای وای حسرت — تو اب کیا ہونگی تدبیر شہوت

پرانی آشناؤن سی ملون کے — تو پہر مین حاملہ ہی اونسی ہونگے

وہ بارِ حمل پہر رکہونگی کس پر — ہوا جب یہہ مرا احوال شوہر

چہپاؤنگی کہان تک پیٹ اپنی — گراؤنگی کہان تک پیٹ اپنے

ہمیشہ ذلت و خواری رہیگی — مصیبت مین گرفتاری رہیگی

نکاح اپنا جو باندہون گی کسی سی — تو توڑون آس یہہ پہر زندگی سے

کہ بیتی کا ہیلو چہوڑ نیکی مجہکو — جو شوہردار پہر دیکہین کے مجہکو

ہزارون یار گو ہو جائین پہر وا لے سر کے — بلائین گی یہہ آفت بہیر اوس بہی

مگر پہر اوہ شوہر دار ہونا — اور انکا قہر ہے فی النار ہونا

نکالین گے مجہی پہر قوم سی ہم — نہ ہرگز چین دار الفنا پاؤنگی مجہے یہہ

حلال انکی شریعت مین زنا ہے — نکاح بیوہ لیکن ناروا ہے

یہہ خود تو گو پرانی ہوئین خناس — مگر رکہتے ہین جو رو نوجوان پاس

جو عورت نوجوان ہوجائی بیوہ — تو ہی ان بیحیاؤنکا یہہ شیوہ

نکاح اوسکا نہین پہر ہونی دیتی — نہین یہہ خیر کافر ہونے دیتے

یہہ میرے فرج ابہی آتش بہری ہے — یہہ گو شوہر سے خالی ہوگئی ہے

بہری اب بہی خزانی ہین منی کی — وہی ہین ڈہنگ اس نوخوبی کے

ابہی تو مشتعل ہی آتش اسکی — وہی لذت ہی باقی دلکش اسکی

کہان لیجاؤن اس شہوت بہری کو — کہان خالی کرونمین اپنی جی کو

جو میخ آہنی کو ہے تپا کر — مٹادون اسکی شہوت کو جلاکر

نہ نکلی گے یہہ میری جان پہر ہے — مصیبت ہوئیگی ہر آن پہر ہے

کہانتک یون جلاؤن اپنی جیکو — ملاؤن خاکمین اس زندگی کو

کریون توجب تلک جیتی رہونگی — تو جلتی مثل ستی کے رہونگی

ہمیشہ نار شہوتمین جلون گے — تو ستے عمر بہر ہوتی رہون گے

اگر یکبار مرجاؤن گے جل کر — تو ساری عمر کے جلنے سی بہتر

وہ جل جاتی ہی بس شہوتکے ماری — وہ جلجاتی ہی اس غیرتکے ماری

چلی جاتی ہی سوئے نار جہنم — نگون سروہ ہے اور غار جہنم

نہین جلتے عبادت کی سبب وہ — نہین جلتی ریاضت کی سبب وہ

ہوئی اترا کے یون آتش مین ساکن — کہ عقل ناقص اوسکی تہی معاون

معاون تہا کہین اس باتکا دہیان — کہ مین ہوجاؤنگی مشہور دوران

کہ عورت تہی مگر مردانہ تہی وہ — کہ شمع خیرہ کی پروانہ تہی وہ

کہ خود بہی جلگئی اوس شمع کی ساتہہ — کئی جلنی کو وہان اک جمع کی ساتہہ

کہین ہوتی ہی یہہ بہی دور بینے — کریگی یاد مجکو ہر کمینے

که ایسی ہی وه ایسی تہی وه ایسے ‏ جہنم مین گئی وه ایسے تیسے
ہوا ثابت که ہر ستی ہی شستا ‏ جہان مین کب کوئی ایسی ہی شستا

اندر من

ستی جو ہجر مین کہوتی ہی جان کو ‏ مع خاوند جاتی ہی جس تہان کو

تیغ زن

اوسی جنت مین جاتی ہوگی وه زن ‏ جہان بیٹہا مزے لیتا ہی ارجن
جہان ارجن کو اندر لے گیا ہی ‏ مزے حورونکی وہان وه لوٹتا ہے
زنانِ دیوتایان ساری مرکر ‏ بنین ہین اپسرا جنت کی اندر
بنین ہر صادر و وارد کی مفروش ‏ بنین ہر عابد و زاہد کے مفروش
گیا جو کوئی اونکی نسل مین کا ‏ تو اون حورون نے اوسکو ہی پچہوڑا
مزے اونکو ہی دکہلائی اونہون نے ‏ کیا دل نسل کا خوش دادیون نے
جو لفظ اپسرا یا اچہرا ہے ‏ لغت یہه شاستر مین حور کا ہے
جو جاتی ہوئیگی ستے یہان سے ‏ تو یہه ہی ہل کی حوران جنانسی
سبہی ویسی ہی خود بنجاتی ہو گے ‏ وه جانیو الونکی کام آتی ہو گے
جو جاتا ہوئیگا وہان مرکے ہندو ‏ وه بنتی ہوئیگی اون سب کی جورو
وه اونکو ناچکر دکہلاتے ہو گے ‏ وه خلوتمین ہی اونکی آتے ہو گے
خطا ستی ہی بیچار کیے کیا ہے ‏ یہه اگلی عورتون نی ہی کیا ہے
اگر تجکو یہان یہه ظن بد ہے ‏ بیان تیغ زن یہه بی سند ہی

کہ یہان تیری کتابون کی روایت	ہمین بہر سند ہی بس کفایت

روایت پر درایت از پرب سوم مہابہارت کتاب دربرنہ اہل شرارت در ذکر رفتن ارجن بجنان و آراستن بزم رقص بر قاصہ آدر بسی فتّان و ذکر کلمات عجیبہ اندران

ذرا اپنی مہابہارت تو دیکھو	کہ میرا بہی یقین آجای تمسکو
کہ اندر جب بنا ارجن کا رہبر	اور اوسکو لے گیا جنت کی اندر
ہوئے آراستہ وان محفل رقص	ہوئی اہل نظر سب شامل رقص
وہان جب ناچنی کو آئین حورین	تو تہی ایسی عجیب اک حور اونمین
کہ جو تار نظر ارجن سے نکلا	رہا اوس حور کی زلفونمین اولجہا
اوسیکو لحظہ لحظہ دیکھتا تہا	وہ تہا اوسکی لئی حیرت زدہ سا
ہوی جب مجلس عیش و طرب ختم	کہ آخر کام ہو جاتی ہین سب ختم
گئی خلوت مین ارجن جی وہانسی	کہا اندر نی اوس حور جنا سے
بناؤ اپنا بنا اے ماہ پیکر	بنا ہر ہفت سی تو سکو ششدر
بنائو اوسنی پہین کی وہ بناتی	کہ جو پہنتی کہو وہ صادق آئے
کہا اندر نے پہر اے اہل زینت	مبارک تجکو ہو ارجن سی خلوت
وہ جوش ناز جادو فن مین آئے	اداسی خلوت ارجن مین آئے
ہوئی وہان انکر خواہان صحبت	کہ اے ارجن یہہ ہی سامان صحبت

یہہ جو کچہہ ہے فقط تیری لیی ہی
کیا تب وصل سی ارجن نی انکار
رہی وہان قیل وقال اونہین بہت کچہہ
تمانا آخر ارجن سے نے تمانا
کہ مین جو تجکو ہر دم دیکہتا تہا
تہنا اوس دیکہنے کا وہان سبب یہہ
فقط تہی اسلیی وہ ہے کہ حالت
تمہاری نسل سی ہم لوگ ہی ہین
تو گویا تم ہوئین دادی ہمارے
یہہ صحبت ہمسی ہے اداد ی نہین خوب
کہا دادی نے چل احمق ہوا ہے
میان ارجن فقط ہم وہ نہین ہین
یہان تو جتنی آجاتی ہین چل کر
وہ سب ہوتے ہین یہان ہمسی ہم آغوش
بہت فرزند اوس راجا کی سے آئے
وہ مجہسی سب کے سب نوبت بنوبت
اری لڑکے تجہی کو کیا ہوا ہے
مجہی یہان تو بہی زوجہ کیطرح دیکہہ
نہ کہہ ہیبت مین آکر فصل سے مجہسے
کہین جلدی سی بن تو یار میرا
تحمل اس نمط تیری لیی ہے
تمانا حورِ جادو فن سے نے انکار
جہنی پہر وصال اونہین بہت کچہہ
کہا پہر اوس سے یون ای حورِ دانا
کسیکو تجہسی وہان کم دیکہتا تہا
کہ مجکو تجہسی تہی اونہین طلب یہہ
کہ تم ہو اک بڑے راجا کی عورت
ہماری جان ہین اولاد آپ کی ہین
تو ہمسے چاہی ہر ہر گا رہے
ولدسی فتنہ ایجادی نہین خوب
کہ ہم حورین ہین ہمکو عیب کیا ہی
کہ زوجہ ایک ہی کی ہو رہین ہین
تو جا سکتی ہین کب وہ ہمسی ٹل کر
ہماری لذتون مین سب ہین بیہوش
عبادت کی مزی یہان آکی پائی
رہی مصروفِ لذتہای صحبت
کہ تو بہی کیون نہین لیتا مزا یہہ
نگاہِ شوق سی اچہی طرح دیکہہ
ہمیشہ بیدہڑک کر وصل مجہسے
نہ بن نواب تو بر خوردار میرا

بہت خواہان رہی وہ حورِ دانا — مگر صحبت کو ارجن نے نمانا
طبیعت حور کے جب بگڑی مزاکی — تو ارجن پر یہہ اوسنی بد دعا کی
کہ اک مدت تلک خنثی رہا وہ — ذکر کچھہ اور کچھہ اسنے رہا وہ
بہت گنجایشِ تطویل یہان ہے — پر اپنا مختصر ہے جو بیان ہے

نتیجہ این حکایتِ حور پر قصور مغویہ ارجن از دست قلم تیغ زن

عجب مسکن جنانِ ہندوان ہے — کہ دار اللطف و بیتِ لولیان ہی
زنِ ہندو جو جاتی ہی یہان سی — ہوا لگتی ہی ایسی اوس جنا نے
کہ بن جاتی ہی ایسی مال زادے — نہین ملتی نبیرون سی بہی دادے
وہ رنڈی تکی ایسی بیٹہتی ہے — کہ ہر یک غیرتِ صدر وسپی ہے

سوال اشکال

یہہ کیا رانڈین تو کہلاتین ہین یہہ سب — سہاگ انکا سہاگن سی بہی اغلب

جواب با صوب

سہاگن ایک پر رہتی ہی قانع — یہہ وہ ہین جو نہین لاکہون کو مانع
سہاگ ان رنڈیونکے کیون نہ ٹہہرے — جنہین اولاد بہی شوہر نظر آئین
فدا جو کر گئین یہان ام پر جان — وہان وہ بن گئین سب رام جنیان
یہہ کیسی انکی حورین ہین پر آفات — کہ چکلونکی بہی قحبائین ہوئین مات
ہوئی ہین ایسی ایسی مخش ان سی — کہ قحبائین بہی شرماتین ہین جنسے

لکھنا اونکو حوران لطیفہ　　کہ وہ ایک ایک ہی چھنکی کی جیفہ

یہہ سستی ہی جو پرفن جاتی ہوگی　　تو بس ایسی ہی وہان ہنجاتی ہوگی

یہان ہی اسلیی جلکر گئے سے　　کہ اب یہان سر داپنی دل لگی ہی

وہان یاروسنی ہوگی گر مجھوسے　　ملیگی قیمت شہوت فروشے

رہیگی راتدن آغوش وہان گرم　　نہوگی ساس نندونکی وہان شرم

یہان جوادر شوہر لاونگی مین　　تو باری شرم کے مرجاوُنگے مین

تعجب ہی زنان ہندوا سنے　　یہہ پائی رتبہ عالی جہان سے

کہ اپہی بن گئین جنت کی حورین　　مگر پہر ہی رہین ایسی چہنا لین

کہ جو جاتا ہی وہان چل کرمسافر　　تو اول ناشتی مین ہین یہہ حاضر

عجب شہوت پرستی ہی یہہ انکی　　کہ کتنی فرج سستے ہی یہہ انکی

نچہوڑی جو وہان اپنی پسر تک　　لگائی بخت ہی بخت جگرتک

یہی حیرت ہی ہمکو ہندون پر　　یہہ کیا ہی قہرحق ان کافرون پر

عبادت کی ریاضت کی سبب سے　　اگر بالفرض یہہ جنت مین پہنچے

تو وہان شہوتی یون جاتی رہی ہوش　　کہ مین جدات سی اپنی ہم آغوش

جو گرم آغوش مادر مین یہان تہی　　وہان آغوش ہی گرم اپنی ماسے

ہدیہ ضیبہ طعن تیغ زن پیشکش جناب اندرمن

ابی تو ڈوب مراب منہ نہ دکہلا　　جہانمین کون بی غیرت ہی تجہسا

ذرا اپنی بزرگون پر نظر کر　　عبث تو اتنا منہ آتا ہے ہمپر

ترا کیا منہ مقابل ہوئی ہمسے　　کہ توجہوٹا نری ہی او تار جہوٹے

اگر مرجائی تو دوزخ و قلق سے
تو کب ہوتا ہی ہمسر اہل حق سے

یہہ لو رسم خطاب آخر ہوئی یہہ
ہماری ہی کتاب آخر ہوی یہہ

ہوئی سستی تلک تسوید قرطاس
تفاول ہی کہ انکا ستیاناس

تفاول ہی کہ سب ناری ہین ہندو
لباس جلد ہی عاری ہین ہندو

یہہ انکا آگ مین مرنی ہی جلتا
اشارہ ہی نہین اس سی نکلنا

ہمیشہ آگ مین جلتی رہین گے
کف افسوس ہی ملتی رہینگے

کہ مانا ہای اک عالم نے اسلام
نمانا تو نمانا اسم فی اسلام

غزل ہی آخری سن لیجی ایک اور
یہہ پہلی ضرب ہی اب ہمسی ایک اور

غزل

عبث اس دین باطل پر یہان نازان ہین یہہ ہندو
کہ ہر گز آتش سوزان مین خود سوزان ہین یہہ ہندو

اگر یہہ مر گئے کافر تو سب دوزخ مین جاوینگے
انہین امن و امان کیون ہو کہ بی ایمان ہین یہہ ہندو

بت دوشیزہ ہندو سی ہر دم وصل حاصل ہے
در بت خانہ پر بس اس لئی دربان ہین یہہ ہندو

اشارا ہی کہ وان خندان رہنگی زخم دل انکے
مسلمانون کے دین پر جو یہان خندان ہین یہہ ہندو

جو امرگ انکو سمجھو آخرت کی رندگانے سے
کہ شکل زال دنیا پر سبھی قربان ہین یہہ سب

مسلمان خوف حق سی ہین یہان گریان وہان خندان
یہان خندان ہین یہہ ہندو وہان گریان ہین یہہ ہندو

اگر نسیان نام انکا ہوا انسان سی تو بہتر ہو
عبث مشہور عالم نام کی انسان ہین یہہ ہندو

یہہ اوس خلاق آدم کو نہین سجدہ ادا کرتے
بڑی شیطان ہین یہہ ہندو بڑی شیطان ہین یہہ ہندو

یہہ جل جائین گے اکدن آتش فرج جوالا سے
جو بی لنگ اوسکو مضطر چھوڑ دیتی ہان ہین یہہ ہندو

سند کچھہ بھی نہین اس بید کی ان احمقونکی پاس
تعصب ہی کہ جس سے منکر قرآن ہین یہہ ہندو

وہان سے ہے کافرونکو ظل و فرش و اثواب نار اللہ
ق بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ بی سامان ہین یہہ ہندو

بنا آئینہ خانہ دین کا ہندوستان جب سے
بہت حیران ہین یہہ ہند و بہت حیران ہین یہہ ہندو

کہ اب تک ایک بھی انکا نہ ہندو بن سکا ہے
مسلمان ہو کی انسی تو بی پایان ہین یہہ ہندو

عبادت مین بت بیجان کی آگے نسے یہہ اشارہ ہے
کہ ایما نے بقاسی سب کی سب بیجان ہین یہہ ہندو

ہوئی مجروح سب تیغ زبان تیغ زن سی آج
تو بس اب کوئی دن کی جان لہمان ہین یہہ ہندو

اندرمن

اگر بالفرض ای انصاف پرور ۔ بباعث نظم کے کوئی کہین پر
کمی بیشی ہو کچہہ مطلب مین پیدا ۔ توازروی کرم ہو عفو فرما
کہ لکہنا نظم ایسی مطلبون کا ۔ بہت دشوار ہی ای مرد دانا

تیغ زن

نہی بالفرض کہنی کے ضرورت ۔ کہ تیری نظم ساری فی الحقیقت
بنی افراط اور تفریط سی ہے ۔ بنی تخلیط اور تغلیط سے ہی
یہہ عصیان کیا ہی خالص کفر ہی یہ ۔ کہ کامل ہی نہ ناقص کفر ہی یہہ
اوسی کیا عفو فرمائے کوئی یہان ۔ ہوا بخشی جو یہہ عصیان یزدان
نہ بخشی جب تلک اللہ تجہکو ۔ تو بخشی کون ای گمراہ تجہکو
جو تو ہان آج ہو جای مسلمان ۔ تو آئی تجہہ ابر عفو و غفران
پہر آئے اوس سی جو باران رحمت ۔ دکہائی تجہکو ایسی شان رحمت
کہ خندان ہوئی تیرا باغ ایمان ۔ گرائی ہر بنای کفر و عصیان
تو ممکن ہی کہ ہوئی عفو تقصیر ۔ وگرنہ تو وہی کافر بی پیر
کہا سچ تو نی یہہ ای مرد دانا ۔ مطالب ایسی یون منظوم لانا
بہت دشوار ہین لیکن وہ کسکو ۔ کہ جو دہقان تجسا کس کہدا ہو
وہ ہین تجہہ جیسی ہر شاعر کو مشکل ۔ مگر کب ہین کسی ماہر کو مشکل
یہان ہمیر تو وہ عون خدا ہی ۔ کہ تو ہی اوسکو ظاہر دیکہتا ہے

ہوا جو قامتِ مضمون حاضر
جو ہین الفاظِ حشوِ شاعرانہ
نہین ہوتی مطالب فوت اوسنے
ہمیشہ مجھپہ ہے وہ فضلِ غفار
مطالب آئی گو مشکل سی مشکل
وہ سلکِ نظم مین سب یون مین جود
جو ممکن ہو تو لکھا کر ہمیشہ
جواب اونکی ہی ہم لکھتی رہینگی
رہین گی نظم مین تجھسے مناظر
رہی حق حامی و ناصر ہمارا
تمنا ہی کہ ہوئی مجمعِ عام
پہر اونمین تجھسے اپنی گفتگو ہو
رہی ہمپر جو عون و لطفِ رحمان
کہوائی تیغ زن بیدل ہوئے کیون
رہی فکرِ مضامینِ عضب مین
اب اوسکو دمبدم ہی غم زیادہ
پی تسکین افزودِ نئے غم یہان
نہو جس سی اثر مین سم زیادہ
غزل گو سن چکی ہین آخری وہ
ہیت غمکا ہے اتنا کچھہ تاثیر

ملا اوسکو لباسِ نظمِ فاخر
اونہین ہی جانتا ہی سب زمانہ
اگرچہ آئی تجکو موت اوسکی
کہ مجھکو کچھہ نہین یہہ امرِ دشوار
رہی تصریح عونِ حقتی حاصل
کہ دُرِّ مسلک گویا ہین عدد و
ہماری پاس بہیجا کر ہمیشہ
ہمیشہ دمبدم لکھتے رہین گے
بنائینگی تجہی بہوت اخیر
تو دیکھہ اب کوی دشمن تجھکو مارا
اور آئین وہان خواصِ نیک فرجام
جوابِ نظم اوسدم دو بدو ہو
تو گویا جیتی جی مرجاہی تو وہان
تم اندر من سی یون غافل ہوئی کیون
رہی تم رات دن کسکے طلب مین
الم ہی حزن ہی ہر دم زیادہ
سنا و مستزاد ایسی غزل ہان
نہ جیسی پائی وہ اک دم زیادہ
اگر سن پائینگی یہہ اور بہی وہ
کہ اونکی نبضِ دل مین ہی تواتر

لنک استادہ نکہون وسمین یہ بیمار ہوا جبکہ ورکار ہوا
مرض تپ کی مریضونکی دوا ہوتی ہی تو شفا ہوتی ہے
دل ہندو کو غضب کفر کا آزار ہوا سخت ناچار ہوا
کسقدر تیری ہی یہہ سیف زبان مسلوا کیئی ہندو مقتول
تیغ زن الٰہی تو قاتل کفار ہوا حق مددگار ہوا

اندرمن

نہین ہی نظم جای قابل جنگ کہ ہی یہہ کوچہ تاریک اور تنگ
بلاشک نثر میدان وغا ہے کہ ہر مرد عنی یک فضا ہے

تیغ زن

اگر چہ ہی نہین یہہ آنکہونکا اندہا
یہہ کوچہ گرچہ ہو کیسا ہی روشن
تو کیا دیکہین سکے اسکی روشنی کو
جنہو مینا جو مخنث آ گئے آگے
تو کیونکر نظم جای جنگ ٹہرے
اوڑائی نثر کے میدانین کیا خاک
لگائی گہونس تجکو ایک گہونسا
تماشا ہی کہ کہدیتا ہے کیا کچہہ
زبان چلتی ہے جسکی سب سی

کہ اس کوچہ کو تو تاریک سمجہا
نہین جو دیدہ بینا ہے روشن
وہ خود روتی ہین اپنی روشنی کو
ہمیشہ نثر کے میدان سی بہاگے
یہہ کوچہ کیون نہ اوسپر تنگ ٹہرے
جو تو ایسا یہان بکتا ہی بیباک
تو گہس جای تو گہر مین چڑہ کی جسا
نہین تو اپنی دلمین سوچتا کچہہ
بہت انسان نہین بچتی غضب سے

زبان کب ہر کسیکی آشنا ہی
دعا مینکے ہی رب مستعان سے

بہت لوگون کی حقمین اژدہا ہی
بچائی مجکو آفات زبان سی

اندرمن

حقیقت تو یہی ہی اہل اسلام
مناسب ہی کہ اس رستی سی گزرو
نہین یہہ امر ہی بہتر سر مو

نہین ہی بحث دینی جای آرام
نہایت طول اس قصہ کو مت دو
کہ پہیلی خوبی اسلام ہر سو

تیغ زن

یہہ شاید ہوگیا ہی تجکو نسیان
عیان ہی خوبی اسلام ہر سو
مگر کاہیکو بہتر ہے سر مو
نصیحت پختہ ہی یہہ تیری اے خام
مگر یہہ اہل باطل ہی سی کہہ تو
وہی ہوئینگی سب بے آرام اس سے
کبہی آرام ہو مین بحث دین سی
ہمیشہ ہوسے گا ناموس و محفوظ
نہین کچہہ بحث سی سچی کو نقصان
درم خالص جو ہوتی ہین کسی پاس
کہ جو ہین درہم و دینار جید

کہ کہنا چاہیی تہا اسطرح یہان
ہوئی مرغوب بے اسلام ہر سو
کہ کہل جاہین عیوب دین ہندو
نہین ہی بحث دینی جای آرام
کہ جیسے گبر و ترسا اور ہندو
غنی ہین صاحب اسلام اس سی
کہ یہہ دین فضل رب العالمین سے
رہین گی اہل دین بشاش و محظوظ
مگر ہان اسسے ہی جہوٹہیکو نقصان
نہین معیار سی کچہہ اوسکو وسواس
نہین ہوتا ہی بازار اونکا کاسد

نہین کچھہ بی روا تجی اونکی موہوم — کہ ہی کامل عیاری اونکی معلوم
مگر جن پاس ہونگی کہوٹی پیسے — مقرر سب کی سب وہ الٹی تیسی
بہت ڈرتی رہینگی اس سی ہر دم — کہ کہلجائی نہ عیب و غش درہم
چلین اونکا دغاباز ہی جیسے ہوگا — ہمیشہ کام بدراہی سے ہوگا
نہین لقادی ڈر سر نفس ہے — کہ ہر دم چور کو خوف عسس ہے
تو سچ کہتا ہی اندر من ہی معلوم — کہ ہی اپنی حقیقت اوسکو معلوم
مسلمانون کو بھی وہ جانتا ہے — تو اونکی بحث سی یون ڈر رہا ہے
فقیر اسجای بھی لکھو غزل ایک — کہ جھان بھی نیک ہو جائے عمل ایک

غزل

جو اہل اللہ و اہل صدق و اہل دین و ایمان ہین
مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین مسلمان ہین
مسلمان کیون نہون اللہ کی توحید سی مانوس
وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین وہ انسان ہین
خدا کو بھولکر ہندو بھی پھر کاہے کو انسان
یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین یہہ نسیان ہین
مآل خندہ گریہ ہی پس ہر گریہ خندہ ہے
جو خندان ہین وہ گریان ہین جو گریان ہین وہ خندان ہین
یہہ اشعار اپنی مین بھی بھیجتا ہون اونکی خدمت مین
جو کہتی ہین کہ گو ہندو ہین ہم پر مثل مسلمان ہین

ذرا مین بہی تو دیکہون کیسی شاعر ہین بلاغت فن
کہ مجکو دکہلا دیتی ہین وہ کیسی سخندان ہین

اگر ای تیغ زن آجائین ساری ملکی یہہ ہند و
مقابل سبکی ہو نمین مجہہ وہ افضالِ رحمان ہین

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جل جلالہ وعم نوالہ

الہی تو غنی ہی مین ہون محتاج — عطا کر طبع رشکِ بحرِ مواج
کہ جسکا موجۂ یک فکر غائر — بہا لیجائی دم مین لاکہہ کافر
وہ ہونمین غرقِ دریائی ندامت — وہ سمجہین ساحلِ دین کو سلامت
الہی مین فقیر اور تو غنی ہے — مرادارین مین تو ہی ولی ہے
تو کر اب میری ایسی کارسازی — کہ دستِ فکر کو دی وہ درازی
دلِ کافر کا جا پکڑے گریبان — دکہائی راہِ دار الخلدِ ایمان
ہمیشہ سے الفاظِ زبان نے — کرین اعدا پے یا رب حربہ رانی
الہی وہان طفیل مدحِ احمد — ہوی ہی گردنِ حسان ممتد
جو تہی ضرابِ تیغِ ہجوِ کفار — نہا جنکو درِ تیغِ ہجو کفار
عجب برقِ تپان اونکی زبان تہی — کہ کشتِ کفر پر آتش فشان تہی
جہان وہ ہو گئی یک لمعہ افگن — جلائی کفر کے خرمن کی خرمن
وہی اک ابرِ رحمت وہ زبان تہی — کہ مداحِ رسولِ حق جہان تہی
وہین تہی خندہای ہر گلِ دین — وہین تہی نغمہای بلبلِ دین
ہوتی اونمین کیونکر ایسے تاثیر — کہ تہی امدادِ رحمان اونکے تاثیر

محمد اونکی وہ فخر المرسلین تھے | امین اونکی وہ جبریل امین تھی

طفیل روح حسان ابن ثابت | جو تھی خطاب ذی شان ابن ثابت

طفیل روح عبد اللہ یا رب | جو تھی ابن رواحہ حرز مذہب

خداوندا پے کعب ابن مالک | جو تھی رسول سبیل اللہ سالک

طفیل عامر فرزند اکوع | کہ جو تھی قاتل کفار اشجع

جو کار تیغ لیتے تھی زبان سے | نہی تیغ اونکی کم برق تپان سے

وہ جو جو شاعران مصطفے تھی | نثار عرض و جان مصطفے تھی

محب دوستان مصطفے تھی | عدو دشمنان مصطفے تھے

ہمیشہ پاسبان مصطفیٰ تھے | وہ سب قربان شان مصطفیٰ تھی

وہ چون تیغ و سنان مصطفی تھے | وہ مرگ حاسدان مصطفے تھے

وہ قہر منکران مصطفے تھے | ہلاک موذیان مصطفے تھے

فدای نام و شان مصطفی تھے | نثار خانمان مصطفے تھے

جہاد اونکا وہ تھا تیغ زبان کا | کہ منہ پھر جای شمشیر و سنان کا

وہ ہر ہر لفظ شعر اوسنے نکلکر | ہی باران تیراون کافرون پر

طفیل اونکی دعا میری ہو مقبول | کہ ہندو سرنگون رہ جائین مخذول

بلندی میری گردن کی لیی ہو | نگونی راس دشمن کے لیے ہو

سخن میرا خدنگ قہر بنجاے | اور اوس ہی سینۂ کفار چہن جاے

چلے تیغ فقیر ایسے کہ ہر سو | یہہ کاٹی گردن کفار ہندو

نقوش جوہر اپنی ایسی دکہلای | کہ چون عرض مفارق بید مٹجاے

اوڑاکر بید کے یک لخت تحریر | رہی تا حشر یہ جوہر یہہ شمشیر

الہی تیری رحمت سی ہی ممکن
کہ دی وہ زور دست ناتوان کو
جہان چمکائی وہ یہ تیغ یکبار
اوچک لیجائی دم مین انکی انکھین
وہ آب آتش اثر دکھلائے ہر سو
کہ ہو ایک ایک کافر کا دہن خشک
میری ہر شعر کو یارب عزت
کہ اوسکی بو جہان تک جای ناگاہ
مرا ہر لفظ ہو یارب اک نشتر
نکالی کفر کا خون اوسکی رگ سے
مگر کتنی بہی ہوتی ہین کہین پاک
تو پہر ہوجائین جو ہندو مسلمان
حیات جاودانی کیون نہو جای
پہر اونکی دشمنون کی سر کو کاٹی
نہ پہر اون دوستون کی ہو یہ دشمن
وہ ہندو بہی جو ہوجائین مسلمان
پہر اونکی دشمنون کی ہوئی خونریز
رہی حالت یہی نوبت نوبت
تو ہوئی آب حیوان آب اسکی
کچھہ ایسی انکی دلیر آسے ہیبت

خدایا تیری قدرت سی ہی ممکن
کری مقتول کفار جہان کو
چمک کر مثل برق تیغ یکبار
بنادی ہندوون کی اندہی انکھین
کہ پہر پائی نہ انکی کو لے ہندو
لب ہر بندہ گنگ و جمن خشک
بنا شیر نیستان جلالت
ہوا ہو جان ہندو مثل روباہ
رگ ہندو مین مثل نوک نشتر
نجاست دہوئی گویا جسم سگ سے
کری ہان تو ہی رب العالمین پاک
او نہین آب بقای قول ایمان
خلود زندگانی کیون نہو جاے
یہہ تیغ اونکی عدو کا خون چاٹے
پہر اونکی دشمنون کی ہو یہ دشمن
نہین وہ دوستان اہل ایمان
اوڑائی اونکی سر یہہ خنجر تیز
کہ نامین جائین توحید و رسالت
ملائین اور یہی پہر تاب اسکے
فی یہہ تیغ محراب عبادت

کرین

کرین سایہ مین اسکی حق کو سجدہ — کرین تجھہ قادرِ مطلق کو سجدہ

مگر یہہ کیونکے ہو یا میری رحمٰن — کہ کافر ساری ہو جائین مسلمان

کہی دوزخ سی بہر دینی کا وعدہ — انہین فی النار کر دینی کا وعدہ

جو سب یہہ دشمن دین رسل ہین — اسی فاال یہہ کفار کو ای خلاق کل ہین

کہ انکا نارِ دوزخ ہوئے مسکن — عبید نار کا یخ ہوئے مسکن

جلانا انکا ہے پہر عین رحمت — کہی تعذیب کافر عین رحمت

یہان تہی اہل دین پر خندہ زن یہہ — وہان دیکہین گی جب بیت الحزن یہہ

حزین دوزخ مین ہر مقہور ہو گا — تو حزن اہل جنت دور ہو گا

ہوا جس سی سرور قلب ابرار — تو رحمت ہو گئی تعذیب کفار

او وہ دوزخ بہی اک مخلوق رب ہے — اور اوسکو بہی نوالے کی طلب ہے

اگر بنجائین کافر لقمہ نار — تو ہی یہہ نار پر اک رحم غفار

الہی یہہ سخن ہو جای مقبول — یہہ حرب تیغ زن ہو جای مقبول

عمل مین ہو نصیب اپنی وہ اخلاص — کہ ہو جائی قبول حضرت خاص

بچانا مجکو تو عجب و ریا سے — نہ کہہ محروم یہان صدق و صفا سے

ہمین اعدا پی رکہہ منصور یارب — رہین دشمن سبہی مقہور یارب

رہین غالب ہی سب پر اہل ایمان — رہین ہر دم مظفر اہل ایمان

رہی دین محمد کو ترقی — نہوئی مذہب بد کو ترقی

مسلمان روز افزون ہوتی جائین — تہی سنت سی ممنون ہوتی جائین

تنزل مین ہین ادیان کفار — رہی یا الہی ہر لحظہ کسر شان کفار

الہی مین ہون عاصی تو ہی غفار — الہی تو میری عیبون کا ستار

الہی مین ہون لاہی مین ہون سا ہے — الہی مین ہون خاطی پر تبا ہے

الہی مین ہون گو مصروف غفلت — مگر مجھپر ہے ہر دم تیری رحمت

اگر ہر دم نہ ہے رحمت نہوتے — مری انسان کی صورت نہوتی

الہی مین وہ ہون تو جانتا ہے — کہ میرا نام سرتا پا خطا ہے

الہی ذکر سی غافل ہون ہر دم — جہانین غیر سے شاغل ہون ہر دم

تو اپنی ذکر مین رکھہ مجھکو شاغل — بنا دی ماسوا سے مجھکو غافل

بجائی دل کہین یہہ صورت گو — بجز چوگان فرمان یکسر ہو

الہی مینی مانا مین تو مین ہون — مگر تو ہی تو ہی ذات بیچون

اسی امید پر ہے یہ دعا ہے — کہ ہمپر تو ترے جود و عطا ہے

مگر ہے وہ تو جیسی کہ ہم ہین — وہ کر جیسے تری لطف و کرم ہین

غضب پر جو تیری رحمت ہی غالب — اوسیکی ہم ہین یا اللہ طالب

تو جسکا اہل تو یا کبریا ہے — وہ کر ہمسی یہی بس التجا ہے

یہہ دلسی دور فکر غیر ہو جائے — ہمارا خاتمہ بالخیر ہو جاے

وہی توفیق دی ہمکو جہان مین — کہ تو راضی ہو جس سے دو جہان مین

ہمین رکھہ جامے دین محمد — فدائی طرز و آئین محمد

ہوا ختم مناجات اس دعا پر — درود حق محمد مصطفے پر

الا یا ایہا المشتاق فی البعد — قل اللہم صل علی محمد

وفی الاصال سلمہ دوا ما — لعل اللہ یرزقک احتراما

یکون زوال مقت فی صلوتہ
فصرف کل وقت فی صلوتہ

تواریخ استراحت قلم از تحریر این نظم زنجیر الم در حق کفار
بندگانِ صنم که مورخ آنها نیز منم یعنی تیغ زن بر گردنِ اندرمن

قطعۂ تاریخ اولےٰ عربیہ

حمد الله المعبود — تم کلامی بالمقصود
قد استرحت بختمِ کتابی — سیف طال الضرب بہنود
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثانیہ فارسیہ

چو داده گندِ شرکے را بہندو — نداده بوے خوبی را بہندو
نوائی فہم وادراکش چو شد لنگ — نموده شانِ عالی را بہندو
چو قعرِ مبلغِ علمش (انتہا ۱۲) (تہ) جلہری ست — چه نسبت بحثِ علمی را بہندو
بمومن طیباتِ دین بداد ند (فقیناه قدره ۱۲) — زوند از بس پلیدی را بہندو
سرش را وقفِ نعلینش نمودم — زدیم این تیغِ ہندی را بہندو
چو نظمِ تیغ زن شد ختم بالخیر (ہندو ۱۲) — رسانیداو تباہی را بہندو
ہمین در سالِ ختمش گفت ہاتف — بزن شمشیرِ سمی (زہر آلوده ۱۲) را بہندو
۸۷ ۱۲

قطعۂ تاریخ ثالثہ ہندیہ

یہہ بارگاہِ خدا مین ہی التجا میرے
قبول حضرتِ حق ہووی یہہ دعا میرے

کہ کاٹتا ہی رہون ہندون کی گردنکو
یہہ ضربِ تیغ نہووی کہین خطا میرے

مقابل اسکی یہہ کہتی ہی اپنی شمشیر
کہ بارِ غم سی ہووی پشت یون دوتا میری

کہ آبِ تیغِ قلم نے بجہائی آتشِ کفر
اب اسکی سامنی ہوگئی قدر کیا میرے

الہی اونکی جراحت کو التیام نہو
لگی ہنود کو جو زخم تیغ کا میرے

ہمیشہ گردنِ کافر کے انتظار مین ہے
یہہ سیف دیدہ جوہر سی ای فتا میری

زبان حال سی تیغ فقیر کہتی ہی
کہ خون اندر کافر ہی بس غذا میرے

الہی شکر ہی اب زخم گوشِ کافر پر
زبانِ تیغ سی باتین ہوئین رسا میری

الہی حشر تلک چہوڑ کر سرِ کفار
نہو غلافین شمشیرِ جان گزا میری

ہوئی تمام جو نظمِ کتابِ تیغِ فقیر
قبول ہو یہہ تمنا ہی یا خدا میرے

یہہ سال ختم ہی اسکا کہ بہرِ قتلِ ہنود
بجہی ہی زہر مین تلوار واہ کیا میرے

حربۂ سیفی بر سرِ کیفی

این مثنویست موسوم بحربۂ سیفی بر سرِ کیفی در ردِّ
مثنوی پہندن لال کیفی از مقولات سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ز حمدش پر گهر عمّان جان ها ‌ ‌ ز شکرش پر شکر کام و دهان ها
بجان القای حمد او کند دل ‌ ‌ بدل از جان ثنای اوست نازل
ادای حمد او فوز عظیم است ‌ ‌ تخلف ها ازو کار لئیم است
بصفحات فلک حمد قدم را ‌ ‌ کجا طوق نگارشها قلم را
ثنای کس بعلم اوست احصا ‌ ‌ ثنا بر بارگاه حق تعالے

نعت رسول کریم علیه الصلوة و التسلیم

صلوة از ما سلام از ما بهر دم ‌ ‌ نثار روضه سلطان عالم
ظهور او موخر شد بآفاق ‌ ‌ مقدم اوست در انعام خلّاق
چو نور سرور عالم نبودے ‌ ‌ درین ماتم سرا جز غم نبودے
بشکل مصطفی این رحمت حق ‌ ‌ هدیه آمده است از حضرت حق
بمحشر زیر ظلّ رافت او ‌ ‌ بیایند اقدمین چون امت او
ازو بحر شفاعت چون بر آید ‌ ‌ چو شبنم ها گناه ما رباید
بانعام کثیرت یا الهی ‌ ‌ شفیع بالوقت عذر خواهی
چو لب بهر شفاعت ها کشاید ‌ ‌ باذنت باب جنت ها کشاید
مرا داری تو در صف نعالش ‌ ‌ تو سازی این سر من پائمالش
مرا هر دم درود اوست بر لب ‌ ‌ رسانی از فقیر این تحفه یا رب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

الهی عزم ابراهیم ده — مرا از ورشکست هر صنم ده

الهی بر سر اعدا گمارم — که مغز هر سر ملعون برآرم

زنم بر هم بت و هر عابدش را — کنم مبهوت هر نمرود وش را

هدایت کن رشاد احمدیم — عنایت کن جهاد احمدیم

سپارم جان در راه محمد — شوم قربان در راه محمد

چنان کن ای خدائی بی نیازم — که هر بتخانه را ویرانه سازم

نهم در جای او بنیاد مسجد — بکفرستان کنم ایجاد مسجد

الهی لفظ لفظم را سنان کن — وزان مجروح غرق هندوان کن

شود هر عابد گنگ و جمن غرق — کنی یعنی به بحر شعر من غرق

ز وزن شعر من صد بار اندوه — فتد بر کاه هندو صورت کوه

زمین شعر من کن دار اسلام — کنش معموره از معمار اسلام

ظفر یابم بدار حرب هندو — کشم سیف زبان در ضرب هندو

قلم را ده بکار دین قلمرو — گریزد روح هندو زین قلمرو

ز شوخی خامه ام گردد بهر سو — سواد الوجه فی الدارین هندو

الهی ضرب سیف حرب سیفی — فتد بر جان هندان لال سیفی

چنان بر خرمنش برقم بریزد — زجانش دود گرد از دل بخیزد

شررهای مضامینم بهر سو — فتد بر پنبه زار جان هندو

تمنای بنست آن زنده سوزد — اگرچه جیفهٔ او مرده سوزد

ز ما چون باعث این غیظها شد — زبانش در حق او اژدها شد

دهانش شد دهان اژدهای — فرو خورده خودش همچون غذائی

بدل دیگ عنادش چون بجوشید | بکبر شان دین حق بجوشید
طمع را پخته چون این خام کرده | سر بفوات در اسلام کرده
بحمد الله که رد کفر اندر | بعالم شد ز من محسوس و مُبصَر
کنون تیز است سیف خامهٔ من | ز بهر گردن گستاخ پهندان
چهانامی نشد این نامهٔ من (حربهٔ سیفی) | کزو گمشد ز دنیا نام پهندان

کیفی

پس از حمد خدای پاک یزدان | سخن میرانم از دین مسلمان
عزیزان بشنوید این طرفه دین است | پر از کبر و غرور و بغض و کین ست

سیفی

تو حمد پاک یزدان را چه دانی | که هستی عبد سیتا و بهوانی
خدای پاک را ای عابد لنگ | تو کیدانی که هستی ساجد لنگ
تو دور از درگهِ حق خدائے | که بوده معبدت قعر جلهرے
سخن رانی تو از دین مسلمان | سخن میرانم از دین تو الآن
عزیزان بشنوید این قول کافر | نموده کبر خطِ نصیب دین طاهر
از ان قشقه ز صندل بر جبین ست | دوای درد راس کبر و کین است
گهی از ولیست خطی مستطیلے | که بر شکل جلهری شد دلیلے
گهی آن خط صندل مستطیر است | بسوی لنگ شب گویا مشیر ست
همین قول زبان حال هندو ست | که بهر مضم نفس اعمال هندو ست (اشاره کننده)

کہ ما خود عابدانِ شرمگاہیم — ز فخرِ دینِ خود زان می نپاہیم
مثالِ دینِ ما چون شرمگاہست — نصیبِ ما ز کبر و کین پناہست
بشکلِ صندلین شد در علامت — کثافاتِ عرقہائی ندامت
چو دینِ اہلِ اسلامست عالی — چو امرِ سہلِ اسلام است عالی
چرا فخر و مباہاتِ دو عالم — چرا خیر و سعاداتِ دو عالم
بہر شانی نصیبِ شان نباشد — چرا رحمت قریبِ شان نباشد
چو فخرِ دین نصیبِ مومنین است — بکین نسبت ز راہِ کبر و کین است

از طرف مسئول

کیفی

بہ بین دانائی باستانی اسلام — عبث اللہ خود را داد الزام
کہ او را فاعلِ خیر و شر انگاشت — چہ خوش در مزرعہ اش تخمِ حمق کاشت
ازین تقریر ہم در پیش دانا — وجودِ دو خدا گردید پیدا

سیفی

ہمہ دانا ہست ای وقفِ کفران — بود کید انہ از دامِ شیطان
تو تا کی دامِ شیطان را کشائی — کہ پائی اہلِ خیر از رہ ربائی
ز بس این کید ہائی تو ضعیف است — ز بس این ہو و ہائی تو ضعیف است
یعین بر اہلِ حق سلطان ندارے — چو شیطان رہزنی برہان ندارے
تو در تقدیرِ خیر و شر چگوئے — سخن در حکمتِ داور چہ گوئے
کہ تو خود عابدِ صد لک خدائے — تو کی منقاد و عبدِ یک خدائے

به بین تیغ فقیر اکنون که شد تیز — برای گردن هر فتنه انگیز
در وزین مسئله گفتیم اسرار — کنون تحصیل حاصل را نگهدار

کیفی

مسلمان گر بدانستی که بت چیست — بدانستی که در این بت پرستی ست
اگر مسلم ز بت آگاه گشتی — کجا در دین خود گمراه گشتی

سیفی

چه بت کین پاره سنگی جو سنجات — گرفتی چون خدا مقصود بالذات
ز هیچون غافلی در بت پرستی — پی بت از شراب قهر مستی
تو گوئی رب قاهر را معطل — به بحر شیر می خسپد معقل
کفیل کاروبار او بتان شد — بتان در ملک هیچون خسروانند
ز حسن هیچ بت خبردار است مسلم — ز بت زان سخت بیزار ست مسلم
پس ای گمراه بر آگاهی ما — کی بهتان که شد گمراهی ما
سرت بر سنگ بت شکن شب و روز — دلت چون آتش در سنگ میسوز
علی اسرار هم در بت نهانست — ازان معبود و رب هندوان است
کروار دهر بتی لنگ ایستاده — جلهری پیش او خود را گشاده
نشان هندوان بهر زیارت — همین آید با هر هفت و زینت
چنان باشد سر اول ز تو غیب — نمیباشد دران از ریا حجاب
ندانستم درین تهریست مخفی — غلط گفتم که چیزی نیست مخفی

که بهر لنگ شب این کارسازیست	نصیبش انکشاف هر جلهری ست
یکی زیر ایستاده محو بالا	دگر چون چشم سر محو تماشا
نبودن حاجب زیرین ازانست	بگو بت چیست دانستم چنانست

پرده ۱۲

کیفی

مسلمانان چه انسانند نادان	که بیجا بحث میدارند هر آن

سیفی

چرا بیجا نگوئے بحث مارا	که بیجاهای تو ما آشکارا
ز دین تو همیگوئیم با تو	بگو نادان کنون مائیم یا تو
زنان اهل شوهر را کرشنت	بوطی خود نمودے محو لذت
شد اندر با زن گوتم چو گستاخ	بشکل فرج شد سوراخ سوراخ
نصیب روی چندرمان سیاهی است	رسیده زان شب وصل آن سیاست
چو سورج دیوتا را دل برآشفت	ز فرج دختر دختر چه در سفت
ز برج زن کرن گردید پیدا	چه مهر از فرج زن گردید پیدا
زنان فاحشه حمل زنا را	بزایند و نیازند آشکارا
عجیب این دختران دیوتا ئند	که مثل مهر ولد از غیر زایند
ز مشرق تا بمغرب گشت روشن	ز خور این زنا زائید این زن
ببین این دیوتایان تو بودند	همه این ها خدایان تو بودند
چها بیجا نشد افعال ایشان	ببین در بید خود احوال ایشان

چرا این دینِ بیچار را گزیدی — کہ از ما وصفِ آن بیجا شنیدی
دین خود ۱۲

خطاب بانفس

ازین گفتار ای سیفی ملولم — من از آزردنِ کیفی ملولم

بگو چیز یکہ تفریحِ نفوس ست — بگو چیز یکہ تضحیکِ عبوس است

برای فرحتِ کیفی عمل را — بجا آری و بنویسی غزل را

غزل

پردہ بکشادیم از دیت کنون بکشای چشم
هان نمودیت رخِ زشت و زبون بکشای چشم

گفت جوشِ دل بچشمِ جوهرِ تیغِ قلم
از غضب ها هرکیفی پُر زخون بکشای چشم

در چلهری لنگ رامیگوئی از اسرارِ غیب
از بیانِ من نباشی سرنگون بکشای چشم

آنچہ فرچی کہ پنهانست گویندش زمن
یعنی راجہ اندر جهت فرچ ۱۲
بر جمالِ زوجہ گویم کنون بکشای چشم

قلبِ ماهیت زقلبِ خویش گر خواهد کرش
گو برقصِ گوپیانِ واژگون بکشای چشم

از زنای دخترِ دخترچہ رغبتهاش نیست
نواسی
سوی سوسج لین بسقفِ بیستون بکشای چشم

این

این کلام بنگ خواران ست در اوراق بید
یا که هذیانیست از اهل جنون بگشای چشم
شد مقرّر زابیات ان مرکز کاف گرشن
هان ز عبرت ها بکاف آن زبون بکشای چشم

گر بزهر مار کفر خویش کیفے بیخودے
کن ز سیفی استماع این فسون بگشای چشم

ازین پس هر چه ز اقوال شریر است (کیفی ۱۲)
نگفته است اندرین حرفی جدید او
اعاده کرده از هندی بغرضش
که سگ چون قی کند بازش خورد زود
همان بهتر که معذورش گزاریم
زخوبیهای دینش نیز گوئیم

جواب جمله در تیغ فقیر است
ازان کو در اصولش خط کشید او
عیان خاصیت سگ شد ز حالش
ز طهر خاک در بطنش برد زود
چرا بر عوعو سگ گوش داریم
کنون چیزے ز ران ناچیز گوئیم (دین هنود ۱۲)

بیان خوبی های دین هندو که مشتهر ست بچارسو

ببین احوال رام هندوان را
که رام نفس و شهوتها چها نیست
چو بود حسّش فرج سیتا فارج الهم
چو دید آن مهربان خود هنومان
کسی کو را معین بوزنینه باید
پی بزنهاست تخلیق زمانه

خدای خاص و عام هندوان را
کسی کو مثل او باشد خدا نیست
بهرج و مرج هجرش شد بعالم
نموده مستعان خود هنومان
چنین عاجز خدای را نشاید
باو گویند توثیق زمانه

چو وقتی دید او انگشت گوریے | ندیده بود بطن و پشت گوریے

همه تخمش بیکدم بر زمین ریخت | فغان کو بی زمین نازنین ریخت

چرا خلاق صبر دل نگردید | بشهوت بر زن تشنه بگردید

بگو خلاق آنکس کجا شد | بگویم در کس گوری فنا شد

خدای هندوان بشنو که بس ست | ز فرج پکھی مصروف جشن ست

بزعم شان بعالم حکمران ست | ولیکن بنده فرج زنانست

خدای هندوان بین آن سیاه است | که از یک تیر صید افگن تباه است

خدای هندوان در شکل خنزیر | زمین را بر سر آورده بتدبیر

خدای هندوان همشکل خرزه | ببین آنرا که لنگش نام کرده

خدای هندوان شکل جلهری ست | ببین در بتکده گر نیست آن چیست

گل سرخ اندران هند و چو ریزد | چها اسرار ازین کارش نخیزد

که این گل نیست این فیض جلهری | باین دیرینگی حیض جلهری ست

هزاران ساله شد گو این عجوزی | نگر از شهوتش نی پشت کوزی

عیانست از درونش جوش شهوت | فتاده بر زمین بیهوش شهوت

زبان حالش ایام سراید | که تسکینم ازین لنگک چه آید

اگر هند و پی کوه هماچل | ز فرج من کند یکبار دخل

همه آن کوه برف آتش بگردد | ولی این آتش فرجم نمیرد

خدای هندوان خود آتش است این | که بس در سوختنها سرکش است این

هزاران سالش ار سند و فرزند | اگر افتد در آن در دم بسوزد

خدای هندوان گنگ و جمن بین | هم آن سار ستنی نازک بدن بین

اگر کون و ذکر در روی بشویند — بدین هندوان عیش نگویند
ولیکن مضمضه در روی رد دانیست — کزین تحقیر تعظیم خدا نیست
عیان شد کون هندو چون دهانست — دهانش مخرج چرکین ازانست
که آن پاکست و این ناپاک هردم — بود لعنت برین ناپاک هر دم
خدای هندوان بوده است چیچک — ز خیر و شر بدستش نیست هیچک
چو اطفالش بناخن میتراشند — بروی قحبه خاکستر بپاشند
اگر سیر ز تقدیر خدا گیر — که امراض و شفا باشد ز تقدیر
برین مبنا که چیچک هست مرتاض — خدای هندوان شد جمله امراض
بنا گردید هر جان را مرض کشت — درین عالم مرضیا نزا مرض کشت
چو چشم از خالق امراض کورست — بزعم شان ممیت جان مرض هست
مریض دل که باشد شل هندو — مرض را بالیقین داند خدا او
خدای هندوان گرسے معده — که سازد هضم نان گرسے معده
چنین معبود شان وقت ضیافت — بکار آید در ایام کناگت
کچوری مل کچوری ها خورد پر — پکوڑی مل پکوڑیها خورد پر
بسا پوری که پون لال خورده — بسا پیچهی نر این مال خورده
چه موهن لال موهن بهوگ پر خورد — که سی آثار حلوا در شکم برد
چنان پر میخورند از حد زیاده — که میگوزند دهوتے را کشاده
خدای شان بود آنوقت فیروز — که از کونها برآید صورت گوز
خدای هندوان آن اهل خرطوم — بود کان خود گنیش است موسوم
ببزم بینی این اشقیا را — که ذی خرطوم رب باشد شمارا

خدای

خدای هندوان شد پیر گو گا — که بوی گه نه نام اوست پیدا

خدای شان چو شد همنام چیرگین — خورند از گاو از آن ابوال و سرگین

خدای هندوان این گاو باشد — که فرج خویشتن مکشوف دارد

خدای هندوان شد مار پر زهر — پرستندش بجان این مورد قهر

نشد چون بر بنای بیت فساد — گرفت از ظلم بیت موش آخر

چو هندو را گزد در دم بمیرد — ز زهر آن رب پر سم بمیرد

عجب ربیت باطل بهر هندو — بجای تربیت شد قهر هندو

چه معبودان ایشان را شمارم — چسان ریگ بیابان را شمارم

ز تعدیدش احاد ار تو بخواهی — بر آید او لمنش لاتناهی

عبید این خدایان را چه گویم — عبادت های ایشان را چه گویم

ضعیف اند این خدایان در همه حال — همه ایشان نحیفانند و بطال

ز ما چیزی نوای هندوان شنیدی — تماشا ها نمود میت بدیدی

کنی ایکاش در ایمان تجلد — چو هندوی که با عبدالقوی شد

حکایت بزرگی موسوم به عبدالقوی با هندوی منصف و ذکی در وقت سفر و ظهور کرامت آن نیکو سیر مرد

بزرگی نام او عبدالقوی بود — بهمراهیش هندوی ذکی بود

ز دهلی جانب ملک جنوبی — برفت آن رهرو هر راه خوبی

طریق اهل دین باشد مواسات — بهندوی همره خود را مدارات

که با همسایگان و همسفرها — بود احسان ز مسلم بیشترها
اگرچه باشد از کفار و فجار — نگهدارد حق یار و حق جار
شبی در منزلی چون آرسیدند — نحیف از جوع هندو را بدیدند
زحلوائش شیرینی دهانید — نه شیرینی غم دینی دهانید
ربود آن تلخی کفرش همان شب — که چون روز سعادت بود آن شب
بخورد از وی هم او باقی از آن داشت — برای توشهٔ در توشه دان داشت
دران زنبیل ز اسباب پرستش — نگه میداشت اداب پرستش
دران زنبیل تنها کرده بود او — تراشیده ز سنگ آورده بود او
دران میداشت از رویین مهیا — بتان شکل کشن و لشن و برهما
دران تصویر سیتا بود موجود — دران خود رام اینها بود موجود
دران تصویر لنگ بهگ نهان بود — دران بهگوان رب هندوان بود
دران بودند حاضر دیو تا یان — که بودند از پی هندو خدایان
به پیشش در بهجن کردی جو لب باز — شدی زنبیل او زنبیل شب باز
بشب چون زیر سر بگذاشت آنرا — سگی بوئید و خود برداشت آنرا
چو سگ را دفعةً رو در مفر شد — دران احوال هندو را خبر شد
ز بس در آه و افغان لب کشوده — که این شیرینیم تلخی نموده
پی آن تلخکار و بس نگون سار — خدایان مرا سگ برد یکبار
دویده سوی سگ با آه و زاری — که ای سگ این خدایانم گزاری
دریغا کشن و لشن و رام و چهمن — شدند این لقمهٔ سگ وای بر من
فغان کین بر خدایانم چه رفته — بدل نا انده ایشانم چه رفته

همین میگفت و سنگ بر از نظر دور ‌‌ ‌ ‌ شب مهتاب او گردید دیجور

چنان سنگ تراشش بر سر افتاد ‌ ‌ ‌ که چون نقش خوردگان بر بستر افتاد

چو ضعف و ناتوانیهاش [عجم] فزود ‌ ‌ ‌ بنالیدش شده عبد القوی زود

بگفتا ای رفیق من چه حالست ‌ ‌ ‌ همه اینها ز عون ذو الجلال است

خدا احسان بر جانت نموده ‌ ‌ ‌ که حال این خدایانت نموده

همه مفروض کفار اند اینان ‌ ‌ ‌ همه مقهور قهار اند اینان

[خدای مفروض] بگیر از قدرت اینان حسابے ‌ ‌ ‌ که نتوانند تخلیق ذبابے [مگس]

از اینان چون مگس چیزی ستانند ‌ ‌ ‌ کسی کی بتواند زو رهاند

بتان چون در دهان سگ برفتند ‌ ‌ ‌ بتحت قهرمان سگ برفتند

مگس را تو همیدانی که چون ست ‌ ‌ ‌ همین قهر سگ ازو بے بس فزونست

رهیدن از دهانش کی توانند ‌ ‌ ‌ تراشیده ز سنگ آخر بتانند

چو معبودان تو از سنگ رستند ‌ ‌ ‌ کی آنان چاره کار تو جستند

پی صدها بناشی در صدد ها [یعنی معبودان باطل] ‌ ‌ ‌ بشو تو بنده معبود یکتا

خدای بے عدیل بے مثالے ‌ ‌ ‌ قدیری کبریائی ذو الجلالے

بعصیان همه دانش علیم ست ‌ ‌ ‌ بما با وصف علم خود حلیم ست

قدیر مطلق است او بر خلائق ‌ ‌ ‌ ولی بر قهر او عفو است فائق

خدائی قادری جان آفرینے ‌ ‌ ‌ نه جان بل جمله کیهان آفرینے

حکیمے داد گستر دانش آموز ‌ ‌ ‌ درون جان چراغ بینش افروز

بلندی بخش ارباب اطاعت ‌ ‌ ‌ به پستی افگن اهل ضلالت

زهی فیروز ساز اهل تحقیق ‌ ‌ ‌ شکست انداز در خصمان زندیق

لوا افراز حق از حق پسندے ‌ بحق جویان به بخشد ارجمندی

ز بخشودن به بخشیدن فزاید ‌ کسی گر پیشش آید پیشش آید

به تنها جمله تنها آفریده ‌ از آن تن ها تنے را برگزیده

رسولی پیشوائی راه یزدان ‌ نبی رهبر ایزد پرستان

بسی خوب از همه خوبان گیهان ‌ شفیع عاصیان محبوب رحمان

نماید چاک مه را از اشارت ‌ وهد ایزد پرستان را بشارت

اگر پرسی چه باشد نام پاکش ‌ محمد مصطفی مشهور اسمش

تو ایمان آرای بی عقل و ابله ‌ که ایمان بهدم ما کان قبله

همانساعت مسلمان گشت هندو ‌ ز اهل دین و ایمان گشت هندو

برید آنساعت از زنار رشته ‌ بعشق دین حق شد دل برشته

کشید از جام دین طاهر شرابے ‌ شده آن ذره ذره آفتابے

چراغ بتکده شد شمع مسجد ‌ شریک هر نماز و جمع مسجد

شده آن بنده بت عبد غفار ‌ بگشت آهن طلائی دست افشان

بدین مصطفی گروید آنکس ‌ ببین ای کس چه کس گردید آنکس

نصیب هندوان کردار او باد ‌ بسی عبرت ازین گفتار او باد

بیا سیفی مگو چیزی که طول است ‌ که از طول تو سیفی بس ملولست

سرائیدن چو میدانی غزل را ‌ چرا ائیدم نمی خوانی غزل را

غزل

برق تیغ من چو خرمنهای اندر من بسوخت
در جوار شمس صالح جان و دل بهندن بسوخت

مطلع ثانی

هر دلِ بیتاب بر کفر از نار شعر من بسوخت
آنچنان آتش زدم سیماب در معدن بسوخت

سجده در طاقِ زنش هیچ است چند ران بی
بین که گوتم بر جبینش داغی از آهن بسوخت

یک سموم شهوت شبنهو چه بر کیلاس رفت
گلرخانِ عابد آتش را همه گلشن بسوخت

ذکرِ تیغِ دینِ حق بروی چنان چقماق زد
جسم هند و خود بنار سنگ سنگاسن بسوخت

ز آتش غضب زبدها چون دخان گرم خاست
سر بسر جسم کرشن سارق روغن بسوخت

بر زمین افتاد لنگ شب بر رشته بیدرنگ
رشته بیهوده را خود گرمی سوزن بسوخت

زین گلستانم بشوخیها چو پهندن گل بچید
آتش گلهای من زو جمله پیراهن بسوخت

سیفیا این آب سیفِ من شده آن آتش مزاج
کان بیک حربه دل و جان تنِ پهندن بسوخت

برخی از عباداتِ و اعمال هنود و چیزی از حسنات و خیراتِ قوم نامحمود

تو معبودانِ هند و را بدیدی سخن میرانم از اعمال اکنون	ز ماهیاتِ شان چیزی شنیدی ببین انموذج افعال اکنون

مهادیو / نام کوہ / کھن / ناکھن چوہر / ہنود

ترجمہ حاشیہ (بائیں جانب): [illegible]

کسی کو حال معبودان بداند — هم احوال عبید شان بداند

که شرکست افضل طاعات ایشان — پلید از شرک باشد ذات ایشان

ارادتهای ایشان کفر و شرکست — عزیمتهای ایشان کفر و شرکست

هر آن کاریکه خود شرک جلی هست — مدار صاحب گنگا جلے هست

بعالم مسلک شان دین کفرست — همه آئین شان آئین کفر است

ببین وقت سحر ز ایشان عبادت — که در گنگ و جمن نوبت بنوبت

پی غسل اند مرد و زن برهنه — قرین بلدگرها تن برهنه

ذکرها و فروج خود کشایند — امور خنده شیطان نمایند

چنان عریان کنند انزال در بحر — کنند بر رام چند انزال در بحر

بعریانی شوند ایشان قوی‌ها — جنابت دور کے ماند ازینها

ازین حاصل نمیگردد طهارت — کزان غسل آیدش غسل جنابت

چنان کاید ز وطی فرج زن غسل — بود از غسل این گنگ و جمن غسل

بدینسان چون شود هر فرج طاهر — بهار زیاها نمیگردند طاهر

ز طاعتهای ایشان سنت ڈنڈوت — که پیش مهر تابان سنت ڈنڈوت

ازان اظهر من الشمس این بگردید — که هندو غیر خالق را پرستید

ز طاعتهای ایشانست هولے — چه باحال پریشانست هولے

مضامینی که باشد شهوت انگیز — سرانیدش که تا شهوت بود تیز

در آن ایام هر زن قحبه گردد — که پنڈانی و بهگتن قحبه گردد

کسانی کو بظاهر با وقار اند — درین هولی وقار از سر بدارند

بود در دست ها دستار آنان — که بهڑوا این بود کردار آنان

بلاوان

بگردن عقد نعلین ست می بین — براجسام است یکسر بول و سرگین
ازان القاب و نام نیک شد دور — که دل از گفتن بهر واست مسرور
ز طاعتهای ایشان شد دوالی — نمیباشد هم ان از فحش خالی
هجوم مرد و زن پیش چراغان — کند شمع ذکرها را گل افشان
ز طاعت های شان رقص و سرود است — که در پیش بتان رقص و سرود است
چه آراستند این زیر و بم را — خبر کی میشود سنگ اصم را
ز طاعت های شان آواز ناقوس — که پیدا از صدای اوست افسوس
هرانکو بانگ خر داند عبادت — بران نفاخ ناقوس ست لعنت
ز طاعت های ایشانست هر سال — که در آغاز سر با شکل اطفال
کنهیا راهی سازند پیدا — برین فعل حسن باشند شیدا
بجز کیش ثیاب آلوده شویند — سوگنگ و جمن شادان بپویند
چنان تعظیم شان هر دو سازند — که چرکین در دهان هر دو سازند
چو در روز ولادت روزه دارند — بجز نان دمبدم پهلیار خوارند
ز صبس نان چنان افزون بود حرص — که از یک حرص میگردد دو صد حرص
که هیچ آید چون بسیار پهلیار — نمیگردد شکست صوم ازین کار
برین روزه هزاران قهر قهار — برین صایم هزاران لعن جبار
عبادتهای شان چون سازم اظهار — پی عبرت همین کافیست ای یار
همیسان بین که بیحد و عده هست — همه زشت است و آن بد هاست بد هاست
مثال دین هندو گر نگارم — چه تمثیل از پی تصویرش آرم
نمیابم مثالی را که گویم — درین حیرت کجا پویم که جویم

همان برحالت من راست آید		که جامی حال دهقان میستاید

قصهٔ دهقان که در بلدهٔ ری کباب از بازار خرید و گم کرد
و دربیان شنائش حیران بود و هرچه خطاب با مردم کرد

چو دهقانی منازل طے نموده | قیام خویشتن در رے نموده (نام شهری ۱۲)
بسوق آن بلد روزے بگردید | کبابی استطیلے بر دکان دید
اشارت کرد و واقف شد بیانشر | بیکدانگی خرید آنجا کبابش
بشد زانجا و در راهش بینداخت | بجست وجوی وی شور و فغان بساخت
نمیدانست نامش را ولیکن | ذکر برکف نهادان صاف باطن
ندا میزد بهر دکان قریه | که یا تجار و یا سکان قریه
چنان گم کرده ام چیزی درین سوق | شما گرفته باشید ازین سوق
چو نامش را بیان کردن ندانست | نظیرش غیر ازین گفتن ندانست
همین سان سیر و فکرم بهر سو | نمی آید مثال دین هندو

کیفی

چرا دارند دل بر قتل جان دار | که نزد حق بود مذموم این کار
عجب جور و جفا را ساز دادند | بقتل بیگناهان رو نهادند
پسندیده بر جانها عذابے | بحق دارند امید ثوابے

سیفی

بخام

لحوم گاو بادا در دیانت	چه اینها میطراود از زبانت
بجلقت استخوان گاو سازم	جواب تو پس آنکه برطرازم
ببین از طاعت ہند و سنت ہم	که نذر اندر ست آن امر مبہم
روا دادند قتل گاو در روے	ہمین سازند قتل گاو در وی
ببین در تحفۃ الاسلام اندر	جواز اوست از ارقام اندر
گزشت نیز لحم گاو خورده	عظام و لحم و شحم گاو خورده
ببین در بیدہای خویش ایدون	کلام با همه با صدق مقرون
کلام نو بر آنها راست آید	که خوردند آنچه پیش تو بود بد
عجب جور و جفا را ساز دادند	بقتل بیگناہان رو نہادند

کیفی

زن ہند و غم شوہر ندارد	زن مومن سر دیگر ندارد
گر این در عشق شوہر زندہ سوزد	وآن با شوی دیگر رخ فروزد

سیفی

بہ اودہ ارشاد [illegible] کی طرف [illegible] ازالہ اوہام عذرات [illegible] قتل [illegible] تاسنے ثابت کیا اور یہہ قصہ مشہور ہے بار بار اخبار مین طبع ہوا ہے ۱۲

[illegible] ایسی [illegible] ملک بنگال کا [illegible] کتب لال پنڈت [illegible]

چرا بیہودہ میسازی دہن وا	قتال نفس خود از دست خود ہا
ببین تو ہسے آبیدین حرامست	ببین در بید خود حق اینکلام است
اگر تفصیل این اجمال خواہی	ببین تیغ فقیرا ای پرتیا بے
بمیدانی که کتب لال پنڈت	درین تحقیق کردہ صرف ہمت
ثبوت از بید کرداو تا بد اسنے	برای بیوہ زن ہا زوج تا نے

بر آشفت آنچنان بهر تحقیق — که اثباتش نموده بے تعلق

حلال است و حلالست و حلالست — زبان بید نیست و این مقالست

چرا نبود زبید اثبات این فعل — که ترک او بود مذموم هر عقل

زن هندو غم شوهر ندارد — بجای شوهر او یاری بیارد

بظاهر مثل بیوه گونزار ست — خودش هر روز در آغوش یار است

هزاران بیوگان هندوانرا — بدیدیم و شنیدیم اینچنین ها

که بس بے پرده میگردند یکسر — گرفتار زنا باشند یکسر

چو بر رو ها نقاب بے ریا نمایند — شکم را پیش مردم می کشایند

علاج دل کنانند از برهمن — گهی باشند آبستن از برهمن

که فرج شان برهمن را حلالست — دخول او بر ایشان بس حلالست

زن هندو اگر بے مرد گردد — ز سقای خود اکثر سیر گردد

گهی او آب در آوند ریزد — گهی در حقه شیر بند ریزد

ازین گفتار من عیبش نگیرے — که باشد کار سقا آب ریزی

شمارم تا کے از دینت تباهی — که باشد او بلیشس لاتناهی

نکاح بیوه نا کردن خطاهاست — گزین اشکال نتاج زناهاست

نصیب مومنان هر خیر دین ست — نصیب هندوان حرمان ازینست

چو شد بر ذکر ستی ختم گفتار — انفادل تنگ شد اظهار ازین کار

که ختم کار هر هندوست آتش — پی احراق او هر سوست آتش

نوای سیفی ازین گفتار پرهیز — مکن بر هندوان نار سخن تیز

بر آتش زن کنون آب غزل را — خدا کرده است سهلت این عمل را

غزل

بر مردگانِ کفر چه پاپوش میزنم
آبی عبث بر آتشِ خاموش میزنم

الفاظِ من ربود حواسِ هنود را
کین سنگها بشیشهٔ آن هوش میزنم

هر بیت هجوِ کفر نداز و که چون سقر
بر کافران ز غیظ و غضب جوش میزنم

قرعِ صماخِ هند و بدین چهان شد
ضربِ صریرِ کلک بران گوش میزنم

مخمورِ کفر راست اشعارم انتباه
من نعلِ هوش بر سرِ می نوش میزنم

اندر زکورِ نشین پهندن غنا دو گفت
دستی چو سورداس برین دوش میزنم

آغوشِ برهمن شده علِ زنانِ شان
زان این نگارِ هجو در آغوش میزنم

من از جفا بحضرتِ حق می برم پناه
حق کوشم و طریقِ جفا کوش میزنم

من در خطای قتلِ عدو سیفیا کنون
دستی بذیلِ عفوِ خطا پوش میزنم

خدایا سعیِ من مشکور فرما
مرا در کارها معذور فرما

نصیبم ساز اخلاصِ عملها
نداری از زیادِ من خللها

الهی کل ساعات نکم و نحمد
و فی مجموعِ اوقات لک الحمد

قطعهٔ تاریخِ اختتامِ نظمِ این رسالهٔ فارسیه یعنی

حربهٔ سیفی بر سرِ کیفی

ختم چون نظم این کتاب شده — بر دل از سوز فتح باب شده
لحم سان برزبانه (از آتش سوزان ۱۲) سخنم — جگر ہندوان کباب شده
بی نصیب اند ازین بہایم کفر — اہل ایمان کامیاب شده
اینکه نظمم عدو بسے دارد — بر دل ہندوان عذاب شده
از کشاکش چو خامه (شعر ہی ۱۲) آرامید — بہر تار نخش اضطراب شده
سر اصنام را برید و بگفت — دین ہند و ہمه خراب شده ۹۰ ۱۲

اعتذار بخدمت اصحاب ضمائر فطانت ذخائر و ارباب

بصائر مہر نظائر اہل ایمان و اسلام از زبان فقیر ناکام

غفر الله الغفار ذنوبه وستر الله الستار عیوبه

نه مین وه ہون که مین کچھ جانتا ہون — کسی مدّاح کی کب مانتا ہون
جو مین ہر اہل فن کا خاکپا ہون — تو پھر مین کیا کہون کچھ ہون (تو) کیا ہون
عدو مین مدح خوان لاریب میرے — ہنر کہدیتی ہین جو عیب میرے
جو میری عیب کہدیتی ہین مجھسی — دعائی خیر وه لیتی ہین مجھسے
ادا کرتے ہین حق دوستی وه — نہین کرتے تھے مجھسی دشمنی وه
که مجکو اونسی ہوتی ہی ہدایت — ذرا سمجھو تو ہی کیا شئی ہدایت
جو ہو مین دستگیر کجرو راه — ہمیشه دستگیر اونکا ہو الله
که ہوئی جنکے باعث استقامت — خدا اونکی تئین رکھے سلامت

نہ مین کچھہ شاعر ہندوستان ہون
نہ مین وہ ہون کہ سحبان زمان ہون

نہ کچھہ سحر البیان نظم ہون مین
کہ روح شعر و جان نظم ہون مین

نہ ناثر ہون کہ رشک در منثور
سطور نثر ہو مین مجھسی مسطور

کہی جیسا وہ اندرمن کو دعوی
بچای مجھکو اوس سی حق تعالی

وہ مین ہر ایک فن مین کمترین ہون
کہ ہر اوستاد فن کا خوشہ چین ہون

مگر مجھپر ہے وہ امداد فتاح (اللہ جل شانہ ۱۲)
کہ اندرمن کو مین دیتا ہون اصلاح

معاذ اللہ ایسا تو نہین مین
سخن گستر کہون اپنی تئین مین

مرا کیا منہ کہ کچھہ دعوی ہو مجھکو
دنی ہو کر سر اعلی ہو مجھکو

جب ایام شباب اپنی تہی ای یار
تو تہا فکر سخن مین دل گرفتار

ہمیشہ عاشقانہ شعر کہنا
بہت حسب زمانہ شعر کہنا

رہی مشق سخن دہلی مین دن رات
کہا وہ جو کہ آیا جی مین دن رات

تہی ابراہیم ذوق اوستاد میرے
کہ تہی وہ اہل فوق اوستاد میرے

وہی اوستاد شاہ بو ظفر تہے
جہان مین وہ سخنور نامور تہی

خدا اوس روح کو جنت مین بہیجے
محل رحمت و راحت مین بہیجے

کہ اب کام آئی یہہ شاگردی اونکی
عنایت اسقدر مجھپر تہی اونکی

کہ اصلاح سخن تہی دل سے منظور
مری تعلیم فن تہی دل سے منظور

اوسی مدت مین توفیق الہی
ہوئی پہر رہنما اسطور میرے

کہ قرب اہل دین کا ہو گیا شوق
نہ کچھہ باقی رہا پہر ذوق کا شوق

رہا پہر عالمون کا کفش بردار
خدا رکہی یہان تا آخر کار

اب آئی اپنی ایام کہولت
الہی ہوئی عقبی مین سہولت

قریب اپنی اجل کی نوبت آئے
خدا ہر لحظہ رکہے فکرِ دین مین
نزاع اس شغلِ دنیا سی نہو پہر
رہون ہر لحظہ فکرِ آخرت مین
ردیف اپنا رہی عقبیٰ کا آہنگ
نہو فکرِ سخن کچہہ میری دلمین
مگر ہان امر دینے ہو تو ہوئے
کہ جیسا یہہ ہوا اس پر خطا سے
نہ اب مشقِ سخن باقی رہی ہے
نہ ننگ و نام کا کچہہ غم ہی باقی
یہہ نظمِ ردّ کافر لکہہ چکا مین
کہ میرا کام بالکل بے خطا ہو
خطا کیونکر نہوئے اس غبی سی
نہین خالی خطا سی میری تحریر
نہ کچہہ الفاظ مین میری فصاحت
نہ ایسی دلکشا مضمون ہین میرے
کہ ہو اونسی نشاطِ نفسِ ناظر
نہ تہی کچہہ ابتدا سی یہہ ہی عادت
نہتا یعنی سے کبہے مکنونِ خاطر
مگر جب کافرِ ملعون کو دیکہا

اگر غفلت ہی ہی تو شامت آئے
غمِ نزع و غمِ روزِ پسین مین
غمِ نزع روا نہین دم ہو آخر
شبانہ روز ذکرِ آخرت مین
نہ فکرِ شعر مین ہو قافیہ تنگ
نہ یہہ کاوش رہے اس آب و گل مین
پئی اجرِ یقینی ہو تو ہو لے
بچا لی کبر یا مجکو ریا سے
نہ دل کو حرص فن باقی رہی ہی
نہ اب وہ شوق کا عالم ہی باقی
مگر کب ہون وہ محفوظ الخطا مین
عجب کیا ہی اگر مجسے خطا ہو
خطا ہوتی ہی آخر آدمی سے
بہت کچہہ مجسی ہو جاتی ہی تقصیر
نہ کچہہ مضمون ہین میری بلاغت
نہ ایسی شعر پر افسون ہین میرے
سرور و انبساطِ نفسِ ناظر
کہ ہو لب آشنا لفظِ خصومت
کہ ہون مصروفِ بحث اور ہون مناظر
بڑی کذاب و پر افسون کو دیکہا

که ہجو دین مین سرگرم سخن ہے — جدال و کین مین سرگرم سخن ہے

ہوئی یون جوشش زن دینکی حمیت — که ہوگی کافرونکو گو اذیت

کمان سخت فکر اب مین بہی کہینچون — بہت سی تیر ہجو ان سب کو مارون

ہوئی ایسی ہی امداد الٰہی — ہوئی مسموع حق فریاد آہی

که مینی اپنی وه وه تیر مارے — گئی سب کافر بے پیر مارے

یہه جمنا داس گنگا رام کافر — بس اب پانی نہ مانگین یا خدا پہر

اگرچه نام کی یہه ہوئین دریا — مگر پیاسی ہی مر جائین خدایا

یہه عرض خدمت احباب دین ہی — خطا اس پر خطا سے پائین جوشی

تو کہین مجہپہ سب احسان اصلاح — نظر فرمائین وه باشان اصلاح

اگر مسرور ہوئین اس سی الفاس — تو امداد دعا سی بہی نہین یاس

جو حاصل اس چمن کی سیر ہوئے — میری حقمین دعائی خیر ہوئے

یہه فکر اپنا نہین ہی کوہکن سے — که جو حمال صد رنج و محن ہے

تراشی اسنی وه کوه مضامین — نکالی شعر جو ہوئی شیر شیرین

که یہان ہر قلب غمگین کو مزا آی — بشر کے جان شیرین کو مزا آے

مثال و صورت مضمون اشعار — اور اوسنی رد دین شست کفار

ہوئی ایسی که گویا کوه ذمی جاه — تراشی اور نکالی ریزه کاه

وه کام آیا مگر ہر کاه ریزه — بنا خود سینه کافر کا نیزه

یہه تنگی گہا سکے گو سب تہی انکی — مگر خود نگلے نیزے وه کنکے

مسلمانون کے نیزی بنگئی وه — تو سینے ہندونکی چہن سے گئے وه

عجب کیا ہر دل اہل سخن سی — جو اہل دین ہین اہل علم و فن سی

مبدل منه ۱۲ — بدل — بدل البدل ۱۲

بشکل کہربا لیجاتی ہین انکو | نظر سی دل اوڑا لیجاتی ہین انکو
ہوئی الحمد للہ ختم گفتار | خدایا اس سی محزون ہوئین کفار

زبان پر ہی میری الحمد للہ
کلام آخری الحمد للہ

تقریظ ریختۂ کلکِ جواہر سلکِ ناشرِ بے نظیر ناظمِ دلپذیر بعرصۂ

فصاحت تیز رخش حاجی فرید بخش صاحب ادل (تخلص ۱۲) رئیس بنت

الحمد بخالق البرایا | والشکر لواہب العطایا
بر مرسل او صلوٰۃ و تسلیم | زان بعد بہ پیش اہل تفہیم
اینہا کہ ہدیہ می فرستیم | احوال فقیر می نویسم
زینت کہ کان علم و دین است | در آب و گلش سرشتہ این است
بر تخت سخنوری نشستہ (یعنی فقیر ۱۲) | قفلے بدر و گہر نہ بستہ
آورد لآلی سخن را | بنواخت اہالی (ارباب ۱۲) سخن را
فیض سخنش جہان گرفتہ | ملک سخن از زبان گرفتہ
عالی ہممی بہ ہیچ خرسند | در علم سخن بسی ہنرمند
فخرش عمل حدیث و قرآن | مشتاق دو دینی بصد جان
قرآن ہمہ بسینہ دارد | آیات بوعظ ہے در آرد
واعظ بخواص و عام امت | حاجی بخلوص قلب و نیت
راہی سبیل شرع و سنت | ماحی نشان شرک و بدعت

لطف

نظمش بلطایف قوافی
نثرش که بهزار و رُشارش

خلقش بکمال خوبرو ئے
انشاش سرو منشیان است

نامش که محمد حسین است
آزادمنش مع التعلق

در ملک سخن اگرچه میست
آنانکه فن سلف گزیدند

بهر شاه و وزیر جمع گشتند
ممدوح گرفته هر کسے را

مخلوط نموده راست ناراست
کردند زبس بلند آهنگ

آورده بکف نقود بسیار
زین بغرضی نبوده باشد

در عمر مدیح کس نبوده
اندر سخن هجا و گستاخ

زان تیغ فقیر را قسم و
دندان شکنے جواب سرام

انصاف که لایق ثنا کیست
فرقیکه میان این و آنست

در رونق و حسن شعر کافے
نظمش همه بیخزان بهارش

بنواخته عالم از نکوئے
املاش فلاح مردمان است

بس نیک و حسن بجانبین است
برده ز معاصرین تفوق

بگزیده تخلص او فقیر است
رسم سخن سلف گزیدند

دیرینه سخن به نو نو شتند
چو کوه نوشته هر خسی را

کردند همان که مدعا خاست
دور اند ز راه حق بفرسنگ

ارزان بفروختند گفتار
کس را الٰهی ستوده باشد

جز نعت نبی قلم نسوده
شد هر ره در اچو شاخ در شاخ

هم از پی دین پاک دم زد
حقش بدهد ثواب هرام

زین نظم مرا چون نسی پسیت
فرقی چو زمین و آسمانست

این نظم فقیر بے طمع را — می بین کہ چہ رتبہ ایست علیا
خالق بہ نبی با محمد — این جملہ قبول انہ و نماید
باشد ز دل حزین بہ احسان — بر روح نبی درود یزدان

ایضاً منہ قطعۂ تاریخ اختتام طبع کتاب سلمہ الوہاب

ضرب تیغ فقیر ہے سے نے — کیاہی اب ہندسی اوجاڑا کفر
کافرون نے اودہر بنایا تہا — مومنون نے ایدہر لگاڑا کفر
طبع تیغ فقیر نے اسے دل — مثل تقویم کہنہ پہاڑا کفر
سر آمداد حق سے لکہہ تاریخ — بیخ و بنیاد سے اوکہاڑا کفر
۹۰ ۱۲

چکیدۂ خامۂ شاعری شعور شیخ امانت علی مجبور ساکن بنت

اے خامہ بیا بیار قسم کن — تحمید خدای ما رقم کن
و ز نعت رسول بر زبان آر — باران درود بر درش بار
اینہا کہ بیان کنم قلیل است — بر ہر زرہ درائیم دلیل است
وصفش چہ بیان کنم ز خامہ — نامی ز بیان اوست نامہ
فایق بعلوم دین حق گیر — عالم بعلوم فقہ و تفسیر
مصروف دعای حق شب و روز — راضی برضای حق شب و روز
گو نام ز عجز خود فقیر ست — بر لشکر اہل دین امیر است
تصنیف چو کرد این رسالہ — داغی دادہ بروے لالہ
اندر کہ دلیر بود و کافر — از عالم خیر رفت خامہ

از تیغ فقیر زخم خوردہ
افتادہ بخاک مثل مردہ

تیغی کہ فقیر بر کشادہ
از تابشِ برق آب دادہ

کفار کشی چو برق ساطع
بر خوبیٔ دین دلیل قاطع

موجی زبحارِ علم دین رست
در خاتم خیر دین نگین ست

مجبور عنانِ خامہ در گیر
وصف است برون ز حد تحریر

ایضاً قطعہ تاریخ از فکر مجبور سلمہ و ہذبہ اللہ الشکور

لکھی مولانا نے کیا تیغ فقیر
کاٹ ڈالا ہی سر اشرار کو

قافیہ تنگ آج اندرمن کا ہے
دیکھکر اس تیغ کے اشعار کو

فکرت تاریخ مین مجبور نے
جب اوٹھایا خامۂ اظہار کو

یون سرِ جودت سی ہاتف نی کہا
خم کیا ہی گردنِ کفار کو

۹۰ ۱۲

قطعات تاریخ از نتایج افکار خیالات ظہوری ظہور نظیری

نظیر فغانی فغان جناب منشی حبیب الدین احمد صاحب

سوزان رئیس سہارنپور سلمہ اللہ الغفور

کیا مضامین فقیر نی لکھے
ہندوں کا بھرم بھرشٹ کیا

فکرِ تاریخ تھی کہ دل نے کہا
بول ہندو دہرم بھرشٹ کیا

۹ ۱۲

ایضاً منہ در سالِ عیسوی

تیغ فقیر کی ہوئی تیز جب اہل کفر پر
چاہتی تہی کہ سال کا فکر کریں کہ برملا
اور باعث فساد اندر کشتی چلے
ہاتف غیب نے کہا تیغ فقیر کی چلی
۱۹ ۷۳

ایضاً منہ سمت بکرما جینی

جب نیام طبع سے باہر ہوئی تیغ فقیر
دی ملایک نے سر آمر الٰہی سی ندا
اور باہر آگیا اندر کی سب اندر کا کفر
یا فقیر اللہ توڑا اک بڑی کافر کا کفر
۱۹

از نتایج فکر نازک خیال شاہزادہ حمیدہ خصال صاحب نفس نفیس

مثل اخلاق خود خوشنویس میرزا محمد نصیر الدین صاحب سلمہ اللہ الغالب

ہان کہان ہی اندر آشفتہ سر
یہہ وہی تیغ فقیر نامور
دیکہہ لینا تم کہ کیا کرتے ہے یہہ
اسکا سال طبع بہی کیونکر نہو
آئی یہان اور دیکہہ لی شمشیر تیز
جسکو دشمن بہی کہے شمشیر تیز
کافر بے پیر سے شمشیر تیز
باسر اندر زہی شمشیر تیز
۱۲ ۹

من رشحات قلم حافظ قرآن حاجی بیت یزدان زائر

مدینہ رسول رحمان مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ المنان

جسوقت زور بازوی دین سی فقیر نے
تاریخ مینے یہہ کہی از روی انبساط
جڑ کفر کے درخت کی یکسر اوکہاڑ دے
اچہا تم کفر کی کر یا بگاڑ دے
۹۰ ۱۲

ایضاً

ایضاً منہ سلمہ ربہ

جب حضرت فقیر کی یہہ چہپ چکی کتاب	جنکا فن مناظرہ مین اب نہین نظیر
تاریخ کی خیالمین تہامین کہ ایکبار	دل نی کہا ردی ہوی اندرمن شریر ۱۲

ایضاً منہ سلمہ خالقہ

ہوا رد خبیث ہند جس سی ایکعالم مین	رسالہ تہی وہ یہہ ای فقیر تیغ زن لکہا
ہوئی تاریخ برجستہ یہہ اسیر طبع اکبر سے	کہا دلنی یہی لکہدی ہوا ردبت پرست اچہا ۱۲

تواریخ چکیدہ خامۂ سامری ہنگامہ حمیدہ خصال نازک خیال ناظم ذی فراست وہوش شاعر بلیغ فصاحت کوش حافظ محمد نظام الدین صاحب متخلص بحوش ساکن کول سلمہ اللہ والطول

ز نظم ونسق اندرمن چہ گشتہ	مرتب بیت کفر نکبت انجام
فقیر آن را ز بن برکند و گفتم	شکست کفر باد اسود اسلام ۱۲

ایضاً منہ سلمہ ربہ در سنہ عیسوی

کہینچی یہہ تیغ بران جبدم کہ تیغ زن نی	اعدا نی خوف جان سی طیاری کی عدم کی
مین فکر سالمین تہا دیکہا کہ ہر طرف سی	بہاگی عدو یہہ کہتی تیغ فقیر چمکی

ایضاً منه سلمه در رسته فصلی

تیغ قلم چو کرد علم حضرت فقیر	از بیمِ تیغش عدو شده رسوی عدم
اینک بسالِ فصلی او کلکِ زرنگار	شمشیرِ بے بہای عدو کُش شده رقم

۸۰ ۱۲

ایضاً من لطائفِ طبعه سمت بحر ماسبتی و نیز تحریر بزبان خالص ہندے

جھوٹی ساچی کتھا کہانی من مین اندر من اتراۓ	ہم ہین بڑے کبیشر گیانی جگ مین دوجا ناہہ کوۓ
ہوا کی اوپر دیا دھو کا سندر پوتہی لکہی بہکیر	تجانی سگری پٹ لینی والا گیانی دہیا نیکے
جوش کر دست چنتا من مین یہی لکہو ر بیچہا ابتم	لالہ جیکی بات لگاری یا پوتہی نی آج بہیلے
سمت بہی کچہو ناہین کٹھن مت سوچ کر دیا ہاتہ لکہو	کیسے پوتہی بہکیر لکہی جوش بر کن ہیت لینی

۹۰ ۱۲۰ ۳۰ ۱۹

تاریخ طبعزادِ عزیز سرور مانوس مُضحکِ عبوس حافظ محمد عبد القدوس متخلص نقدسی حفظه الله الغنی خلف شیخ عبد الصمد غفره الله الاحد ساکن بنت

مجھسی سینی ذکر مولانا ذرا	جب تخلص آپکا جانباز تہا
شیخ ابراہیم ذوق اوستاد تھے	اور یہہ شاگرد اونکی تھی تمہی سنا
عاشقانہ شعر کہتے تھی یہہ بس	اور کچہہ اوس وقت شغل انکا تہا
اک زمانہ ایسا آیا خود بخود	شعر کہنا چھوڑ کر ایسا کیا

ہو گئی

[illegible]

ہو گئی مصروف تحصیل علوم ۔ پہر تو انکا اسمین ایسا دل لگا

کچھہ نہ کبہی دل لگی پہر غیر سے ۔ یا کہیے انکو تو اپنا بنا

پہر جو ان حالات مین کچھہ آ گئو ۔ وہ مذاق شعر بہی یاد آ گیا

ہو گئی مصروف لغت احمدی ۔ اور فقیر اپنا تخلص کر لیا

اسمین بہی لکہا ہی دیوان طویل ۔ وہ بہی عون حق سی چہپ جائیگا

رد اندرمن مین لکہی یہہ کتاب ۔ تب تخلص تیغ زن انکا ہوا

رد پہندان لال کیفیت کی لیے ۔ ہو گیا سیفی تخلص آپ کا

فکر دین مین جو ہین انکی کاروبار ۔ سبکے سب مقبول ہوئین یا خدا

چون بلای ناگہان تیغ فقیر ۔ جب نیام طبع سی نکلے ذرا

ہندوؤنکی آنکہین اندہی ہوئین ۔ اور رنگ انکا وہین فق ہو گیا

تہا یہہ قدسی فکر تاریخ مین ۔ اوسکی گوش دلمین ہاتف نے کہا

لکھہ سر احسان حق سی سال طبع ۔ لو شکست فاش ہندو پاچکا

نتیجہ طبع وقاد آئین منشی محمد بدرالدین صاحب رئیس عمرپور سلمہ الغفور

تو لک اللہ ای علامۂ دین ۔ سر کفار پرست ہای سنگین

شکستی وجہت بیجان نمودی ۔ نیام ازو عجب برہان نمودی

زہی مضمون خفی نادر کتابی ۔ بعون اللہ کتابی لاجوابی

ازین تیغ فقیر اہل دیندار ۔ نمودی آفتاب ہجو کفار

بدل خود از نیام طبع چون شد ۔ روان ہندوان از تن برون شد

بفکر سال بدرالدین چو پرداخت ۔ چہ موزون مصرع تاریخ او ساخت

سرِ دشمن بریدی زین سنان ہا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا
۱۲۹۰

از قلم عزیز سعید تلمیذ رشید محمد وحید زید اللہ عمرہ و علمہ نتیجہ

غیرتِ برق ہی یہہ تیغ فقیر
فیض سی اسکی آب کی کیا کچھہ
زہر ہندوان ہے بے تقصیر
یہہ چلی کشتِ کافرِ بے پیر

از قرۂ باصرہ سعادت توامان محمد حبیب الرحمن بارک اللہ فی حیاتہ وثمرآتہ

جب کہنچی میان سی یہہ تیغ فقیر
کرکٹی بید کی گردن افسوس
ہوئی مقبولِ دو عالم یہہ کتاب
ایسی شمشیر کے جوہر مین رہے
اثرِ زہر دکہائے اوسکو
اسکی تاریخ حبیب الرحمن
کہنچ گئی ہندؤن کی دلپہ لکیر
آج چمکے ہے اگر یہہ شمشیر
یہہ دعا میری ہی یارب قدیر
دیدۂ شیر کے یارب تاثیر
اس سی زخمی ہو جو ہندو بے پیر
یہی موزون ہوئی وقتِ تحریر

کہ یہہ کہتے ہوئے ہندو بہاگے
آگیا کہینچ کے شمشیر فقیر

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ یہہ کتاب بفراہمی سامان تالیف ومساعی جمیلہ خان ذیشان محمد عبد الغفور خانصاحب کے جنکا ذکر اس کتاب کے صفحہ ۳۳ مین ہی تالیف ہوئی اور خان در منداہل ایمان حاجی محمود خانصاحب سلمہ الغابی بصحت تمام خط مرغوب انام کاغذ خانے بب اسکو مشتہر عام کیا اور حجت کو تمام کیا و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

صحت نامہ مزیل اغلاط تیغ فقیر بر گردن شریر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۳	بخار	بجار
۱۷	″	گیا	گیا
۱۸	۴	کہی	کہتی
۲۶	۱۱	تشنہ	تشنہ
۳۰	۳	تو	لو
″	۱۴	سمان	سامان
۳۴	۱	شاشتر	شاستر
″	۱۳	پوج	پوچ
″	″	بیچا	بیچا
۵۴	۹	عزازیل	عزازیل
۱۰۳	۱۷	کہتا	کہ نا
۱۱۸	۵	کہی	ہی
″	۲۰	رالیون	راویون
۱۳۶	۵	ہی درد	ہتی درد آغ
″	۶		ده
۱۶۵	۷	حد	جد
″	۱۷	جفاریکا	جفاکاریکا
۱۷۷	۳	طنار	طناز
۱۸۱	۱۳	درد	دردو
۲۴۰	۴	زہزن	رہزن
۲۴۹	۶	برشا	برہنا
۲۶۳	۱۳	منتی	ہنتی
۲۶۹	۱۲	نقب	لقب
۲۷۳	۲	کو	تو
۲۸۴	۳	یا	نا
۲۸۵	۹	طا	ظا
۲۹۴	۴	آدریسی	آدریسی
۳۳۳	۳	برتش	برآتش
۳۴۰	۹	دی	ذی

قطعہ تاریخ از مولوی عبدالحق صاحب شاگرد مولوی عبیداللہ صاحب سلمہا

اب تیغ فقیر سے اے دل
ہوئی کریا خراب ہندو کے
کفر کے آگ بجھ گئی اور سب
باٹ پوجا خراب ہندو کے

اشتہار کتاب تیغ فقیر بر گردن شریر و حربۂ سیفی بر سر کیفی

بعد حمد و صلوٰۃ کی واضح ہو کہ ایکمدت سی ہمیں برن لالا اندرمن صاحب مرادابادی نی
بنسبت شان دین اہل اسلام کی بہت کچہ خامہ فرسائی کو کار فرمایا ہی اور تالیفات فاسدہ
اور اردو نظم و نثر مین بہت سا آپ کو بنایا ہی جواب اونکی ہفوات کی حرف بحرف ہو چکی ہین
چنانچہ تحفۃ الاسلام کی جواب **خلعت الہنود** اور **ہدیۃ الاصنام** اور **اعجاز محمدی**
علمای دین سید المرسلین نے لکہی ہین او خصوص علماء مدرسن موتو محمد علی صاحب ظلہ نے
سوط اللہ الجبار نے لالہ صاحب کے ہر ہر کتاب کا جواب اونکی بید و شاستر سی مدلل
لکہا ہی ور اوسکو ہر اہل نظر جانتا ہی کہ جو جواونہون نی تالیف فرمایا ہی وہمین کیا کیا ہی البسا
ایسا ہی کہ لالہ جی کا جی جانتا ہی مگر ایک کتاب نظم اردو مسمی با**صول دین احمد** مشہور
بنام لالہ اندرمن ابتک بیجواب تہی کسیکو بسبب بے اصلی اوس نظم کی توجہ نہوئی اور خیال
رہا کہ کتب مبسوطہ مصنفہ اہل اسلام کہ جو مشہور ہین وہی اسکو بہی کافی ہین لیکن
پہر یہی صلاح ٹہیری کہ اونکی کوئی کتاب بیجواب نرہی دل اونکا انتظار مین
بیتاب نرہی اس لیی یہہ **تیغ فقیر** منظوم لکہی گئی اور اونکو ہدیہ بہیجی گئی
چونکہ لالہ صاحب نے اپنے اصول مین بہت گستاخی اور شوخی کی ہی تو یہ اوسکا جواب
بہی ترکی بترکی ہی اگر اس تیغ کی تیزی سی غصہ اجای تو ذرا اپنی اصل کو بہی
دیکہا جائی اور یون دلمین کہا جای کہ ہای ہای از ماست کہ بر ماست خود کردہ را
علاجی نیست اور ایک مثنوی فارسی جو لالہ بہندن لال کیفی نی موسوم تجویل
اسلام اصول سی ملحق کی ہی اوسکا جواب **حربہ سیفی بر سر کیفی** ہی
الحمد للہ کہ یہ کتاب چہپ کر تمام ہوئی اور پیش نظر خاص و عام ہوئی فقط